

بفیض روحانی: شہزادہ اعلیٰ حضرت تاجدار اہلسنت سرکار حضور مفتی اعظم قدس سرہ العزیز
پیشوایان دین کی زبان اور قلم سے نکلے ہوئے انمول اور گراں قدر پند و نصائح کا مجموعہ

بزرگوں کے فرودات و نکارشات



مُؤَلَّف

خليفة حضور نبی کریم ﷺ، تاج الشریعہ و علامہ میاستی صلب قبلہ
حضرت مولانا صوفی عبدالصمد صاحب قادری رضوی نورنی

قادری منزل، رضوی گلی محلہ بابو گنج، رفیع گنج ضلع اورنگ آباد، (بہار) موبائل: 9764135477

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کُلُّ ہند جماعتِ رضا مِصطفیٰ

131/5 ویجئے نگر، کانپور (یو پی)

Mob: 9936478680, 97932887

تعظیم نبی جان ایمان ہے

مسلمان کی سب سے قیمتی دولت ایمان و اسلام ہے، جان قربان کر کے اس کی حفاظت کی جاتی ہے۔ جنت میں داخلے کی شرط ایمان ہے۔ عمل سے جنت میں درجات بلند ہوتے ہیں۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ آدمی صبح کرے گا اس حال میں کہ مؤمن ہو گا اور شام تک کافر ہو جائے گا، اور شام کرے گا اس حال میں کہ مؤمن ہو گا اور صبح تک کافر ہو جائے گا۔ ماں، بہنوں کو بھی چاہیے کہ اپنے گھروں میں دینی محفل کے نام پر جمع ہوں اور عقائد اہل سنت بیان کریں اور بدعتیہ کی سختی کریں۔ دنیا میں ہمارا مرکز مدینہ منورہ ہے اور بھارت میں بریلی شریف۔ نجات پانے والی جماعت صرف جماعت اہل سنت ہے جسے ”مسکک اعلیٰ حضرت“ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ قبر میں ایمان کا امتحان لیا جائے گا اور حشر میں سب سے پہلے نماز کا سوال ہو گا۔ جو چیز سب سے پہلے والی منزل میں پوچھی جائے گی جس پر سارے اعمالِ صالحہ کی قبولیت کا دار و مدار ہے اُس کی کوئی فکر نہیں اور جو بعد میں دریافت کی جانے والی ہے تبلیغی و ہابی پارٹی اس کا خوب پرچار کر رہی ہے۔ اب بتائیے وہ دل کے اندھے ہیں یا نہیں؟ شیطان بہت بڑا نمازی تھا۔ وہ خداوند قدوس کے سجدے کا منکر نہ تھا۔ تعظیم نبی کا انکار کیا تو جنت سے نکال دیا گیا، لعنت کا طوق اس کی نمایاں نشانی ہے۔ جس بنیاد پر شیطان جنت سے نکال دیا گیا وہ ہے ”انکارِ تعظیم نبی“ جب انکار کرنے پر فرشتوں کا اُتار اندر سے باہر کر دیا گیا تو گستاخانِ نبی باہر سے کیسے اندر حبائیں گے؟ شیطان اس راز سے بخوبی واقف ہے کہ عقیدہ خراب کروادو اور عمل خوب کراؤ، کچھ بھی کام آنے والا نہیں ہے۔

پیش کردہ

تفسیر قادری عفی عنہ

۲۶ ذی الحجہ ۱۴۴۱ھ

9764135477

بفیض روحانی:

تاجدار اہل سنت، شہزادہ اعلیٰ حضرت سرکار حضور مفتی اعظم علیہ الرحمۃ والرضوان

کر جوانی میں عبادت کا بی اچھی نہیں
ہاتھ میں پھر پاؤں میں یہ زور، یہ قوت کہاں
ہے بڑھاپا بھی غنیمت گر جوانی ہو چکی
جائے عبرت ہے یہ دنیا کچھ نہیں زیبا غرور
جب بڑھاپا آگیا کچھ بات بن پڑتی نہیں
نطق میں یہ بات، دینائی میں یہ طاقت کہاں
یہ بڑھاپا بھی نہ ہوگا موت جس دم آگئی
ہے یہ نادانی کہ ایسی زیست پر اتنا غرور
(حضرت علمی علیہ الرحمۃ والرضوان)

بزرگوں کے فرمودات و نگارشات

مؤلف:

خلیفہ حضور بدرملت و حضور تاج الشریعہ و علامہ میلی صاحب قبلہ
حضرت مولانا عبد الصمد صاحب قادری رضوی نوری
قادری منزل، رضوی گلی، رفیع گنج ضلع اورنگ آباد (بہار)

شائع کردہ:

کل ہند جماعت رضائے مصطفیٰ

131/5 ویجئے نگر، کانپور (یوپی)

Mob: 9936478680, 9793288786

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

- نام کتاب :- بزرگوں کے فرمودات و نگارشات
 مؤلفہ :- خلیفہ حضور بد ملت حضرت مولانا عبدالصمد قادری رضوی، اورنگ آبادی
 ، آثر گرامی :- فاضل بغداد حضرت علامہ انیس عالم صاحب قبلہ
 قادری رضوی سیوانی مدظلہ العالی لکھنؤ (یو پی)
 سن اشاعت :- ربیع الغوث ۱۴۴۲ھ بمطابق نومبر ۲۰۲۲ء
 تعداد :- ۲۱۰۰ (اکیس سو عدد)
 سیٹنگ :- محب قلبی مولانا محمد نسیم صاحب قادری
 اتناز مدرسہ شیخ العالم صابریہ چشتیہ لکھنؤ (یو پی) 9794078320

مندرجہ ذیل حضرات سے کتاب حاصل کریں۔

- (۱) مفتی ابوالحسن صاحب قبلہ گھوسی 7905845029
- (۲) مولانا حامد رضا صاحب قادری بہرائچ شریف 7800635047
- (۳) مولانا احسان الحق صاحب قبلہ ممبئی 8655717860
- (۴) مولانا محمد عاقل صاحب قادری رضوی کانپور 9793288786
- (۵) مولانا عبیدالرضا صاحب نوری ہشام پور ضلع بلرا میپور، یو پی 9198139649
- (۶) مولانا اسرار رضا صاحب رضوی بلرا میپور، یو پی 6394247227
- (۷) فیضی بکڈ پور بڑھئی پور و ابازار، بلرا میپور، یو پی 7310139649
- (۸) غلام حسن بھائی قادری بکارو 9031914037
- (۹) حضرت مولانا دلشاد صاحب رضوی امام و خطیب جامع مسجد پوکھرا یاں 6390515283

شرفِ انتساب

وارثِ علومِ اعلیٰ حضرت، تاجدارِ اہل سنت، آفتابِ رشد و ہدایت، واقفِ اسرارِ شریعت و طریقت امام المثنیٰ و الفقہاء، مخدوم الاکابر و العلماء سیدی مرشدی آقائے نعمت حضور مفتی اعظم حضرت علامہ شاہ ابوالبرکات آلِ رحمٰن محمد مصطفیٰ رضا خاں قادری برکاتی نوری بریلوی قدس سرہ العزیز کے نام، جنہوں نے ۱۴ رجب المرجب ۱۳۹۷ھ کو بعد نماز ظہر رضا مسجد بریلی شریف میں شرف بیعت عطا فرما کر مجھ ناچیز کو شہنشاہ بغداد حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غلاموں میں جگہ مرحمت فرمائی اور گاہ بگاہ کچھ خدمت میں رہنے کا موقع بھی مرحمت فرمایا۔ جن کی شانِ کرامت یہ ہے۔

نہ پوچھ ان خرقہ پوشوں کی ارادت ہو تو دیکھ ان کو

ید بیضالیے بیٹھے ہیں اپنی آستینوں میں

اور استاذی الکریم یادگار سلف حضرت علامہ الشاہ مفتی بدرالدین احمد صاحب صدیقی رضوی نوری نور اللہ مرقدہ کے نام جن کی درس گاہ فیض و تربیت سے مجدد اعظم امام اہلسنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں قادری برکاتی علیہ الرحمۃ والرضوان سے اور ان کے خاوند سے سچی عقیدت و محبت اور خدا و رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دشمنوں و ہابیوں، دیوبندیوں، رافضیوں، صلح کلیوں اور دیگر فرقہ ہائے باطلہ کے لوگوں سے سچی نفرت و بیزاری پیدا ہوئی۔ اور امام اہلسنت، حضور حجۃ الاسلام اور حضور مفتی اعظم قدس سرہم العزیز کی مقدس بارگاہوں میں مسلسل حاضری کی برکتوں کے صلے میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے مجھے بھی لکھنے پڑھنے اور دین حق یعنی مسلک رضویت کی ترویج و اشاعت میں کچھ حصہ لینے کا حوصلہ و جذبہ عطا فرمایا:

گدائے کوئے رضوی

فقیر عبد الصمد قادری رضوی، اورنگ آبادی

فہرست مضامین

نمبر شمار	عناوین	صفحہ
۱	نعت شریف	۸
۲	دیو کے بندوں سے ہم کو کیا عرض	۹
۳	ہم گدائے اولیا، پھر تجھ کو کیا	۱۰
۴	تقریظ جمیل	۱۱
۵	آثر گرامی	۱۳
۶	عرض حال	۱۵
۷	عقائد و ایمان کا بیان	۱۹
۸	عقائد دینیہ اسلامیہ	۲۳
۹	دیوبندی مفتی کا یزیدی فتویٰ	۲۷
۱۰	سنی مفتی کا حسینی فتویٰ	۳۰
۱۱	چند عقائد اہلسنت	۳۲
۱۲	تاجدار مارہرہ حضور ابوالحسن احمد نوری	۳۸
۱۳	تاج العلماء	۳۹
۱۴	وہابیوں دیوبندیوں سے ہمارا اختلاف چادر و گاہگر نہیں	۴۰
۱۵	مفتی اعظم اڑیسہ کے پاکیزہ اقوال	۴۱
۱۶	شاہ نور الہدی قادری علیہ الرحمہ کا وصیت نامہ	۴۳
۱۷	سرکار علی حضرت کی آخری وصیت	۴۴
۱۸	مبارک خواب	۴۵
۱۹	قارئین کے لیے نصیحت آموز نظم	۴۵
۲۰	سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۴۷

فہرست مضامین

نمبر شمار	عناوین	صفحہ
۲۱	سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۴۷
۲۲	سید عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۴۷
۲۳	سیدنا مولائے کائنات رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۴۸
۲۴	سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۵۱
۲۵	سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۵۱
۲۶	بارگاہ الہی میں امام اعظم اور صاحبین کی مقبولیت	۵۲
۲۷	سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۵۳
۲۸	امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۵۴
۲۹	سیدنا اویس قرنی رضی اللہ	۵۴
۳۰	خواجہ حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۵۴
۳۱	حضرت بایزید بسطامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۵۵
۳۲	امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۵۵
۳۳	حضرت ابو بکر شئی علیہ الرحمۃ والرضوان	۵۵
۳۴	حضرت عبداللہ زونعیدی علیہ الرحمہ	۵۵
۳۵	امام غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۵۵
۳۶	حضرت ابراہیم بن ادہم رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۵۵
۳۷	ہماری دعائیں بے اثر کیوں؟	۵۶
۳۸	حضرت سری سقطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۵۶

فہرست مضامین

نمبر شمار	عناوین	صفحہ
۳۹	سرکارِ غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۵۷
۴۰	آپ سے پوچھا گیا حصولِ تقویٰ کیسے ہو؟	۵۸
۴۱	سرکارِ خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۵۹
۴۲	حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء علیہ الرحمۃ والرضوان	۵۹
۴۳	فرمودات میر عبد الواحد بلگرامی علیہ الرحمۃ والرضوان	۶۰
۴۴	ارشادات وارثِ پاک علیہ الرحمۃ والرضوان	۶۱
۴۵	سلسلہ وارثیہ اور مدارِ یہ میں مرید ہونا کیسا ہے؟	۶۵
۴۶	حضرت شاہ برکت اللہ علیہ الرحمۃ والرضوان	۷۳
۴۷	حضرت اچھے میاں علیہ الرحمۃ والرضوان	۷۳
۴۸	حضرت نوری میاں علیہ الرحمۃ والرضوان	۷۴
۴۹	مظہر اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ والرضوان	۷۵
۵۰	حضرت شعیب الاولیاء یارِ علی علیہ الرحمۃ والرضوان	۷۶
۵۱	اقوالِ قطبِ مدینہ علیہ الرحمۃ والرضوان	۷۹
۵۲	حضور حافظِ ملت علیہ الرحمۃ والرضوان	۸۱
۵۳	آپ کے اقوالِ زریں	۸۲
۵۴	حضرت بندہ نواز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۸۶
۵۵	مسلمانوں کے کھانے پینے کے اسلامی آداب	۸۷
۵۶	مولانا شاہ علم الہدی علیہ الرحمۃ والرضوان	۸۹
۵۷	ایک ایمان افروز تحریر	۹۰

فہرست مضامین

نمبر شمار	عناوین	صفحہ
۵۸	قابل عمل قیمتی باتیں	۹۱
۵۹	حضور بدر ملت علیہ الرحمۃ والرضوان	۹۶
۶۰	آپ کی قابل عمل قیمتی ہدایات	۹۶
۶۱	حضور بدر ملت کی جلسے جلوس سے کنارہ کشی	۹۸
۶۲	لفظ مَنُور و محبّی کے متعلق حضور بدر ملت کی ایمان افروز ہدایات	۹۹
۶۳	مبالغہ بیجا سے پرہیز	۱۰۱
۶۴	دینی مدارس کا الحاق	۱۰۴
۶۵	ایک شبہ اور اس کا ازالہ	۱۰۷
۶۶	اسلام اور علم کی اہمیت	۱۰۹
۶۷	علامہ انیس عالم سیوانی کے قلم سے	۱۱۱
۶۸	مودودی کی احادیث و تفاسیر وغیرہ اسلامی سرمایہ کے ساتھ بدسلوکی	۱۱۵
۶۹	نظم عبرت	۱۱۹
۷۰	حق گو عالم کی توہین و تحقیر کے متعلق شرعی حکم	۱۲۴
۷۱	مسلک اعلیٰ حضرت سے منحرف ہونے والوں کے لیے ایک لمحہ فکر	۱۲۷
۷۲	مسلک احمد رضا	۱۳۲
۷۳	عبید اللہ خاں اعظمی جماعت اہلسنت سے الگ	۱۳۳
۷۴	اہل بیت کے نام پر افضیت کا فروغ	۱۳۴
۷۵	ذلیل و خوار کون	۱۳۴
۷۶	مرکز اہلسنت کا پیغام قوم مسلم کے نام	۱۳۵
۷۷	ایک ایمان افروز واقعہ	۱۳۷

نعت شریف

از: سیدنا شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

زبان تابود در دہاں جائے گیر ثنائے محمد بود د لپنیر صلی اللہ علیہ وسلم
 حبیب خدا اشرف انبیاء کہ عرش مجیدش بود متکا
 سوار جہاں گیر یگراں براق کہ بگذشت از قصر نیلی رواق

مذکورہ بالا نعت پاک کا اردو ترجمہ (کریمہ صفحہ ۲)

- (۱) زبان جب تک منہ میں برقرار رہے گی۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی دل بھاتی تعریف کرتی رہے گی۔
- (۲) اللہ کے پیارے انبیائے کرام میں سب سے اشرف و اعلیٰ کہ عرش اعظم ان کا مسند ہے۔
- (۳) عمدہ نسل کے بچگی کی چمک کی طرح تیز رفتار گھوڑے کے سوار عالم کے فاتح جو نیلے آسمان کے محل سے گذر گئے۔

دیو کے بندوں سے ہم کو کیا غرض؟

از: سیدی سرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سرسوئے روضہ جھکا، پھر تجھ کو کیا
بیٹھتے اٹھتے مدد کے واسطے
یا غرض سے چھٹ کے محض ذکر کو
بے خودی میں سجدہ دریا طواف
ان کو تملیکِ ملیک الملک سے
ان کے نام پاک پر دل، جان و مال
لیعبادی کہہ کے ہم کو شاہ نے
دیو کے بندوں سے کب ہے یہ خطاب؟
لَا یَعُوذُونَ آگے ہوگا بھی نہیں
دشتِ گرد و پیش طیب کا ادب
نجدی مرتا ہے کہ کیوں تعظیم کی
دیو تجھ سے خوش ہے، پھر ہم کیا کریں
دیو کے بندوں سے ہم کو کیا غرض؟
دل تھا ساجد نجدیا! پھر تجھ کو کیا
یا رسول اللہ کہا، پھر تجھ کو کیا
نام پاک ان کا چپا، پھر تجھ کو کیا
جو کیا اچھا کیا پھر تجھ کو کیا
مالکِ عالم کہا پھر تجھ کو کیا
نجدیا! سب تج دیا پھر تجھ کو کیا
اپنا بندہ کر لیا پھر تجھ کو کیا
تو نہ ان کا ہے نہ تھا پھر تجھ کو کیا
تو الگ ہے دایما پھر تجھ کو کیا
مکہ سا تھا یا سوا پھر تجھ کو کیا
یہ ہمارا دین تھا پھر تجھ کو کیا
ہم سے راضی ہے خدا، پھر تجھ کو کیا
ہم ہیں عبدِ مصطفیٰ، پھر تجھ کو کیا

تیری دوزخ سے تو کچھ چھینا نہیں

خلد میں پہنچا رضا، پھر تجھ کو کیا

ہم گدائے اولیا، پھر تجھ کو کیا

از: الحاج محمد عرفان رضا قادری رضوی

مقام و پوسٹ نوادہ، مشرکھ، ضلع چھپرہ (بہار)

سوئے طیبہ سر جھکا پھر تجھ کو کیا دل ہوا درپردہ اپھر تجھ کو کیا
منہ اپنا باادب، نجدی غیث! جانب روضہ کیا پھر تجھ کو کیا
تُو غلامِ ابلیس و دیوِ لعین ہم گدائے اولیا، پھر تجھ کو کیا
بزمِ پاکِ مصطفیٰ میں باوضو نجدیوں کا رد کیا پھر تجھ کو کیا
چلتے پھرتے ہر گھڑی، ہر حال میں المدد ہم نے کہا، پھر تجھ کو کیا
مسک احمد رضا کا چارو دہر میں چرچا ہوا پھر تجھ کو کیا
مسک احمد رضا کا ہر گھڑی دل مر اشیدا ہوا پھر تجھ کو کیا
مل گیا فضل شہ کونین سے دامن احمد رضا، پھر تجھ کو کیا
دل، جگر میں بس چکا ہے باخدا مسک احمد رضا، پھر تجھ کو کیا
شاد ہے ابلیس تجھ سے شاد ہے ہم سے راضی رب ہوا، پھر تجھ کو کیا
جس نے ٹی وی کو لگایا پیار سے ہم نے شیطان کہہ دیا پھر تجھ کو کیا
اہلِ باطل کو یہاں عرفان نے آتینہ دکھلا دیا پھر تجھ کو کیا
بن گیا عرفانِ احقر بن گیا ان کے در کا اک گدا پھر تجھ کو کیا

رحمت سرکارِ اعظم کے طفیل

خلد میں عرفاں گیا، پھر تجھ کو کیا

تقریظ جمیل

تلمیذ رشید حضور بدرملت، حضرت علامہ مفتی محمد ابوالحسن صاحب قادری رضوی مدظلہ العالی

صدر شعبہ افتادار العلوم امجدیہ رضویہ، گھوسی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم

گرامی مرتبت، عالم جلیل، فاضل عظیم، حضرت مولانا صوفی عبدالصمد صاحب قبلہ دام ظلہ العالی اہلسنت و جماعت کے ایک نہایت مستدین، حساس قلم کار، تقویٰ و تصوف کے حامل، اسلاف و اکابر کے سچے پیروکار طریقت و شریعت کے جامع و پیکر ہیں۔

موصوف مفتی اعظم عالم شہزادہ اعلیٰ حضرت ہم شنبیہ غوث اعظم علامہ مفتی الشاہ الحجاج محمد مصطفیٰ رضا خان نوری علیہ الرحمۃ والرضوان کے مرید مخلص ہیں اور خلیفہ سرکار مفتی اعظم استاذی و ہندی بدرالعلماء حضرت علامہ مفتی بدرالدین احمد قادری رضوی نوری گورکھپوری علیہ الرحمۃ والرضوان کے متلمذ و خلیفہ ہیں اور وارث علوم اعلیٰ حضرت نائب مفتی اعظم حضرت علامہ الحاج مفتی محمد اختر رضا خان ازہری بریلوی علیہ الرحمۃ و ضیغ اہل سنت مجاہد دوراں حضرت علامہ حسن علی قادری رضوی مصنف محاسبہ دیوبندیت (دام ظلہ) سے بھی خلافت و اجازت یافتہ ہیں۔

آپ مذہب حنفی و مسلک اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بے باک ترجمان و نقیب احیاء سنت و شریعت و اعلائے حق و ہدایت کے جذبات سے سرشار ہیں اسی لئے آپ بڑے حساس اور ضروری مسائل خصوصاً معمولات و عقائد اہل سنت کی نشر و اشاعت ترتیب و تالیف میں ہمہ دم مصروف نظر آتے ہیں اس کے لیے وعظ و خطاب کرتے ہیں اور تحریر و قلم کو بھی اپنا محور بناتے ہیں۔

جس موضوع پر خامہ فرسائی کرتے ہیں اسے پورے طور پر واضح اور اجاگر کر دیتے ہیں اب تک آپ کے متعدد مضامین اور رسائل و کتب طبع ہو کر منصفہ شہود پر آچکے ہیں جو اکابر و اصاغر، علما و عوام سب کے یہاں مقبول و پسند خاطر ہوئے۔
زیر نظر کتاب ”بزرگوں کی نگارشات اور ان کے اقوال و ملفوظات“ ایک گراں قدر علمی و قلمی افادہ ہے۔

جس کو ممدوح موصوف نے بڑی عرق ریزی و جاں سوزی اور جگر کاوی سے ترتیب دیا ہے۔ اس کتاب کی اہمیت کا اندازہ اس کے چند مذکورہ ذیل مشمولات سے لگایا جاسکتا ہے۔
ملاحظہ ہوں:

(۱) کھانے پینے کے اسلامی آداب۔

(۲) دینی مدارس کا الحاق۔

(۳) اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کے مسلک سے انحراف۔

(۴) کسی عالم ربانی کی توہین و تحقیر کا حکم۔

(۵) دیوبندی مفتی کا زیدی فتویٰ۔

(۶) سنی مفتی کا حینی فتویٰ۔

(۷) اہل بیت کے نام پر رافضیت کا فروغ۔

(۸) عبید اللہ خان اعظمی کا جماعت اہل سنت سے انحراف

ان کے علاوہ بھی بہت سے اہم موضوع ہیں۔ جو یقیناً قابل مطالعہ ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ رب العزت اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے کتاب ہذا کو قبول فرمائے آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علی آلہ و صحبہ اجمعین۔

محمد ابوالحسن قادری رضوی غفرلہ

خادم الاقواء جامعہ امجدیہ رضویہ، گھوسی، منو، یوپی

۲ ربیع الاول شریف ۱۴۴۴ھ بمطابق ۲۹/ ستمبر ۲۰۲۲ء بروز پنجشنبہ

تأثر گرامی

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم
از: مولانا انیس عالم سیوانی صاحب

صوفی باصفا، پیر طریقت، خلیفہ حضور بدر ملت حضرت مولانا صوفی شاہ عبدالصمد صاحب قبلہ قادری، اورنگ آبادی، اہل سنت و جماعت کے ان چند حضرات میں شامل ہیں جنہیں اپنی حیات مستعار کو کارآمد اور دین و سنیت کی تبلیغ و اشاعت میں صرف کرنے کا شوق اور ولولہ ہے۔

آدمی اور جانور دونوں زندہ ہیں، دونوں کھاتے پیتے ہیں مگر انسان اور جانور میں فرق یہ ہے کہ انسان کی زندگی کا مقصد اور ثمرہ اسے موت کے بعد ملے گا، یہی وجہ ہے کہ کامیاب آدمی کی زندگی عام لوگوں کی زندگی سے الگ اور نمایاں ہوتی ہے۔ اچھا کھانا، اچھا پہننا کچھ لوگوں کے نزدیک کامیابی کی دلیل بن سکتا ہے مگر کامیاب زندگی وہ ہے کہ مرنے کے بعد جسے اللہ تعالیٰ بہتر صلہ عطا فرمائے۔

میرے پیش نظر حضرت موصوف صوفی صاحب قبلہ دام ظلہ کی تازہ ترین کاوش بنام ”بزرگوں کی نگارشات اور اقوال و ملفوظات“ ہے۔

صوفی صاحب کی خواہش اور فرمائش پر عدیم الفرستی اور علالت طبع کے باوجود چند سطور تحریر کرنے کی کوشش کر رہا ہوں، حقیر نے بعض مقامات سے کتاب کی ورق گردانی کی ہے۔ بلاستیعاب پڑھنے کا موقع نہیں ملا، بہر حال جہاں جہاں نظر پڑی کتاب کا آمد اور دینی بھائیوں، بہنوں کے حق میں مفید نظر آئی۔

صوفی صاحب مدظلہ العالی کی زندگی کا واحد مقصد سنی مسلمانوں کے دین و ایمان کا تحفظ، عقائد میں یقینگی اور تمام بد مذہب گروہوں سے دوری، اس مقصد کے حصول کے

لیے آپ ہمہ دم تازہ دم اور پُر جوش نظر آتے ہیں۔ ہمیشہ پڑھنے، کچھ مفید باتیں تلاش کرنے اور جمع کرنے کا جذبہ صادق جب پروان چڑھتا ہے تو اس طرح کی باتیں نوک قلم سے صفحہ قرطاس پر موتی بن کر بکھرتی ہیں۔ زیر نظر کتاب بھی صوفی صاحب کے انہیں جذبات و احساسات کے محور پر گردش کرتی نظر آتی ہے کہ ہمارے بزرگوں کے عقائد کیا تھے۔ ان کے اقوال و افعال میں مسلمانوں کے لیے کیا پند و نصائح ہیں۔

صوفی صاحب مختلف مضامین اور کتابوں کو پڑھ کر بزرگوں اور معتمد اسلاف کرام کی تصنیفات سے اخذ کر کے عوامی انداز اور معیار پر مزید دینی لٹریچر آگے بڑھانے کا کام کرتے ہیں تاکہ اس سے ہمارے سنی بھائی فائدہ اٹھا سکیں۔

اب تک کم و بیش کئی درجن کتابیں جس میں بعض ان کی ترتیب شدہ اور بعض بزرگوں کی لکھی ہوئی کتابیں منظر عام پر لاکچے ہیں۔

میری دعا ہے کہ رب تعالیٰ ان کی دیگر پیش کش کی طرح اس تازہ پیش کش کو بھی شرف قبولیت عطا فرمائے۔ آمین

آپ کی تحریروں کا خاص مقصد و محور مسلک اعلیٰ حضرت کا تحفظ اور دیانہ، وہابیہ، روافض، قادیانیہ اور بالخصوص صلح کلیہ کے فتنوں سے اپنی عوام کو آگاہ کرنا، اور مسلمانوں کے دین و ایمان پر ہونے والے حملوں سے باخبر اور ہوشیار کرنا ہے۔

اللہ عز و جل صوفی صاحب کی عمر میں برکت دے، صحت و عافیت مع ایمان و عقیدہ صحیحہ کے سلامتی عطا کرے۔ آمین۔ بجاہ حبیبہ الکریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم۔

انیس عالم سیوانی لکھنؤ

۲۲ صفر المظفر ۱۴۴۲ھ مطابق ۳۱ اگست ۲۰۲۲ء

عرض حال

لَكَ الْحَمْدُ يَا اللَّهُ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

برادران اسلام! اس مادی ترقی کے چکاچوند نے قدیم دینی خیالات اور اخلاقی کردار کے چراغ کو مدھم کر دیا ہے۔ مغربی طرز زندگی کا قالب اتنا مضبوط ہو گیا ہے کہ مشرقی حسن اخلاق اور رواداری داستان پارینہ بن کر رہ گئی ہے۔ عدیم الفرستی۔۔۔۔۔ کے علاوہ معاشی و اقتصادی کشاکش نے بزم شب تار کی داستانوں کا خاتمہ کر دیا ہے۔ موبائل، کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کی ایسی ہماہمی کے دور میں جہاں دین و ایمان یعنی عقائد اہلسنت و جماعت سمجھنے اور انھیں اپنے دلوں میں راسخ طور پر بٹھانے اور اس پر مضبوطی کے ساتھ قائم رہنے کے لئے علوم دینیہ ضروریہ نیز سنجیدہ مکارم اخلاق کے لئے مذہبی کتابوں کا عمیق مطالعہ تو درکنس ان کی ورق گردانی بھی تضييع اوقات سمجھی جانے لگی ہے، الا ماشاء اللہ

ایسے ناگزیر حالات میں راقم نے اس امر کو محسوس کیا کہ اس سائنسی ترقی کی راہ پر سرپٹ دوڑنے والوں کے لئے پیشوایان دین کے فرامین اور اقوال زریں و نگارشات اختصار کے ساتھ پیش کر دیئے جائیں، تاکہ کم وقت اور کم قیمت میں ضروری دینی معلومات، اخلاق و آداب کے ایسے گوہر نایاب قوم مسلم کو حاصل ہو سکیں جو ان کی دنیوی اور اخروی زندگی کے لئے کارآمد ثابت ہوں۔

یہ بات بھی تسلیم شدہ ہے کہ علمائے ربانین اور بزرگان دین سے عالم اسلام اور دنیاے سنیت میں بہار ہے۔ اولیائے کاملین اور نائبین رسول کے اقوال و

فراہم اور ارشادات و نگارشات سے نہ جانے کتنے یہود و نصاریٰ اور کفار و مشرکین وغیرہم اپنے مذاہب باطلہ سے توبہ کرتے ہوئے ان سے بیزاری کا اعلان کرتے ہوئے دامن اسلام میں داخل ہو گئے اور بہت سارے فساد و فحشا توبہ النصوح کر کے نیکو کار اور پرہیزگار بن گئے اور ان کی زندگیوں میں انقلاب برپا ہو گیا۔ اہل اللہ کی انہیں صفات کو بیان کرتے ہوئے حضرت مولانا روم علیہ الرحمۃ الرضوان یوں گویا ہیں۔

گفتہ اُگفتہ اللہ بود گر چہ از حقوق عبد اللہ بود

یعنی اس کا فرمان، فرمانِ خدا ہوتا ہے۔ اگرچہ اللہ کے بندے کے منہ سے نکلتا ہے۔

مسلمانو! یقیناً بزرگوں کے احوال اور واقعات اور ان کے فرامین و اقوال ہمارے لئے دارین میں کامیابی و کامرانی کا ذریعہ اور زینہ ہیں۔ ہمارے حنفی مسلک کے عظیم پیشوا سیدنا امام ابو یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کسی مقام پر ارشاد فرمایا ہے کہ ”جب لوگ عام طریقے سے بد عقیدگی، بد عملی اور گناہوں میں مبتلا ہو جائیں تو ان کے سامنے اللہ والوں کی سیرت اور ان کے فرامین بیان کئے جائیں تاکہ ان کے دلوں میں نرمی پیدا ہو اور اپنے گناہوں سے تائب ہو کر دین و ایمان ٹھوس کرنے اور عمل صالح کی جانب راغب ہونے کی توفیق مرحمت ہو۔

اہل نظر پر یہ بات مخفی نہیں ہے کہ دورِ حاضر میں اہل اسلام دینی تسلیم، مذہبی درسگاہوں اور علمائے حق سے کس قدر دور ہوتے چلے جا رہے ہیں جس کا اندازہ نہیں لگایا جاسکتا۔ ایسے مخصوصہ کے عالم میں بزرگوں کے تابندہ نقوش پیش کئے جا رہے ہیں

جنہیں بغور پڑھیں اور عملی جامہ پہنا کر اپنے حالات میں تبدیلی لانے کی ہر ممکن کوشش کریں۔ اور ڈاکٹر اقبال صاحب کے اس شعر کو پیش نظر رکھتے ہوئے اپنا محاسبہ کریں۔

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی

نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت بدلنے کا

دین حق یعنی مذہب اسلام کے ماننے والو! آپ اس بات کو ضرور یاد رکھیں کہ آدمی کی زندگی دو طرح کی ہیں: ایک تو دنیوی زندگی جو چند روزہ اور فانی ہے اور دوسری اخروی زندگی جو ہمیشہ باقی رہنے والی اور پائیدار زندگی ہے۔ بندے کا اس دار فانی میں آنے کا اصل مقصد ہی یہی ہے کہ اللہ و رسول پر ایمان لا کر ان کی رضا اور خوشنودی والے کاموں میں منہمک و مشغول رہ کر اعمال صالحہ کا زیادہ سے زیادہ توشہ جمع کر کے با ایمان یہاں سے چلا جائے۔ دین و ایمان سے برگشتہ ہو کر صرف مال و زر، زمین و جائداد، مکان و دکان، کھیت کھلیان، روپیہ پیسہ اور خزانہ اور بڑی بڑی بلڈنگیں اور موٹر کار وغیرہ جمع کر لینا کامیابی نہیں ہے۔ دین حق صراطِ مستقیم پر قائم رہ کر سلامتی ایمان کے ساتھ یہاں سے چلا جانا یہ سب سے بڑی کامیابی، ہے جسے رب تبارک و تعالیٰ نے قرآن میں فوزِ مبین فرمایا ہے۔

یہاں سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی تمام نعمتوں میں سب سے اعلیٰ نعمت سیدھے راستے کی ہدایت کامل جانا ہے۔ اسی لئے نماز میں بندہ مومن سے ہر رکعت میں یہ دعا کرائی گئی ہے کہ اے پروردگار عالم، ہم کو سیدھا راستہ چلا۔ راستہ ان کا جن پر تو نے احسان کیا نہ ان کا جن پر غضب ہوا نہ بہکے ہوؤں کا یہاں سے یہ بھی

معلوم ہوا کہ سیدھے راستے کی پہچان یہ ہے کہ اُن پر اولیاء اللہ اور صالحین ہوں، کیوں کہ وہی رب کے انعام والے بندے ہیں۔ رب تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کُونُوا مَعَ الصِّدِّیقِیْنِ یعنی سچوں کے ساتھ ہو جاؤ اور وہ راستہ صرف اہلسنت و جماعت کا ہے کہ اس میں اولیاء اللہ گزرے ہیں اور اب بھی ہیں۔ نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ ہدایت صرف اپنی کوشش سے نہیں ملتی بلکہ رب کے کرم سے ملتی ہے۔ نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ گمراہی کی ہمراہی خدا کا غضب ہے۔ نہ ان کے جیسا عقیدہ رکھے نہ ان کی جیسی شکل و صورت بنائے۔ مؤمن کو چاہیے کہ عقائد و اعمال، سیرت و صورت ہر چیز میں یہود و نصاریٰ اور تمام کفار و مشرکین اور مرتدین یعنی وہابیہ، دیوبندیہ، رافضیہ، خارجیہ، نچریہ اور ندویہ وغیرہم سے علیحدہ رہے۔ نہ ان کی جیسی صورت بنائے، نہ ان کی رسمیں اختیار کرے، نہ وضع قطع میں ان سے مشابہت اختیار کرے، نہ ان کے جیسا عقیدہ رکھے۔ کیوں کہ یہ تمام چیزیں کفار و مرتدین کے راستے ہیں۔ یہاں سے یہ واضح اور آشکارا ہو گیا ہے کہ دونوں جہاں کی کامیابی و کامرانی، فلاح و بہودی کا دار و مدار ایمان و عقائد کی درستگی پر موقوف ہے۔

لہذا فقیر قادری بحمدہ تعالیٰ ”عقائد و ایمان کا بیان“ کے عنوان سے اس کتاب کو شروع کر رہا ہے۔ بندگانِ خدا سے بغور پڑھیں اور اس پر عمل کر کے دارین کی سرخروی اور سرفرازی حاصل کریں۔



عقائد و ایمان کا بیان

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ وَ
عَلَى آلِهِ وَاصْحَابِهِ أَهْلٍ مَحَبَّتِهِ أَجْمَعِينَ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ،
امام اہل سنت ارشاد فرماتے ہیں:

ذِيَابٌ فِيْ رِثِيَابِ لَبٍ پھ کلمہ دل میں گستاخی

سلام اسلام ملحد کو کہ تسلیم زبانی ہے

یعنی انسانی لباس میں بھیرے ہوں گے جو زبان سے اسلام کا کلمہ پڑھیں گے
اور دل میں اللہ و رسول کی شان میں گستاخانہ عقیدہ رکھیں گے، ایسے ملحد اسلام کو دور سے
سلام اس لیے کہ ان کا دعویٰ اسلام صرف زبانی ہے جو قابل قبول نہیں۔

جماعت اہلسنت کے عظیم رہنما و پیشوا حکیم الامت حضرت مولانا مفتی احمد یار خان
صاحب علیہ الرحمۃ الرضوان اپنی معرکہ الآراء کتاب ”جاء الحق“ کے دیباچہ میں رقم طراز
ہیں:

”دین اسلام کو دنیا میں تشریف لائے ہوئے آج تقریباً پونے چودہ سو برس گذر
گئے، اس عرصہ میں اس پاک دین نے ہزار ہا بلاؤں سے مقابلہ کیا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کے اس لہلہاتے ہوئے چمن پر بہت سی آندھیاں آئیں اور اپنا اپنا زور دکھا کر
چلی گئیں مگر الحمد للہ یہ چمن اسی طرح سرسبز و شاداب رہا۔ اس آفتاب پر بارہا تاریک
بادل اور غبار آئے مگر یہ آفتاب اسی طرح چمکتا رہا اور کیوں نہ ہوتا کہ رب تبارک و تعالیٰ
خود اس دین کا حافظ و ناصر ہے۔ خود فرماتا ہے ہم نے ہی قرآن اتارا ہے اور ہم ہی
اس کے محافظ ہیں کبھی اس پر یزیدی بادل آئے کبھی حجازی غبار، کبھی مامونی طاقت
نے اس کے سامنے آنے کی جرأت کی اور کبھی تاتاری قوتیں اس سے ٹکرائیں، کبھی
خارجی شورش نے اس سے مقابلہ کیا اور کبھی رفض کی طاقت نے اس کو زیر کرنے کی

کوشش کی مگر سب کے سب اس پہاڑ سے ٹکرا کر پاش پاش ہو گئیں اور یہ پہاڑ اسی طرح اپنی جگہ مضبوطی سے قائم رہا۔ اللہ تعالیٰ اس کو دائم قائم رکھے۔ مگر ان تمام مصیبتوں میں سب سے زیادہ خطرناک مصیبت وہابیوں نجدیوں کا فتنہ تھا، (اور ہے) جس کی خبر مخبر صادق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے ہی دے دی تھی اور طرح طرح سے اس فتنہ سے مسلمانوں کو آگاہ فرمادیا تھا۔ (جاء الحق ص۔ ۷)

سرکار اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا:۔ مشرق یعنی پورب کی طرف اشارہ کر کے خبردار، خبردار کہ فتنہ اس طرف سے ظاہر ہوگا اور نکلے گا یہاں سے قرن الشیطان (نجد جس کا نیا نام ریاض رکھ دیا گیا ہے، مدینہ سے ٹھیک پورب ہے۔) اس حدیث پاک میں خبردار، خبردار فرما کر اللہ کے رسول ﷺ نے اپنی امت کو نجد اور نجدیوں سے ڈرایا اور ہوشیار کیا تھا۔ (بخاری شریف)

پھر حضور نے یہ بھی فرمایا کہ نجد سے ایسا شیطان نکلے گا جس کے فتنے سے عرب کا جزیرہ ہل جائے گا۔ (مسلم شریف) وغیرہ وغیرہ

مسلمانو! اس بھیانک اور خطرناک فتنے نے پوری دنیا کے مسلمانوں کا شیرازہ بکھیر کر رکھ دیا ہے۔ اور عالم اسلام کے چین و سکون کو غارت کر دیا ہے۔ آج اسی منحوس فتنے کی وجہ سے عالم اسلام کے مسلمان بے چین اور بے قرار ہیں اور روز بروز ان کی پریشانیاں بڑھتی ہی جا رہی ہیں اگر اس فتنہ کا زور ٹوٹ جائے تو مولیٰ تعالیٰ کے کرم سے امید قوی ہے کہ پوری دنیا کے مسلمان امن و امان اور چین و سکون میں آجائیں۔

اس خطرناک فتنے کا بانی اور اس کا نام اور اس کے چند عقائد ہمیشہ یہاں درج کئے جاتے ہیں۔ محمد بن عبد الوہاب ۱۱۱۱ھ میں پیدا ہوا ۱۲۰۷ھ میں مر گیا۔ اس کے کچھ عقائد باطلہ یہ ہیں:

(۱) چھ سو برس تک کی امت کو کافر کہتا تھا اور کتب دینیہ کو جلادینے کا حکم کرتا تھا۔

قتل کرنا غلاموں کا اور مال اہل اسلام کو غارت کرنا مباح کہتا تھا۔

(۲) پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اہانت کرتا تھا، اولیاء کی قبروں کو کھود کر ان میں

پاخانہ بھرتا تھا۔

(۳) اور اعتقاد کرتا تھا کہ میرے اور میرے تابعداروں کے سوا زمین پر کوئی با

ایمان نہیں ہے۔ (بخاری: انوار آفتاب صداقت مصدقہ سرکار اعلیٰ حضرت ص ۵۷۲)

اور اس فرقے کے متعلق سرکار اعلیٰ حضرت تحریر فرماتے ہیں:۔ بارہویں صدی

کے آخر میں ابن عبد الوہاب نجدی اس فرقہ کا سرغنہ ہوا اور اس نے کتاب التوحید لکھی

اور توحید الہی عروج کے پردے میں انبیاء اور اولیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور خود حضور

اقدس سید الانام علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کی توہین دل کھول کر کی اس کی طرف نسبت کر

کے اس گروہ کا نام نجدی وہابی ہوا۔ ہندوستان میں اس فتنہ ملعونہ کو ملا سمسعل دہلوی

نے پھیلا یا کتاب التوحید کا ترجمہ کیا اس کا نام تقویۃ الایمان رکھا۔ وہابیوں کا دلی عقیدہ

ہے۔ جو تقویۃ الایمان میں کئی جگہ صاف لفظوں میں لکھ دیا کہ ”اللہ کے سوا کسی کو نہ مان

اوروں کا ماننا محض جنت ہے۔“ (فتاویٰ رضویہ قدیم ج۔ ۱۱ ص۔ ۳۸)

اس فرقہ نجدیہ وہابیہ کے ان دونوں گرو گھنٹالوں اور ان کے عقائد کے متعلق جب

دیوبندیوں کے غوث اعظم ملا رشید احمد گنگوہی سے سوال ہوا تو اس کا جواب ملاحظہ کریں۔

تذکرۃ الرشید میں مولوی گنگوہی کو ان کے ماننے والے نے غوث اعظم لکھا ہے

اس لئے ان کے نام سے پہلے ان کی جانب سے لکھا گیا۔ معاذ اللہ محمد بن عبد الوہاب کے

مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں۔ ان کے عقائد عمدہ تھے۔ اور مذہب ان کا حنبلی تھا۔ البتہ

ان کے مزاج میں شدت تھی۔ مگر وہ ان کے مقتدی اچھے ہیں۔ مگر ہاں جو حد سے بڑھ

گئے ہیں۔ ان میں فساد آگیا ہے۔ اور عقائد میں سب متحد ہیں۔ اعمال میں فسق حقی،

شافعی، مالکی، حنبلی کا ہے۔ فتاویٰ رشیدیہ

سوال:- تقویۃ الایمان میں کوئی مسئلہ ایسا بھی ہے جو قابل عمل نہیں، یا کل اس کے مسائل صحیح اور علمائے دین کو مقبول ہیں؟

جواب بندہ کے نزدیک سب مسائل اس کے صحیح ہیں۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص ۷۸)

سوال:- تقویۃ الایمان کیسی کتاب ہی؟

جواب تقویۃ الایمان نہایت ہی عمدہ کتاب ہے اس کا رکھنا اور پڑھنا اور عمل کرنا عین اسلام ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص ۷۸)

ہر مسلمان جانتا ہے کہ قرآن عظیم کا ماننا عین اسلام ضرور ہے۔ لیکن اس کا رکھنا پڑھنا یا عمل کرنا عین اسلام نہیں ہے۔ بہت سے مسلمان ہیں جو نہ تو قرآن کریم رکھتے ہیں نہ پڑھتے ہیں اور عمل بھی نہیں کرتے۔ وہ لوگ گنہ گار تو ضرور ہیں مگر ہیں مسلمان لیکن دیوبندی دھرم میں تقویۃ الایمان کا رکھنا، پڑھنا اور اس پر عمل کرنا عین اسلام ہے۔ یعنی جو تقویۃ الایمان نہ رکھے مسلمان نہیں۔ اگر نہ پڑھے تو مسلمان نہیں یا اس پر عمل نہ کرے تو مسلمان نہیں معاذ اللہ یعنی دیوبندیوں کے نزدیک تقویۃ الایمان کا درجہ قرآن عظیم سے بھی بڑھ کر ہے۔

بعض لوگوں کو ان پر حنفیت کے لیل لگے ہونے سے دھوکہ ہوتا ہے، اور خیال کرتے ہیں کہ یہ تو حنفی ہیں پھر وہابی کیسے ہو سکتے ہیں؟

تو ایسے لوگوں کو ہوشیار اور چوکنا ہو جانا چاہیے اور یہ یقین کر لینا چاہئے کہ ہر دیوبندی، ندوی، تبلیغی، مودودی، نجری وغیرہم وہابی ضرور ہیں۔

اب ہم اپنے مربی حضور بدرملت علیہ الرحمۃ والرضوان کی کتاب مضامین بدر ملت ص ۱۷۴ تا ۱۷۷ عقائد حقہ و عقائد باطلہ کی فہرست پیش کرتے ہیں جس میں دائیں جانب کے جو سچے عقائد حقہ و اہلسنت و جماعت یعنی مسلک اعلیٰ حضرت کے ماننے والوں کے ہیں۔ اور بائیں جانب کے جو جھوٹے عقائد باطلہ ہیں وہ وہابیہ،

دیوبندیہ وغیرہم کفار و مرتدین کے ہیں۔

عقائد دینیہ اسلام

دہریہ اور ملحدین کے سوا باقی کلمہ گو فرقوں میں کوئی ایسا نہیں جو عقیدہ کی اہمیت کا منکر ہو۔ عقیدہ جڑ اور عمل شاخ۔ اگر عقیدہ حق ہے تو عمل خیر کار آمد و نفع بخش ہے۔ اور اگر عقیدہ باطل اور کفری ہے تو نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، صدقہ، قربانی، تلاوت قرآن مجید۔ تبلیغ اسلام وغیرہ سب اعمال اکارت اور جط ہیں۔ دین اسلام کے نام پر دنیا میں طرح طرح کے عقائد پھیلانے لگے ہیں۔ ہم ذیل میں عقیدوں کی دو لائن پیش کرتے ہیں آپ کو فیصلہ کرنا ہے کہ کس لائن کا عقیدہ آپ کو پسند ہے۔

دائیں لائن کے عقائد

بائیں لائن کے عقائد

(۱) اللہ تعالیٰ ازلی، ابدی طور پر سچا ہے، (۱) خدا ضرور سچا ہے مگر اس کا جھوٹا ہونا جھوٹا ہونا محال بالذات ہے ہرگز ہرگز قطعی ممکن ہے، اس کا کذب محال بالذات ممکن نہیں۔

(۲) اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے غیب کا عالم ہے۔ اور ہمیشہ غیب کا عالم رہے گا، یہ ہرگز اس کی شان نہیں کہ غیب دریافت کرے۔

(۳) خدا کے دربار میں انبیاء و اولیاء

(۳) اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حضرات انبیائے کرام و اولیاء کرام عزت و عظمت بھی زیادہ ذلیل ہیں۔

والے بندے ہیں۔ ان حضرات کو ذرہ نا چیز سے کم تر کہنا اور اور چمار سے زیادہ ذلیل قرار دینا انتہائی کینگی اور اللہ تعالیٰ کی بخشی ہوئی عزت کی توہین ہے۔

بائیں لائن کے عقائد

دائیں لائن کے عقائد

(۴) رسول خدا کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم
علیہ وسلم کو بہ تعلیم ربانی زمین و آسمان
نہیں۔

(۵) رسول خدا علیہ الصلوٰۃ والسلام مرمری
میں مل گئے۔

(۶) ابلیس کو ساری زمین کا علم حاصل ہے
رسول خدا کو زمین کا یہ وسیع علم حاصل نہیں
جو رسول خدا کے لئے ساری زمین کا علم
مانے وہ مشرک بے ایمان ہے۔

(۷) سرکار مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو
آخری نبی ماننا عوام جاہلوں کا خیال ہے۔
اہل فہم کے نزدیک خاتم النبیین کا معنی
آخری نبی نہیں بلکہ خاتم ذاتی ہے۔

(۴) سرکار مصطفیٰ رسول اعظم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کو بہ تعلیم ربانی زمین و آسمان
سارے جہاں کا علم ہے۔

(۵) سرکار مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
وصال کے بعد اپنی قبر مقدس میں حقیقی
دنیوی زندگی کے ساتھ زندہ ہیں۔

(۶) اللہ تعالیٰ نے سرکار اعظم پیارے
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو سارے جہاں
میں سب سے بڑا علم والا بنایا ہے۔ قرآن
مجید کا ارشاد ہے: وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُن تَعْلَمُ
وَكَانَ فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا بہ فضل الہی و
بہ تعلیم الہی سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ و
سلم کو ساری زمین اور سارے آسمان کا علم
حاصل ہے۔

(۷) آیت کریمہ میں خاتم النبیین کا معنی
آخر الانبیاء ہے سرکار مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کو آخری نبی ماننا دین اسلام کا
بنیادی عقیدہ ہے جو کلمہ گو اس عقیدہ کو نہ
مانے وہ کافر و مرتد ہے۔

(۸) چونکہ خاتم النبیین کا معنی آخری نبی نہیں بلکہ خاتم ذاتی ہے اس لئے حضور کے بعد نیا نبی پیدا ہو سکتا ہے۔

(۹) حالت نماز میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دھیان باندھنا گدھے اور بیل کے خیال میں ڈوبنے سے بدرجہا بدتر ہے۔ نماز پڑھنے کی حالت میں سرکار کی طرف خیال لے جانے سے نمازی شرک سے قریب ہو جاتا ہے۔

(۱۰) رسول خدا، عام انسانوں کے بڑے بھائی ہیں اور عام انسان رسول خدا کے چھوٹے بھائی ہیں رسول خدا کی تعظیم بڑے بھائی کے اتنا ہونا چاہئے۔

(۱۱) سب انسان آپ کے بھائی ہیں۔

(۱۲) مسلمان جنات، مسلمان انسان کا ہرگز بھائی نہیں اور کافر انسان مسلم انسان کا ضرور بھائی ہے۔ (تعلیم شیطان)

(۸) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد اب کوئی نبی پیدا نہیں ہو سکتا۔

(۹) التجیات پڑھتے وقت عین حالت نماز میں سرکار مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دھیان کرتے ہوئے سرکار مصطفیٰ نبی الانبیاء کو پکارنا اور سرکار کو مخاطب کر کے سلام کرنا ضروری ہے۔

(۱۰) سرکار مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسلمانوں کے آقا، مولیٰ اور حاکم ہیں سرکار کو بڑے بھائی کے درجہ میں اتارنا چھچھورا پن اور سرکار کی شان میں گستاخی ہے۔

(۱۱) سارے مسلمان آپس میں بھائی ہیں قرآن مقدس فرماتا ہے۔ اِنَّمَا اُمُّوْ مُنُوْنَ اِخْوَةٌ۔

(۱۲) مسلمان جن، مسلمان انسان کا ضرور بھائی ہے البتہ کافر انسان مسلمان انسان کا ہرگز بھائی نہیں (تعلیم القرآن)

(۱۳) سرکارِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (۱۳) رسول خدا اپنی امت میں ایسے ہیں سارے جہاں کے رسول اور سارے عالم جیسے کسی گاؤں کا چودھری اور پردھان کے حاکم ہیں۔ مسلم شریف میں ہے۔ وَاَرْسَلْتُ اِلٰى الْخَلْقِ كَافَّةً۔ (مسلم شریف جلد اول ص۔ ۱۹۹)

(۱۴) جو سرکار کی حاکمیت میں چون و چرا کرے وہ کافر اور جہنمی ہے۔ (۱۴) جس کا نام محمد یا علی ہے کسی چیز کا مالک و مختار نہیں۔

بطور نمونہ یہ چند عقائد لکھے گئے ہیں۔ ان میں دائیں لائن کے عقیدے صحیح اور سنت کے مطابق ہیں اور بائیں لائن کے عقائد باطل اور سنیت کے مخالف ہیں جن کو بائیں لائن کے عقائد پسند ہیں وہ ہرگز سنی نہیں۔ اگر وہ اپنے کو سنی کہلاتا ہو تو وہ چور جھوٹا عیار و مکار ہے عوام اس کے فریب سے ہمیشہ چوکنار ہیں۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰی هُوَ الْهَادِیْ جَلَّ شَانَهُ۔

اس کے بعد سرفراز احمد خان فاضل دیوبند کی جانب سے دیوبندی مفتی کا یزیدی فتویٰ کے عنوان سے ماہنامہ اشرفیہ ۱۴۱۱ھ میں شائع ہوا تھا اسے افادہٴ مسلمین کے لئے شامل کتاب کیا جا رہا ہے۔ ملاحظہ کریں

دیوبندی مفتی کا یزیدی فتویٰ

تبلیغی جماعت: جمیعۃ العلماء، دیوبندی وہابی ٹولیوں کے چہرے بے نقاب

یزید پلیدی کی حمایت اور سرکار سیدنا امام عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مخالفت کا کھلا اعلان مدرسہ حیات العلوم مراد آباد (یوپی) کے دارالافتاء نے یزیدی ہونے کا اعلان کر دیا۔ اب ہر دیوبندی، وہابی تبلیغی جماعت والوں کے گھس میں سیدنا امام عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بجائے یزید پلیدی کی فاتحہ ہونی چاہئے۔

میں عالم دیوبند ہوں اور کئی سال تک ادراۃً لتعلیم تربیت حفظ الرحمن اسکول ”الباغ“ مراد آباد (یوپی) میں تعلیمی خدمت انجام دی ہے لیکن یہ معلوم ہو جانے کے بعد کہ دیوبندی، وہابی، تبلیغی جماعت والے یزید کے حمایتی ہیں۔ اس جماعت وہابیہ سے بالکل قطع تعلق کر لیا ہے۔ اور تمامی لوگوں سے اپیل ہے کہ وہ وہابیت، دیوبندیت سے توبہ کریں کیوں کہ ان کا حشر یزید پلیدی کے ساتھ ہونا ہے۔ اور ہر مؤمن کے دل کی آواز یہ ہے کہ اے رب العالمین! تو ہمارا حشر امام عالی مقام سیدنا امام حسین شہید کربلا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ فرما اور کل قیامت میں جہاں وہ رہیں۔ وہیں ان کے قرب میں جگہ مرحمت فرما۔ آمین ثم آمین

اب ملاحظہ فرمائیے دیوبندی مدرسہ حیات العلوم کا فتویٰ جو بارہ سوالات کے جوابات پر مشتمل ہے۔ سوالات میرے ہیں اور جوابات مدرسہ حیات العلوم کے۔ مسلمانان ہند خوب یاد رکھیں کہ مراد آباد میں اسلامی عربی یونیورسٹی کا جو پروگرام ہے وہ اسی مدرسہ حیات العلوم کی جانب سے ہے جو یزیدی حمایتی اور ووٹر ہے۔ اس یونیورسٹی میں شرکت اور تعاون گویا کہ یزید کی حمایت اور سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مخالفت کرنا ہے اور ان کی مخالفت خود سرور کائنات حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت ہے اور آپ کی مخالفت خدا سے جنگ کرنے کے مترادف ہے۔ اگر کسی مسلمان نے ان یزیدیوں کی مدد کی تو یقیناً عاقبت خراب ہو جائے گی۔

کیا فرماتے ہیں مفتی مدرسہ حیات العلوم اس بارے میں کہ

(۱) سوال: کیا یزید بفرمان رسالت جنتی ہے؟

الجواب:۔ باللہ التوفیق ہر مؤمن جنتی ہے۔ یزید صحابی رسول کے بیٹے اور تابعی تھے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قسطنطنیہ پر چڑھائی کرنے والوں کے لئے بخشے بخشائے ہونے کی پیش گوئی فرمائی ہے۔ اور چونکہ یزید بھی اس میں شریک تھے۔ اس لئے یزید کا جنتی ہونا بھی یقینی ہے۔

(۲) کیا یزید کو برا کہنا شرعاً جرم ہے؟ الجواب یزید کو برا کہنے کا ثبوت صحیح روایات سے نہیں ملتا۔ یزید کو برا کہنا رافضیوں کا طریقہ ہے۔

(۳) کیا یزید واجب التعظیم ہے؟: الجواب مؤمن مغفور کی تعظیم کرنی ہی چاہیے۔

(۴) کیا یزید کی روح کو ایصالِ ثواب درست ہے: الجواب درست ہے اور کارِ ثواب ہے۔ اور ہر مسلمان کے لئے خواہ وہ نیک ہو یا بد ایصالِ ثواب کرنا کارِ ثواب ہے۔

(۵) کیا یزید کو ”خليفة المسلمين“ کہہ سکتے ہیں؟ الجواب:۔ کہہ سکنے کی بات ہی کیا وہ حقیقت میں تھے۔

(۶) کیا یزید کے نام کے ساتھ علیہ السلام یا رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھ سکتے ہیں۔

الجواب:۔ یہ دونوں کلمے دعا کے ہیں۔ ہر مؤمن کے لئے کہے جاسکتے ہیں مگر متاخرین اول کلمہ کو انبیاء کے ساتھ اور ثانی کو صحابہ کے ساتھ خاص کر دیا ہے۔ لہذا فرق مراتب کے لئے پہلے کو نبیوں کے ساتھ اور دوسرے کلمہ کو صحابہ کے ساتھ خاص کر کے بولنا چاہئے۔ یزید کے لئے نہ کہنا چاہئے۔ کیونکہ وہ نہ تو نبی تھے نہ صحابی۔

(۷) کربلا میں امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ حق پر تھے یا یزید؟ الجواب:۔ سیدنا حضرت حسین اور یزید دونوں حق پر تھے۔ کربلا کی جنگ (عبداللہ بن سبا کے گروہ) یعنی سبائیوں نے لڑی اور لڑائی۔

(۸) کیا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کہہ سکتے ہیں؟

”الجواب:۔ چونکہ ظلماً شہید کہنے گئے اس لئے انہیں شہید کہہ سکتے ہیں

(۹) کر بلا میں پیش آنے والا واقعہ کو جہاد کہیں گے یا صرف لڑائی؟

الجواب:- یہ جہاد نہیں تھا بلکہ صرف ایک لڑائی تھی جو سبائیوں نے کی اور لڑی

(۱۰) کیا امام حسین کو ظالم کہہ سکتے ہیں؟ الجواب:- انہیں ظالم کہنا درست نہیں وہ اپنے بھولے پن ہونے کے باعث دھوکہ کھا گئے۔

(۱۱) کیا کر بلا میں پیش آنے والے واقعات سیاسی نوعیت کے تھے یا اسلامی؟

الجواب:- سیاسی نوعیت کے تھے اور یہ سیاسی کھیل سبائیوں نے کھیلا تھا۔

(۱۲) سوال:- کیا کر بلا میں گلستان نبوت کے نو نہالوں کی تمام قربانیاں ہوس واقعات کی خاطر تھیں یا حفاظت دین کے لئے؟

الجواب:- نہ اقتدار کے لئے تھی نہ ہی دین کی حفاظت کے لئے تھی۔ بلکہ مثل جنگ جمل اور جنگ صفین کے سبائیوں نے حضرت حسین اور ان کے ساتھیوں کو شہید کیا اور آپسی بھگڑ پیدا کی کہ بقول علامہ طبری کے ذبیحہ کھلانے اور دو پہر کو قیلولہ کرنے کے برابر وقت میں یعنی کوئی ایک گھنٹہ میں جنگ چھڑی بھی اور ختم بھی ہو گئی۔

نوٹ:- آپ نے تحریر میں جس قدر سوال کیا ہے اسی قدر جواب دیا گیا ہے۔ اس سے زیادہ وضاحت کا موقع نہیں اگر ان جوابات سے تسلی نہ ہو تو وضاحت کے لئے زبانی ہے، گفتگو فرمائیں اور اپنے اشکالات و شبہات کو دور فرمائیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم
بندہ حبیب الرحمن خیر آبادی عفی اللہ عنہ

خادم دارالافتاء جامعہ عربیہ حیات العلوم مراد آباد (یو پی)

۲۱ صفر ۱۴۰۹ھ مطابق ۵ مارچ ۱۹۸۷ء

(منقول از۔ ماہنامہ اشرفیہ بابت شوال المکرم ۱۴۱۱ھ مطابق مئی ۱۹۹۱ء شمارہ نمبر۔ ۵۔ جلد

نمبر۔ ۱۶ ص۔ ۹ تا ۱۰)

قارئین! ابن عبد الوہاب نجدی اور دیگر وہابیوں، دیوبندیوں کے پیشواؤں کی کچھ گستاخیاں اور کفریات خصوصیت کے ساتھ شہزادہ رسول شہید کر بلا امام عالی مقام

گلگوں قباڑی اللہ تعالیٰ عنہ کی کھلم کھلا دشمنی پر مشتعل فتوے پڑھنے کے بعد دین اسلام کا سچا مذہب ”اہلسنت و جماعت“ کے سنی مفتی کا حسینی فتویٰ اور صرف چند عقائد درج کئے جاتے ہیں جسے پڑھ کر ایک مومن مسلمان کا دل و دماغ اور مشام حبان مشک بار ہو جائے محبت کے ساتھ ملاحظہ کریں اور اپنے قلوب میں محفوظ کر لیں۔

سنی مفتی کا حسینی فتویٰ

از: تلمیذ رشید صدر الشریعہ، حضرت علامہ مفتی خلیل احمد قادری برکاتی علیہ الرحمۃ والرضوان

سائل: حافظ محمد رمضان، کراچی، پاکستان

سوال۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین ان اعتراضات کے جواب میں کہ (۱) کچھ لوگ یہ کہتے ہیں واقعہ کربلا من گھڑت ہے یا کہانی ہے؟

الجواب:- یزید کا دور حکومت صحابہ و اہلہ تابعین کا دور ہے، یہ امر واجب الیقین ہے کہ اس دور میں جو واقعات رونما ہوئے وہ بڑی کد و کاوش سے قابل اعتماد بزرگان دین کے ہاتھوں قلمبند ہوئے۔ اب اگر یہ سب من گھڑت ہے تو کیا عجب کہ اس قائل کے ماں باپ کے مابین جو نکاح ہوا وہ بھی من گھڑت ہو کہ گواہوں کا کیا اعتبار اور بیچارے قاضی کا کن میں شمار۔ سچ ہے کہ خدا جب دین لیتا ہے تو عقل پہلے لے لیتا ہے۔

(۲) اور کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یزید نے قتل نہیں کیا۔ اور یزید کو جنتی کہتے ہیں مثلاً قسطنطنیہ کی جنگ میں شامل تھا۔

الجواب:- کون کہتا ہے کہ حضرت امام کو یزید نے اپنے ہاتھوں سے قتل کیا۔ لیکن اسباب قتل اس نے فراہم کئے۔ ظالموں کی پشت پناہی اس نے کی اور اسی کے اشارے پر ان مظلوموں پر ظلم و ستم توڑا گیا تو پھر یہ قتل کے جرم سے کیسے بری الذمہ ہو گیا۔ اب ایسے ظالم، ایسے فاسق و فاجر، ایسے ناخدا ترس کو کوئی محض اس لئے جنتی کہتا ہے کہ اس نے جہاد قسطنطنیہ میں حصہ لیا۔ تو اسے اختیار ہے کہ ہر کلمہ گو کو جنتی مانے کہ حدیث میں آیا ہے کہ

جس نے لا الہ الا اللہ کہا وہ جنت میں گیا۔ اب وہ خدا و رسول کو گالیاں دے، بتوں کو سجدہ کرے، قرآن کا انکار کرے، احکام شرع کو جھٹلائے۔ غرض ہرنا کردنی کرتا اور ہر ناگفتنی کہتا رہے اور کلمہ بھی پڑھتا رہے تو قطعاً جنتی ہوا۔ پھر شریعت کیا ہوئی ایک مذاق ہو گیا۔ ایک معتمہ ہے سمجھنے کا نہ سمجھانے کا۔ جہاد قسطنطنیہ میں شرکت کرنے والوں کے لیے عمومی بشارت ہے۔ نامزد کہیں نہیں۔ اور وہ بھی علماء کی اس شرط سے مشروط ہے کہ اس میں شرکت کرنے والا ایمانیات کے تقاضوں کو پورا کرتا رہے۔ جب کہ یزید نے جو کچھ کیا وہ تاریخ سے عیاں ہے۔ خانہ خدا پر گولا باری، مسجد نبوی کی بے حرمتی، صحابہ کرام کی خون ریزی مسلمان عورتوں کی بے حرمتی، اہل بیت کرام کی آبروریزی وغیرہ یہ تمام امور اس کی پیشانی پر کلنک کا ٹیسک ہیں۔ تو صرف ایک جہاد میں شرکت اور وہ بھی نہایت بے دلی سے، اس کے تمام اگلے پچھلے تمام کبیرہ گناہوں کا کفارہ ہو جائے گی اور اسے ہر گناہ و معصیت اور نافرمانی و سرکشی سے نکال کر یک لخت نسیکو کاروں بلکہ اہل جنت میں داخل کر دے گی۔ عقل و تمیز کی بھی کوئی حد ہونی چاہئے۔ تف ہے اس مایہ علم پر جو راہ حق کے لئے، قبول حق کے لئے سدرہ بن جائے (تفصیل کے لئے دیکھیں تاریخ ابن خلدون اور کامل بن اثیر)

جس بد نصیب کے دل میں یزید اور یزیدیوں کی محبت کی نجاست بھری ہو اور جس کے حصہ میں خارجیت اور ناصبیت کی غسلاطت آئی ہو وہ چمنستان اہل بیت کے ان نو نہالوں کی قدر کیا جانیں۔ افسوس! یزید اور یزیدیوں کا ذکر کرنا، اسے جنتی قرار دینا، اس کے فضائل و مناقب کے گیت گانا تو ایمان و عین ثواب ہو۔ اور گلوں قبا، جسے سرکار نے اپنے دوش مبارک پر سوار کر کے پروان چڑھایا جس کے گلوں سے نازنین کے بوسے لئے، جسے سینے سے چٹمایا، جسے جنتی ہونے کا مشدہ عوام و خواص کو سنایا وہ معاذ اللہ چینیں و چٹناں اور اس کا ذکر خاص بدہن گستاخاں، سب سے بڑا گناہ، جس کی کبھی مغفرت نہ ہوگی، مشرک قرار پائے۔ مگر قیامت تو نہ آئے گی۔ انہیں غضب الہی کی برق تو نہ تپائے گی۔

وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ
(۳) اور کچھ لوگ کہتے ہیں کہ یہ جنگ اقتدار کی جنگ تھی

الجواب:- یہی تو ہم کہتے ہیں کہ یہ اقتدار کی جنگ تھی۔ مگر یہ اقتدار اور دنیوی عروج و وقار، کس کے پاس تھا، کس کے ہاتھوں میں تھا، کسے اس کو بچانے کی فکر تھی۔ کس نے اکابر صحابہ سے زبردستی بیعت کے لئے اپنے حکام کو احکام پہنچائے اور قاصد دوڑائے۔ کس کے پاس فوج تھی، کس کے پاس خزانوں کی کنجیاں تھیں۔ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس جو ستر نفوس کا ایک بے سرو سامان قافلہ لے کر وطن پاک چھوڑنے پر مجبور کئے گئے اور جنہیں فوج کے زرفہ میں میدان کر بلا میں پہنچایا گیا۔ یا اس لعین کے پاس، جسے شیطان رجم کچے ڈورے کی لگام لگا کر اپنے اشاروں پر چلا رہا تھا۔ اسی کو اپنے اقتدار کی فکر تھی۔ اسی کو اپنا اقتدار عزیز تھا۔ تو اقتدار کی جنگ بھی یزید نے لڑی، یزیدیوں نے لڑی، یزید کے لئے لڑی، یزید کے حکم پر لڑی۔ تو سارا وبال اسی کے سر ہے۔ گناہوں کا طوق اسی کی گردن میں ہے۔ حیرت ہے کہ سنی مسلمان ایسے خمیشتوں کی باتوں پر کان دھرتے ہیں، ان کے جاہلانہ اعتراض سنتے ہیں اور پھر جواب کے خواہاں ہوتے ہیں۔ حالانکہ ان پر لازم ہے کہ نہ ان کے پاس بیٹھیں، نہ ان کی بات سنیں، نہ ان سے اُجھیں۔

حدیث شریف میں یہی ارشاد ہوا کہ تم ان سے دور رہو اور انھیں اپنے سے دور رکھو، کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں، کہیں وہ تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔
(فتاویٰ غلیبیہ، ج: ۱، ص ۱۴ تا ۱۵)

چند عقائد اہلسنت

از۔ خلیفہ اعلیٰ حضرت حضور صدر الشریعہ علیہ الرحمہ والرضوان

عقیدہ ۱: قیامت کے دن مرثیہ شفاعت کبریٰ کی حضور کے خصائص سے ہے کہ جب تک حضور فتح باب شفاعت نہ فرمائیں گے کسی کو مجال شفاعت نہ ہوگی بلکہ حقیقتہً جتنے شفاعت کرنے والے ہیں حضور کے دربار میں شفاعت لائیں گے اور اللہ عزوجل کے حضور مخلوقات میں صرف حضور شفیع ہیں اور یہ شفاعت کبریٰ مؤمن، کافر مطیع، عاصی، سب کے لئے ہے کہ انتظار حساب جو سخت جاں گزا ہو گا جس کے لئے لوگ تمنائیں کریں گے کہ کاش جہنم میں پھینک دیئے جاتے اور اس انتظار سے نجات پاتے اس بلا سے چھٹکارا کفار کو بھی حضور کی بدولت ہی ملے گا۔ جس پر اولین و آخرین، موافقین و مخالفین، مومنین و کافرین۔ سب حمد کریں گے۔ اسی کا نام مقام محمود ہے۔ اور شفاعت کے اور اقسام بھی ہیں۔

مثلاً بہتوں کو بلا حساب جنت میں داخل فرمائیں گے۔ جن میں چار ارب نوے کروڑ کی تعداد معلوم ہے۔ اس سے زائد اور ہیں جو اللہ و رسول کے علم میں ہیں۔ بہتیرے وہ ہوں گے جن کا حساب ہو چکا ہے اور مستحق جہنم ہو چکے، ان کو جہنم سے بچائیں گے اور بعضوں کی شفاعت فرما کر جہنم سے نکالیں گے۔ اور بعضوں کے درجات بلند فرمائیں گے اور بعضوں سے تخفیف عذاب فرمائیں گے۔

عقیدہ نمبر ۲: ہر قسم کی شفاعت حضور کے لیے ثابت ہے۔ شفاعت بالوجاہت، شفاعت بالمحبت، شفاعت بالاذن ان میں سے کسی کا انکار وہی کرے گا جو گمراہ ہے۔

عقیدہ نمبر ۳: حضور کی محبت مدار ایمان بلکہ ایمان اسی محبت ہی کا نام ہے۔ جب تک حضور کی محبت ماں باپ، اولاد اور تمام جہاں سے زیادہ نہ ہو، آدمی مسلمان نہیں ہو سکتا۔

عقیدہ نمبر ۴: حضور کی اطاعت عین اطاعت الہی ہے۔ طاعت الہی بے طاعت حضور ناممکن ہے۔ یہاں تک کہ آدمی اگر فرض نماز میں ہو اور حضور اسے یاد فرمائیں فوراً جواب دے اور حاضر خدمت ہو اور یہ شخص جتنی دیر تک حضور سے کلام کرے

بدستور نماز میں ہے اس سے نماز میں کوئی خلل نہیں پڑتا۔

عقیدہ نمبر ۵: حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم یعنی اعتقاد و عظمت جزو ایمان و رکن ایمان ہے۔ اور فعل تعظیم بعد ایمان ہر فرض سے مقدم ہے۔ اس کی اہمیت کا پتہ اس حدیث سے چلتا ہے کہ غزوہ خیبر سے واپسی میں منزل صہبا پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز عصر پڑھ کر مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے زانو پر سر مبارک رکھ کر آرام فرمایا۔ مولیٰ علی نے نماز عصر نہ پڑھی تھی آنکھ سے دیکھ رہے تھے کہ وقت جا رہا ہے مگر اس خیال سے کہ زانو سر کاؤں تو شاید سر کار کے خواب مبارک میں خلل آئے زانو نہ ہٹایا۔ یہاں تک آفتاب غروب ہو گیا جب چشم اقدس کھلی مولیٰ علی نے اپنی نماز کا حال عرض کیا۔ حضور نے حکم دیا ڈوبا ہوا آفتاب پلٹ آیا۔ مولیٰ علی نے نماز عصر ادا کی پھر ڈوب گیا۔ اس سے ثابت ہوا کہ افضل العبادت نماز بھی صلوٰۃ و سنی نماز عصر مولیٰ علی نے حضور کی نیند پر قربان کر دی کہ عبادت بھی ہمیں حضور ہی کے صدقے میں ملی۔

دوسری حدیث اس کی تائید میں یہ ہے کہ غار ثور میں پہلے صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ گئے۔ اپنے کپڑے پھاڑ پھاڑ کر اس کے سوراخ بند کر دیئے۔ ایک سوراخ باقی رہ گیا اس میں پاؤں کا انگوٹھا رکھ دیا پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بلایا۔ تشریف لے گئے ان کے زانو پر سر اقدس رکھ کر آرام فرمایا۔ اس غار میں ایک سانپ مشتاق زیارت رہتا تھا۔ اس نے اپنا سر صدیق اکبر کے پاؤں پر ملا۔ انہوں نے اس خیال سے کہ حضور کی نیند میں فرق نہ آئے پاؤں نہ ہٹایا۔ آخر اس نے پاؤں میں کاٹ لیا۔ جب صدیق اکبر کے آنسو چہرہ انور پر گرے۔ چشم مبارک کھلی تو عرض حال کیا۔ حضور نے لعاب دہن لگا دیا فوراً آرام ہو گیا۔ ہر سال وہ زہر عود کرتا۔ بارہ برس بعد اسی سے شہادت پائی۔

ثابت ہوا کہ جملہ فرائض شروع ہیں

اصل الاصول بندگی اس تاجور کی ہے

(سرکار اعلیٰ حضرت)

عقیدہ نمبر - ۶: حضور کی تعظیم و توقیر جس طرح اس وقت تھی کہ حضور اس عالم میں ظاہری نگاہوں کے سامنے تشریف فرما تھے۔ اب بھی اسی طرح فرض اعظم ہے جب حضور کا ذکر آئے تو بکمال خشوع و خضوع و انکسار باادب سنے اور نام پاک سنتے ہی درود شریف پڑھنا واجب ہے۔ اور حضور سے محبت کی علامت یہ ہے کہ بکثرت ذکر کرے اور درود شریف کی کثرت کرے اور نام پاک لکھے تو اس کے بعد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لکھے۔ بعض لوگ براہ اختصار صلعم یا ص لکھتے ہیں۔ یہ محض ناجائز و حرام ہے۔ اور محبت کی یہ بھی علامت ہے کہ آل و اصحاب، مہاجرین و انصار و جمیع متعلقین و متوسلین سے محبت رکھے اور حضور کے دشمنوں (نجدیوں، وہابیوں، دیوبندیوں، ندویوں، تبلیغوں، مودودیوں، پنچریوں، اور صلح کلیوں نیز کھلے کفار و مشرکین یہود و نصاریٰ وغیرہم) سے عداوت رکھے اگرچہ وہ اپنا باپ یا بیٹا یا بھائی یا کنبہ و قبیلہ ہی کے کیوں نہ ہوں۔ اور جو ایسا نہ کرے وہ اس دعویٰ میں جھوٹا ہے۔ کیا تم کو نہیں معلوم کہ صحابہ کرام نے حضور کی محبت میں اپنے سب عزیزوں، قریبوں، باپ، بھائیوں اور وطن کو چھوڑا۔ اور یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اللہ و رسول سے بھی محبت ہو اور ان کے دشمنوں سے بھی الفت۔ ایک کو اختیار کر کہ ضدین جمع نہیں ہو سکتیں۔ چاہے جنت کی راہ چلے یا جہنم کو جا۔ نیز علامت محبت یہ ہے کہ شان اقدس میں جو الفاظ استعمال کئے جائیں ادب میں ڈوبے ہوئے ہوں۔ کوئی ایسا لفظ جس میں کم تعظیمی کی بو بھی ہو، کبھی زبان پر نہ لائے۔ اگر حضور کو پکارے تو نام پاک کے ساتھ ندانہ کرے کہ یہ جائز نہیں۔ بلکہ یوں کہے یا نبی اللہ، یا رسول اللہ، یا حبیب اللہ، اگر مدینہ طیبہ کی حاضری نصیب ہو تو روضہ شریف کے سامنے چار ہاتھ کے فاصلے سے دست بستہ جیسے نماز میں کھڑا ہو کر سر جھکائے ہوئے صلاۃ و سلام عرض کرے۔ بہت قریب نہ جائے

ادھر ادھر نہ دیکھے اور خبردار خبردار! آواز کبھی بلند نہ کرنا کہ عمر بھر کا سارا کیا دھراا کارت جائے اور محبت کی نشانی یہ بھی کہ حضور کے اقوال و افعال و احوال لوگوں سے دریافت کرے اور ان کی پیروی کرے۔

عقیدہ نمبر ۷: حضور کے کسی قول و فعل و عمل و حالت کو جو بنظر حقارت دیکھے وہ کافر ہے۔

عقیدہ نمبر ۸: حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ عز و جل کے نائب مطلق ہیں۔ تمام جہان حضور کے تحت تصرف میں کر دیا گیا جو چاہیں کریں۔ جسے جو چاہیں دیں۔ جس سے جو چاہیں واپس لیں۔ تمام جہان میں ان کے حکم کا پھیرنے والا کوئی نہیں۔ تمام جہان ان کا محکوم ہے اور وہ اپنے رب کے سوا کسی کے محکوم نہیں۔ تمام آدمیوں کے مالک ہیں جو انہیں مالک نہ جانے حلاوت سنت سے محروم ہے۔ تمام زمین ان کی ملک ہے۔ تمام جنت ان کی جاگیر ہے۔ ملکوت السموات والارض حضور کے زیر فرمان جنت و نار کی کنجیاں دست اقدس میں دے دی گئیں۔ رزق خیر اور ہر قسم کی عطائیں حضور کے دربار سے تقسیم ہوتی ہیں۔ دنیا و آخرت حضور کی عطا کا ایک حصہ ہے۔ احکام تشریعیہ حضور کے قبضہ میں کر دئے گئے کہ جس پر جو چاہیں حرام فرما دیں اور جس کے لئے جو چاہیں حلال کر دیں اور جو فرض چاہیں معاف فرما دیں۔

عقیدہ نمبر ۹: سب سے پہلے مرتبہ نبوت حضور کو ملا روز ميثاق تمام انبیاء سے حضور پر ایمان لانے اور حضور کی نصرت کرنے کا عہد لیا گیا اور اسی شرط پر یہ منصب اعظم ان کو دیا گیا۔ حضور نبی الانبیاء ہیں اور تمام انبیاء حضور کے امتی، سب نے اپنے عہد کریم میں حضور کی نیابت میں کام کیا۔ اللہ عز و جل نے حضور کو اپنی ذات کا مظہر بنایا اور حضور کے نور سے تمام عالم کو منور فرمایا بایں معنی ہر جگہ حضور تشریف فرما ہیں۔ (بہار شریعت حصہ اول ملخصاً ص ۱۹ تا ۲۲)

حضور شیر پیشہ اہلسنت کا فرمان، تصنیفات اعلیٰ حضرت کو دستور العمل بناؤ۔
 ۱۹۴۷ء کے تباہ کن ہنگاموں کے بعد ارشاد فرمایا اللہ اپنے جسم کو آگ سے بچاؤ مصطفیٰ
 پیارے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دامن پاک میں آؤ سب کچھ برباد ہو گیا اب بھی آنکھ
 نہیں کھلتی۔ ہر طرف سے بے دینیت لا مذہبیت تمہیں دعوت ہلاکت دے رہی ہے۔
 چند روزہ زندگی ہے ایک دن قبر کا منہ دیکھنا ہے یہاں کا بویا وہاں پانا ہے علم دنیا سے
 اٹھتا جا رہا ہے۔ جو عالم جاتے ہیں ان کی جگہ خالی ہو جاتی ہے۔ تصنیفات اعلیٰ حضرت کو
 اپنا دستور العمل بناؤ عقائد حقہ پر گامزن ہو جاؤ دنیا کا نقشہ بدل جائے گا، روحانیت پیدا ہو
 جائے گی۔ اپنی حفاظت آپ کرنے کی صلاحیت پیدا ہو جائے گی تا سید غیبی ساتھ ہوگی۔
 خیر خواہ امت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بھولی بھیرو! بھیر یوں سے ہوشیار ہو جاؤ یہ ظالم
 بھیر نیٹھی کی آڑ میں شکار کرتے ہیں۔ چڑی مار جب چڑیوں کا شکار کرتا ہے تو پہلے جال
 بچھاتا ہے اور چھپ کر چڑیوں کی بولی بولتا ہے۔ چسٹیاں سمجھتی ہیں کہ ہمارا ہم جنس ہے
 اور دھوکہ میں آ کر جال میں پھنس جاتی ہیں۔

یہ جو تجھ کو بلاتا ہے یہ ٹھگ ہے مار ہی رکھے گا
 ہائے مسافر دم میں نہ آنا مت کیسی متوالی ہے

سید ہر دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ ان بد مذہبوں بے دینوں سے
 دور رہو اور ان کو اپنے سے دور رکھو کہیں یہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں کہیں یہ تمہیں فتنہ میں نہ
 ڈال دیں۔ آؤ! آؤ! ان گمراہان زمانہ سے دور و نفور رہتے ہوئے اسلامی احکام نماز،
 روزہ وغیرہ کی پابندی کرتے ہوئے اپنے گناہوں سے ظاہری و باطنی حال کو سنوارتے
 ہوئے رب کریم کی بارگاہ میں آؤ اور نبی رؤف و رحیم علیہ و علیٰ الہ الصلوٰۃ و التسلیم کے وسیلہ
 سے توبہ کرو اپنے جملہ ظاہری باطنی چھپے کھلے چھوٹے بڑے گناہوں سے معافی طلب
 کرو اور الحب فی اللہ و البغض فی اللہ کی دولت سے اپنے کو مزین کرو دارین کی فلاح و
 بہودی تمہاری جھولیوں میں ہوگی یہ وہ ارشادات ہیں جن پر عمل کرنے سے کل بھی

کامیابی و کامرانی قدم چومے اور ان پر آج بھی عمل کیا جائے تو دونوں جہاں کی کامیابی قدموں کو بوسہ دے مولیٰ عزوجل ایمان کے ساتھ اعمالِ صالحہ کی توفیق عطاء فرمائے آمین، آمین، آمین۔ (سوانح شریفہ سنت، ص ۲۸۶)

سرکار حضور مفتی اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں ”جب تک مسلمان دین حق پر بروجہ کمال پیروی تعمیل احکام کرتے رہے روز افزوں دن دونی رات چوگنی ترقیات کرتے رہے۔ دین حق کی پیروی سے اس معراج ترقی پر پہونچے جہاں تک کوئی قوم نہ پہونچی مسلمان کے خون کے پیاسے مسلمان کے جان و مال، عزت و آبرو سب کے خون کے پیاسے مسلمان کے جان و مال و آبرو سب کے دشمن بھی اس کا اعتراف کرتے آئے۔ اور آج تک برابر کر رہے ہیں وَالْفَضْلُ مَا شَاءَ هَدَتْ بِهِ الْأَعْدَاءُ۔“

جب سے مسلمانوں میں سستی آئی احکام دین حق پر عمل میں تکاسل پیدا ہوا جب ہی سے ان کی ترقیاں بند ہوئیں نہ صرف یہ بلکہ روز بروز انحطاط و تنزل ہو رہا ہے۔ جتنی جتنی مذہب سے دوری ہوتی جا رہی ہے۔ (فتاویٰ مصطفویہ ص ۹۵)

تاجدارِ مارہرہ حضور ابوالحسنین احمد نوری قدس سرہ العزیز

اے سچے سنیو! عموماً برکاتی متوسلو خصوصاً! تم میں جو اپنا دین عزیز رکھتا ہے جسے روز قیامت خدا و رسول کو منہ دکھانا ہے۔ جسے حضرت صاحب البرکات سے علاقہ رکھنا ہے، وہ نیچریوں، غیر مقلدوں، وہابیوں، اور ان مدعیانِ سنیت، گندم نما جو فرشوں، حق پوش باطل کوشوں کے سائے سے دور بھاگو، ان کی زہریلی صحبت کو آگ جانو (ندوہ کا ٹھیک فوٹو گراف ص۔ ۶۴)

تاج العلماء

خانقاہ برکاتیہ مارہرہ شریف کے ایک بزرگ تاج العلماء حضور سید محمد میاں قادری قدس سرہ العزیز گزرے ہیں جو ۲۳ رمضان المبارک ۱۳۰۹ھ ضلع سیتا پور یوپی میں پیدا ہوئے اور ۲۴ جمادی الآخرہ ۱۳۵۷ھ میں وصال فرمایا۔ آپ اپنی تمام عمر تحفظ اسلام و تحفظ ناموس رسالت میں صرف کی۔ آپ نے عقائد کے تحفظ اور مسلک حق اہلسنت و جماعت کے فروغ میں نمایاں کردار ادا فرمایا۔ آپ کے چند اقوال درج ذیل ہیں۔

(۱) دینی کتابیں (اہلسنت و جماعت کے اکابرین کی) منگا کر خود پڑھیں اور اپنے بچوں اور بچیوں کو پڑھائیں جن سے انہیں اہلسنت کے عقائد اور نماز روزے وغیرہ عبادت اور اسلامی تہذیب و تمدن اور معاشرت کے ضروری معلومات بقدر کافی حاصل ہوں۔

(۲) عقائد ایمانیہ کی درستگی کے بعد اپنے اعمال بھی موافق شریعت مطہرہ کریں۔

(۳) دنیا میں مصیبت کیسی ہی اشد ہو۔ اس میں اللہ و رسول (جل جلالہ وعلیہ الصلوٰۃ والسلام) کے دشمنوں، مخالفوں، کفار و مشرکین اور مرتدین و مبتدعین سے بلا وجہ شرعی ہر گز رجوع نہ کریں۔ ان کی خوشامد اور چالوسی سے قطعاً بچیں۔ انکو اپنا معتمد علیہ۔ چارہ گر، ماویٰ و ملجا ہر گز ہر گز نہ جانیں۔ اللہ و رسول پر بھروسہ رکھیں۔

(۴) سب سے اہم اقدام یہ کہ دین اسلام قدیم اور اہلسنت و جماعت کے مذہب نہایت قدیم ہیں نہایت پختگی اور مضبوطی سے ظاہر و باطن میں قائم رہیں۔

(۵) اللہ و رسول جل وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے دوستوں کو ان کے فرما برداروں ہی کو اپنا دوست جانیں۔ اللہ و رسول جل وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے مخالفوں و دشمنوں کو ان کی دشمنی اور مخالفت کے موافق اپنا مخالف اور دشمن جانیں اور ایسوں

سے دوری اور حتی الوسع دوری و علیحدگی میں کم از کم وہی برتاؤ رکھیں جو خود اپنے دشمنوں اور مخالفوں سے رکھتے ہیں۔

(۶) اہل اسلام، اہلسنت اپنے آپس میں اتحاد و تنظیمی امور خیر و جہالت میں ایک دوسرے کو تعاون کریں۔

حضور سرکار اعلیٰ حضرت قدس سرہ فرماتے ہیں:۔ مرتد منافق و ہابی، رافضی، قادیانی، نجری، چکڑالوی کہ اس کی صحبت ہزار کافر کی صحبت سے زیادہ مضر (نقصان دہ) کہ یہ مسلمان بن کر کفر سکھاتا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ مترجم۔ ۱۳۔ ص ۳۲۸) صدر الافاضل علامہ نعیم الدین قدس سرہ فرماتے ہیں: تمام فرقہ باطنی باطلہ کو متفق و متحد کر کے جو تنظیم بنائی جائے گی وہ غلط راستے پر پڑے گی۔ اس سے کامیابی نہیں ہو سکتی۔

(ماہنامہ السواد الاعظم مراد آباد ص ۲۹، ذی الحجہ ۱۳۳۹ھ)

سرکار حضور مفتی اعظم قدس سرہ فرماتے ہیں: کسی کافر سے دوستی۔ بھائی چارہ، محبت، ان کو انصاف مددگار بنانا، ان کے حلیف بننا، ان سے مل کر غلبہ و عزت چاہنا حتیٰ کہ ان سے مشاورت و موافقت دینی امور نہیں، دنیوی باتوں ہی میں سہی، ان سے ملاطفت ان سے مسلمانوں کی معاشرت سب حرام ہے۔ (فتاویٰ مصطفویہ۔ ص ۱۲)

وہابیوں، دیوبندیوں سے ہمارا اختلاف چادر و گارگا نہیں

آج سے تقریباً 39 سال پہلے شکر پور بھدرک شریف میں خطبہ جمعہ سے پہلے خلیفہ حضور مجاہد ملت، حضرت علامہ مولانا مفتی سید عبدالقدوس صاحب قادری جیبی مفتی اعظم اڑیسہ علیہ الرحمہ نے وہابیوں دیوبندیوں سے اصل اختلاف پر روشنی ڈالتے ہوئے اپنی ناصحانہ تقریر دل پذیر میں ارشاد فرمایا تھا کہ:

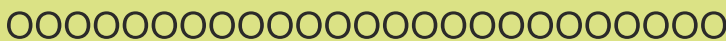
”وہابیوں، دیوبندیوں سے ہمارا اختلاف چادر و گارگا نہیں، فاتحہ و نیاز کا نہیں،

ان کے اکابر نے آقائے کائنات محبوب رب کائنات حبیب خدا علیہ التحیۃ والثناء کی بارگاہ اقدس میں کھلی گستاخیاں کی ہیں، یہ ہمارے نبی کے وفادار نہیں، کھلے غدار ہیں۔

من شک فی کفرہ و عذابہ فقد کفر۔ یعنی ان کے کفر پر مطلع ہونے کے بعد جو ان کے کفر و عذاب میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

لہذا آپ حضرات ان فرقہ ہائے باطلہ سے دور و نفور رہیں، ہرگز ہرگز ان کو اپنا دوست نہ بنائیں کہ اس میں نقصان ہی نقصان اور ہلاکت ہی ہلاکت ہے۔“ (تجلیات مفتی اعظم اڑیسہ)

مذکورہ بالا فرمان کی روشنی میں سنی مسلمانوں کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ وہابیوں، دیوبندیوں کے ذبیحہ و نکاح سے متعلق مدنی میاں کی حالیہ غلط بیانی سے ہرگز ہرگز دھوکہ نہ کھائیں اور اپنے بزرگوں کی تعلیمات کے مطابق ان دشمنانِ خدا و رسول سے تینکا توڑ جدا رہ کر اپنا دین و ایمان بچائیں۔



صدا یہ آئی ہے جنتوں سے

نہ ہم کو پاؤ گے دولتوں سے

بہارِ جنت نصیب ہوگی

نبی اکرم کی طاعتوں سے

(محمد عرفان رضا قادری چھپروی)

مفتی اعظم اڑیسہ کے پاکیزہ اقوال

۱- وضو میں منافع کثیرہ ہیں۔ اس سے جسم کو طہارت اور دماغ کو سرور و فرحت حاصل ہوتی ہے، اور رات میں با وضو سونے کی عادت رہے تو ضرور نصیبہ جاگے گا۔ سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کرم ہو گا وہ اپنے دیدار پر انوار سے ایک نہ ایک دن ضرور شاد کام فرمائیں گے۔

۲- ایثار و قربانی کے جذبے کا عملی مظاہرہ کرنا زندہ جاوید ہونا ہے۔

۳- نفسانی غرض سے جو کام کیا جائے اس میں برکت نہیں ہوتی۔

۴- غربت اللہ کی نعمت اور اس پر صبر باعثِ رحمت ہے۔

۵- اولاد عطاۓ الہی ہے اور فراخیِ رزق کا سبب ہے۔ اس کو دینی تعلیم اور اسلامی تہذیب سے آراستہ کرنا توشہ آخرت ہے۔

۶- سچا حسینی وہ ہے جو حق و صداقت کا علمبردار ہے۔ جو حق کا خوں خوار اور باغی ہو اس کو حسینی کہنا سید الشہداء کی نسبت کا مذاق اڑانا ہے۔

۷- سچوں اور اچھوں کی دوستی اختیار کرو کہ یہ باعثِ رحمت ہے، لیکن سچا صرف مومن ہے، دوست صرف اسی کو بناؤ، بد دین و بد مذہب کافر و مرتد کو ہر گز ہر گز دوست نہ بناؤ کہ اس میں تمہارے لئے ہلاکت ہی ہلاکت ہے۔ ان کے ظاہری اطوار کتنے ہی اچھے ہوں واللہ وہ اچھے نہیں، وہ شیطان کے پرتو ہیں، ان سے دور و نفور رہنے ہی میں خیر ہی خیر اور بھلائی ہی بھلائی ہے۔

۸- مسلکِ اعلیٰ حضرت کی اساس حبِ رسول پر ہے اور حبِ رسول ہی اصل ایمان بلکہ جانِ ایمان، روحِ ایمان ہے۔ بے حبِ رسول ایمان و اسلام کا تصور تصورِ محض ہے۔ جس کا حقیقت ایمان سے کوئی علاقہ نہیں۔ حبِ رسول کا بنیادی تقاضا یہ ہے کہ رسول پاک، صاحبِ لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ادنیٰ نسبت رکھنے والی ہر چیز سے محبت ہو اور ان کی شان میں ادنیٰ گستاخی کرنے والوں سے قہری نفرت کی جائے۔ اور اس میں اپنے

اور پرائے کا امتیاز نہ برتا جائے۔ اگر کسی کا دل اس بنیادی تقاضے سے خالی ہے تو اس کو اپنے ایمان کی خیر منانا چاہئے۔ دل سے اگر حب رسول رخصت ہے تو اس کا ایمان بھی رخصت ہے۔ اعلیٰ حضرت کا مسلک ان کے اس شعر سے ظاہر ہے:

انہیں جانا، انہیں مانا نہ رکھا غیر سے کام

لہ الحمد، میں دنیا سے مسلمان گیا

۹۔ اللہ و رسول جل و علا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سچی محبت ہی مقصد حیات اور کامیابی کی ضمانت گردانیں، صراط مستقیم پر گامزن رہیں، بد مذہب، بد عقیدہ، مرتد، بے دین وغیرہ گستاخان رسول سے دور بھاگیں، ان سے ہرگز ہرگز کوئی تعلق نہ رکھیں۔

۱۰۔ سجادہ نشین سنی صحیح العقیدہ بریلوی اور مسلک اعلیٰ حضرت کا ترجمان ہو۔

(برکاتِ ہدایت)

حضرت علامہ شاہ نور الہدی قادری علیہ الرحمہ کا وصیت نامہ

بیت الانوار، شہر گیا، (بہار)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم علیہ اکرم الصلوٰۃ والتسلیم
اما بعد!

مومنوں، مسلمانوں، سنیوں، خفیوں، مریدوں، معتقدوں پر مخفی نہ رہے۔ کہ دنیا عالم فانی ہے، اور ساری کائنات نوا ایجاد اور حادث ہیں۔

جو یہاں آیا ہے اسے جانا ضرور ہے۔

كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ یعنی ہر چیز فنا ہو جائے گی سوائے رب کے وجہ کریم کے۔

اس عالم میں بڑے بڑے صاحب کمال علم و ہنر والی ہستیاں رونق افروز ہوئیں۔ شاہ و گدا، عالم و عارف، فاضل و کامل، صاحب کشف و کرامت بھی تشریف لاتے، مگر جب ان کا وقت پورا ہو گیا اور فرمان خداوندی کا قاصدان کے پاس پہنچ گیا تو ایک لمحہ کی بھی تاخیر نہ ہوئی، اور فوراً پیغام موت پر لبیک کہتے ہوئے راہی ملک بقا ہو گئے۔
نوٹ:۔ آپ کا وصال ۱۷ جمادی الاولیٰ ۱۲۵۵ھ بمطابق ۱۷ اگست ۱۹۳۶ء کو ہوا۔

اسی روز وصال سے صرف تین گھنٹہ قبل اپنے شہزادگان کو سلسلہ قادریہ کی اجازت و خلافت دی۔ اور اپنے منجھلے شہزادے شاہ سراج الہدی صاحب کو سجادہ بناتے ہوئے یہ قیمتی نصیحت ارشاد فرمائی۔

”کسی کی زندگی اور موت کا کوئی بھروسہ نہیں، دنیا مکر و فریب کی جگہ ہے، ہمیشہ بدی و برائی، حرص و ہوس اور نفس و شیطان سے بچتے رہنا۔۔۔ اسی میں دونوں جہاں کی بھلائی اور سرخ روئی ہے۔“ (سوانح سراج ملت ص ۴۲/۵۲)

پیش کردہ: فقیر قادری عفی عنہ

۹ صفر ماہ اعلیٰ حضرت ۱۴۴۴ھ بمطابق ۷ ستمبر ۲۰۲۲ء چہار شنبہ

سرکا اعلیٰ حضرت کی آخری وصیت

اے لوگو! تم پیارے مصطفیٰ ﷺ کی بھولی بھیڑی ہو، اور بھیڑیے تمہارے چاروں طرف ہیں وہ چاہتے کہ تمہیں بہکائیں، تمہیں فتنہ میں ڈال دیں تمہیں اپنے ساتھ جہنم میں لے جائیں۔ ان سے بچو اور دور بھاگو، ان کے حملوں سے ایمان بچاؤ، جس کو

بارگاہ رسالت میں ذرا بھی گستاخ دیکھو پھر وہ تمہارا کیسا ہی بزرگ و معظم کیوں نہ ہوا اپنے اندر سے اسے دودھ سے مکھی کی طرح نکال کر پھینک دو۔ میں پونے چودہ برس کی عمر سے یہی بتا رہا ہوں اور اس وقت پھر یہی عرض کرتا ہوں۔

اللہ تبارک و تعالیٰ ضرور اپنے دین کی حمایت کیلئے کسی بندے کو کھڑا کر دے گا مگر نہیں معلوم میرے بعد جو آئے وہ کیسا ہوا اور تمہیں کیا بتائے اس لئے ان باتوں کو خوب سن لو کہ حجۃ اللہ قائم ہو چکی اب قبر سے اٹھ کر تمہارے پاس بتانے نہ آؤں گا جس نے اسے سنا اور مانا قیامت کے دن اس کے لئے نور و نجات ہے۔ اور جس نے نہ مانا اس کے لئے ظلمت و ہلاکت ہے۔ یہ تو خدا و رسول کی وصیت ہے جو یہاں موجود ہیں سنیں اور مانیں اور جو یہاں موجود نہیں تو حاضرین پر فرض ہے کہ غائبین کو اس سے آگاہ کریں۔ (وصایا شریف ص ۲۱/۲۲)

مبارک خواب

حضرت مولانا سید شاہ حافظ غلام حسین مصطفیٰ رضا قادری، ملتان شریف، (پاکستان) کے مبارک خواب وہ فرماتے ہیں:

واللہ واللہ مجھے دو مرتبہ زیارت رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہوئی، سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اور میرے ناقص کانوں نے سنا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے یہ ارشادات مبارکہ ہیں فرمایا ”موجودہ وقت میں میری امت کو اگر صحیح راستہ اختیار کرنا ہے تو میرے احمد رضا کا راستہ اختیار کرے۔ احمد رضا کا راستہ ہی میرا راستہ ہے۔ (منقول از ماہنامہ نور مصطفیٰ پٹنہ کا امام اہل سنت نمبر ۴۴۱ھ مطابق ۲۰۱۹ء)

قارئین!

ایمان و عقائد میں تصلب، پیچیدگی اور جلا پیدا کرنے والی تحریروں کے بعد اب ہم

تقریباً ۴۲ سال پیشتر کے انشاء کردہ نہایت ہی لصیحت آموز، آسان اور سہل چودہ اشعار قارئین ملاحظہ کرتے چلیں۔

خواب غفلت میں سوئے ہوئے مومنو! عیش و عشرت بڑھانے سے کیا فائدہ
آنکھ کھولو اٹھو یاد رب کو کرو عمریوں ہی گنوانے سے کیا فائدہ
اپنے رب کو جوانی میں بھولا ہے تو اور طاق کے بوتے پہ پھولا ہے تو
جب جوانی ڈھلے گی تو پچھتاوے گا پھر یوں رونے رولانے سے کیا فائدہ
تھا حکومت کا فرعون کو بھی نشہ ظلم پر ظلم ہر وقت کرتا رہا
جب سمندر میں ڈوبا تو کہنے لگا اس حکومت کے پانے سے کیا فائدہ
کتنا مشہور قصہ ہے شداد کا روح جب اس کے تن سے نکلی گئی
مرتے مرتے یہ لوگوں سے کہتا گیا ایسی جنت بنانے سے کیا فائدہ
مالداری میں مشہور قارون تھا وہ مخالف تھا موسیٰ و ہارون کا (علیہم السلام)
جب زمین نے دھنایا تو کہنے لگا ایسے بیجا خزانے سے کیا فائدہ
قابل ذکر قصہ ہے نمرود کا وہ بھی انکار کرتا تھا معبود کا
مغز اس کا تو مچھرنے کھا کر کہا یوں بڑائی جتانے سے کیا فائدہ
اپنی شہرت پہ محن نہ تو یوں محسوس اپنی شہرت پہ محن نہ تو یوں محسوس
روح کو صاف کرنیک اعمال کر صرف ظاہر بنانے سے کیا فائدہ
اور سرکار اعلیٰ حضرت یوں ارشاد فرماتے ہیں:-

دن لہو میں کھونا تجھے شب صبح تک سونا تجھے

شرم نبی خوف خدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

خلاصہ:- اے غافل تو دن بھر کھیل کود میں لگا رہا اور رات میں لیٹا تو صبح تک سوتا رہا۔ تجھے خدا کا ڈر نہیں اور نہ ہی پیارے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے شرمندگی کا احساس رہا۔ تیری غفلت عجیب و غریب ہے۔

رزق خدا کھایا کیا فرمان حق ٹالا کیا
شکر کرم ترس سزایہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

خلاصہ:- اے نادان خدا اے پاک کی دی ہوئی روزی کھاتا پیتا رہا اور اسی
مہربان خدا کا حکم بھی ٹالتا رہا نہ تجھے اس کی مہربانی کے شکر یہ کاموقع اور نہ اس کے
عذاب کا ڈر ہے۔

سیدنا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

زبان کو شکوہ و شکایت سے بچاؤ دل کو طمانیت حاصل ہوگی پاک نفس آدمی عورتوں
سے بھی زیادہ شرمیلا ہوتا ہے۔ جب کوئی قوم جہاد فی سبیل اللہ کو ترک کر دیتی ہے تو وہ
فنا ہو جاتی ہے۔ جس پر اچھی صحبت کا اثر نہ ہو، اسے سمجھنا چاہئے کہ میرا ایمان درست نہیں
۔ جب عقل کامل ہو جاتی ہے تو گویائی کم ہو جاتی ہے۔

حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

پانچ اشخاص جنتی ہیں۔ (۱) وہ محتاج (مومن) جو عیال دار مگر صابر ہو (۲) وہ
عورت جو اپنے شوہر کا حق مہر معاف کر دیا ہو (۳) وہ شخص جو اپنی گناہوں سے سچی
توبہ کرے (۴) وہ عورت جس کا شوہر اس سے خوش اور راضی ہو (۵) وہ شخص جس کے
والدین اس سے خوش ہوں۔

طالب دنیا کو پڑھانا ڈاکو کے ہاتھ میں تلوار دینے کے برابر ہے۔

(دنیا کے عام لوگوں میں) نہ تمہاری محبت حد سے زیادہ ہو نہ تمہاری نفرت۔

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تعجب ہے اس پر جو سزا و جزا جنت و دوزخ کو حق مانتا ہے پھر گناہ کرتا ہے بعض

اوقات جرم معاف کر دینا مجرم کو زیادہ خطرناک بنا دیتا ہے۔
 تعجب ہے اس پر جو شیطان کو دشمن جانتا ہے اور پھر بھی اس کی اطاعت کرتا ہے۔
 تعجب ہے اس پر جو حساب و کتاب پر ایمان رکھتا ہے پھر بھی وہ مال جمع کرتا ہے۔
 تعجب ہے اس پر جو جنت پر ایمان رکھتا ہے پھر دنیا میں آرام طلبی کرتا ہے۔ عافیت کے
 نو حصے لوگوں سے الگ رہنے میں ہے اور ایک حصہ ملنے میں ہے۔
 بندگی یہ ہے کہ احکام الہی کی پابندی کی جائے۔ عہد پورا کرو جو مل جائے اس پر
 قناعت کرو اور جو نہ ملے اس پر صبر اختیار کرو۔

حضرت سیدنا مولائے کائنات رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ کی آخری وصیت :- امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا :- بیٹا میری چار
 باتوں کے ساتھ چار باتیں یاد رکھنا حضرت امام حسن نے عرض کیا: وہ کیا ہیں فرمائیے۔
 حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے ارشاد فرمایا: اول سب سے بڑی تو نگرانی عقل کی
 توانائی ہے۔ دوسری بیوقوفی سے زیادہ کوئی مفلسی اور تنگدستی نہیں۔ تیسری غرور، گھمٹ
 سب سے سخت وحشت ہے اور چوتھی سب سے عظیم خلق کرم ہے۔

حضرت امام حسن نے عرض کیا: اور دوسری چار باتیں کیا ہیں بیان فرمائیے۔ آپ
 نے ارشاد فرمایا کہ اول احمق کی صحبت سے بچو، اس لئے کہ وہ نفع پہنچانے کا ارادہ کرتا
 ہے لیکن نقصان پہنچا دیتا ہے۔ دوسرے جھوٹے سے پرہیز کرو۔ اس لیے کہ وہ دور کو
 نزدیک اور نزدیک کو دور کر دیتا ہے۔ تیسرے بخیل سے دور رہو، اس لیے کہ وہ تم سے
 ان چیزوں کو چھڑا دے گا جن کی تم کو حاجت ہے۔ چوتھے فاجر سے کنارہ کش رہو، اس
 لیے کہ وہ تمہیں تھوڑی سی چیز کے بدلے میں فروخت کر ڈالے گا۔

(تاریخ الخلفاء بحوالہ خطبات محرم، ص ۲۱۶)

آپ کے اقوال زرّیں

(۱) علم مال سے بہتر ہے علم تیری حفاظت کرتا ہے اور تو مال کی، علم حاکم ہے اور مال محکوم، مال خرچ کرنے سے گھٹتا ہے اور علم خرچ کرنے سے بڑھتا ہے۔
(۲) عالم وہی شخص ہے جو علم پر عمل بھی کرے اور اپنے عمل کو علم کے مطابق بنائے۔
(۳) حلال کی خواہش اسی شخص میں پیدا ہوتی ہے جو حرام کمائی چھوڑنے کی مکمل کوشش کرتا ہے۔

(۴) تقدیر بہت گہرا سمندر ہے اس میں غوطہ نہ لگاؤ۔
(۵) خوش اخلاق بہترین دوست ہے اور ادب بہترین میراث ہے۔
(۶) جاہلوں کی دوستی سے بچو کہ بہت سے عقلمندوں کو انہوں نے تباہ کر دیا (۷) اپنا راز کسی پر ظاہر نہ کرو کہ ہر خیر خواہ کے لئے کوئی خیر خواہ ہوتا ہے۔
(۸) انصاف کرنے والے کو چاہئے کہ جو اپنے لئے پسند کرے وہی دوسروں کے لئے بھی پسند کرے۔ (خطبات محرم ص - ۲۱۸)

منقول ہے کہ کسی نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا کہ اے امیر المؤمنین! مجھے کچھ وصیت فرمائیے۔ آپ نے فرمایا: اپنے اہل و عیال سے انہماک تیرا سب سے بڑا مشغلہ نہ بن جائے، اگر تیرے اہل و عیال اولیاء میں سے ہیں تو اللہ تعالیٰ اپنے ولیوں کو ضائع نہیں کرتا اور اگر وہ دشمن خدا ہیں تو اس کے دشمن سے تجھے کیا سروکار؟ (کشف المحجوب ص ۱۱۴)

موت کے بعد انسان کے لیے کوئی مکان نہیں جس میں وہ رہے، مگر وہی جسے اس نے موت سے پہلے بنایا۔

آپ نے فرمایا کہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ اس میں علماء کتوں کی طرح قتل کیے جائیں گے، تو کاش علماء اس زمانے میں بیوقوف بن جاتے (تاکہ قتل سے

بچ جاتے)۔ (حجۃ اللہ۔ ج۔ ۲۔ ص۔ ۲۹)

اپنی عقلوں کو ناقص سمجھتے رہو کہ عقل پر بھروسہ کرنے سے ضرور غلطی ہوتی ہے، جب عقل بڑھتی ہے تو باتیں کم ہو جاتی ہیں۔ انسان اپنی زبان کے پیچھے پوشیدہ ہے۔ بدترین قول جھوٹ ہے۔ جس شخص کا راز اس کے سینے میں سما نہیں سکتا اس سے بچاؤ کی کوئی صورت نہیں۔ خوب صورتی ان کپڑوں میں نہیں جو ہمیں زینت بخشنے ہیں بلکہ خوب صورتی تو علم و ادب کی خوب صورتی ہے۔

جس نے اپنے نفس کو پہچانا اس نے گویا اپنے رب کو پہچان لیا۔ اپنے تجربات کو محفوظ رکھنے اور ان کی روشنی میں کام کرنے کا نام ہشیاری ہے۔ علم ادنیٰ کو اعلیٰ کر دیتا ہے۔ اور جہالت اعلیٰ کو ادنیٰ بنا دیتی ہے۔ شریف آدمی عروج پا کر نرم ہو جاتا ہے اور کمینہ کا معاملہ اس کے برعکس ہوتا ہے۔

خداوند کریم کے عذاب کا اس قدر خوف نہ رکھو کہ اس کی وجہ سے اس کی رحمت سے ناامید ہو جاؤ۔ اور نہ اس کی رحمت کی اس قدر امید پیدا کرو کہ اس کا عذاب فراموش ہو جائے۔ حکمت کی بات مؤمن کی نگشدہ چیز ہے۔ جسے وہ جہاں دیکھتا ہے لے لیتا ہے۔ بصارت کا چلا جانا چشم بصیرت کے اندھا ہونے سے اچھا ہے۔ جو شخص مال دینے میں سب سے بخیل ہو وہ اپنی عزت دینے میں سب سے زیادہ سخی ہوتا ہے۔ جو شخص اپنے دشمن کے قریب رہتا ہے۔ اس کا جسم کھل کر لاغر ہو جاتا ہے۔ خدا کی رحمت سے ناامید ہونا نہایت نقصان دہ ہے۔ دین کی درستی دنیا کے نقصان کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔ فرصت کو کھونا بہت بڑی مصیبت ہے۔ دنیا داروں کی دوستی ایک معمولی اور ادنیٰ بات سے دور ہو جاتی ہے۔ حق نہایت زبردست مددگار ہے۔ اور جھوٹ بہت کمزور معاون ہے۔ دشمن کے حسن سلوک پر بھروسہ مت کرو کیوں کہ پانی کو آگ سے کتنا ہی گرم کیا جائے پھر بھی اس کو بجھانے کو کافی ہے۔ شریف عالم تواضع اختیار کرتا ہے اور جب کمینہ با علم ہو جائے تو وہ بڑائی کرنے لگتا ہے۔ شرافت اپنی بلند ہمتی سے حاصل ہوتی

ہے نہ کہ باپ دادا پر فخر کرنے سے۔ جو شخص نیک سلوک کرنے سے درست نہ ہو وہ بدسلوکی سے درست ہو جاتا ہے۔ دنیا و آخرت کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص کی دو بیویاں ہوں، جب ایک کو راضی کرتا ہے تو دوسری ناخوش ہو جاتی ہے۔ جب رزق کی تنگی تیرے اوپر ہو تو بخشش مانگ اللہ تبارک و تعالیٰ سے یعنی استغفار کر اور کلمہ پڑھ کشادگی ہوگی۔ اور آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے دنیوی فکر میں ثواب بھی رکھا ہے اور عذاب بھی۔ وہ فقر جس میں ثواب موجود ہے، وہ یہ صاحب فقر کے اخلاق نیک ہوں، اپنے رب کا طاعت گزار بندہ ہو اور حال کی شکایت اپنے لب پر نہ لائے اور اپنے فقر پر اللہ کا شکر بجالائے۔ اور وہ فقر جس میں عذاب ہے، اس کی علامت یہ ہے کہ صاحب فقر کے اخلاق بُرے ہوں اور وہ اپنے رب کا نافرمان ہو، اپنے فقر پر بہت شکوہ شکایت کرے اور حکم الہی یعنی تقدیر پر غصہ کرے۔

سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تم اسرار ربانی کی حفاظت میں محکم رہنا کیوں کہ اللہ تعالیٰ دلوں کے بھیدوں سے واقف ہے۔ (کشف المحجوب ص ۱۱)

مؤمن وہ ہے جو زاد آخرت تیار کرنے میں لگا رہتا ہے اور کافروہ ہے جو دنیا کے مزے اڑانے میں مشغول رہتا ہے۔

آدمیوں کی تین اقسام ہیں۔ پورے، آدے، اور لاشے، (یعنی کچھ نہیں) پورے آدمی وہ ہوتے ہیں جن کی رائے اور مشورہ دونوں کارآمد ہوں۔ آدھے آدمی وہ ہوتے ہیں جن کی رائے ہو مگر مشورہ نہ دے سکے۔ اور لاشے وہ آدمی ہوتے ہیں جن کے پاس رائے اور مشورہ دونوں نہ ہوں۔

حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تمہارے لئے تمہارا سب سے زیادہ مہربان و رفیق تمہارا دین ہے۔ اس لئے کہ بندے کی نجات دین کی پیروی کرنے میں ہے اور اس کی ہلاکت اس کی مخالفت میں ہے۔ (کشف المحجوب ص ۱۱۹)

اس کے پیچھے نہ پڑ جس پر قدرت نہ ہو۔ کسی چیز کو حاصل نہ کر مگر تو اپنے آپ کو اہل پائے۔ بے شک لوگ دولت کے غلام ہیں اور ان کی زبان پر دین بے سود ہے۔
حضرت سیدنا عمر ابن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اس شخص کی زندگی میں کوئی بھلائی نہیں جس کے لئے آخرت میں اللہ کی رضائے کے ساتھ کوئی حصہ نہ ہو۔

بارگاہِ الہی میں امام اعظم اور صاحبین کی مقبولیت

حضرت اسماعیل بن ابی رجا فرماتے ہیں۔ میں نے حضرت امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بعد وصال خواب میں دیکھا اور میں نے ان سے سوال کیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟

تو انہوں نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے میری مغفرت فرمادی، اور فرمایا اگر میں تجھے عذاب دینے کا ارادہ رکھتا تو یہ علم تجھے نہ دیتا۔

حضرت اسماعیل نے دوسرا سوال کیا کہ حضرت امام یوسف کہاں ہیں؟ جواب میں فرمایا کہ ہم سے دو درجہ اوپر۔ پھر میں نے حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ وہ تو بہت ہی بلند اعلیٰ علیین میں ہیں۔ صاحب درمختار علامہ علاء الدین الحنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اعلیٰ علیین میں ہونا قطعاً تعجب کی بات نہیں ہے۔ کیوں کہ آپ اس درجہ عابد و زاہد متقی و صاحب ورع تھے کہ چالیس سال تک آپ نے عشاء کے وضو سے فجر کی نماز ادا فرمائی اور آپ نے اپنے رب کا سو بار خواب میں

دیدار فرمایا۔ آپ نے اپنے آخری بار حج کے موقع پر محافلین کعبہ سے کعبہ کے اندر داخل ہو کر اندرون عمارت کعبہ نماز ادا کرنے کی اجازت چاہی اور آپ اندر داخل ہوئے اور دوستوں کے درمیان عالم شوق میں صرف دہانے پیر پر کھڑے ہو کر بایاں پیر سیدھے پیر کے اوپر رکھ لیا، یہاں تک کہ اسی حالت میں قرآن پاک نصف پڑھ لیا پھر رکوع و سجدہ کیا۔ دوسری رکعت میں بایں پیر پر کھڑے ہو کر دہانہ پیر اٹھا کر بایں پیر پر رکھا اور نصف آخر قرآن پاک ختم فرمایا۔ جب سلام پھیر کر نماز سے فارغ ہوئے تو بے ساختہ روتے ہوئے اپنے رب سے مناجات کی اور عرض کیا اے میرے معبود! اس کمزور و ضعیف بندے نے تیرا کچھ بھی حق عبادت ادا نہیں کیا، لیکن تیری معرفت حاصل کرنے میں حق معرفت ادا کیا، پس تو اس کے حق عبادت کی ادائیگی میں نقصان کو اس کے کمال معرفت کے بدلے بخش دے، اس وقت خانہ کعبہ کے ایک گوشہ سے یہ غبی آواز آئی "اے ابوحنیفہ! بے شک تو نے حق معرفت ادا کیا اور ہماری عبادت کی اور بہترین عبادت کی یقیناً ہم نے تیری مغفرت فرمادی اور اس کی بھی جس نے تیری اتباع کی اور جس نے تیرا مسلک اختیار کیا یہاں تک کہ قیامت آجائے"

(ضمیمہ بہار شریعت حصہ ۱۱۹: علامہ ظہیر احمد زیدی قادری علیہ الرحمہ ص ۲۹)

لیکن وہابیہ غیر مقلدین تقلید ائمہ کو حرام و بدعت بتاتے ہیں اور ائمہ دین کو سب و شتم سے یاد کرتے ہیں، مولیٰ تبارک و تعالیٰ ان کی بدعقیدگی اور بے دینی سے نیز تمام فرقہ ہائے باطلہ مثلاً وہابیہ، دیوبندیہ، تبلیغیہ، مودودیہ، نچریہ، ندویہ، رافضیہ، قادیانیہ اور صلح کلیہ وغیرہ سے دور و نفور رہ کر پنجنے بچانے کی توفیق عطا فرمائے اور ائمہ مجتہدین کے دامنوں کو مضبوطی کے ساتھ تھامنے اور دین حق اہلسنت و جماعت یعنی مسلک اعلیٰ حضرت پر قائم رہنے کی توفیق بخشے اور ایمان پر خاتمہ نصیب فرمائے اور میدان محشر میں ان سرکاروں کے زمرے میں اٹھائے، آمین بجاہ سید المرسلین و علی

اللہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم۔

حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ہر علم کے ساتھ عمل چاہئے۔ کیوں کہ بے عمل عالم بے جان جسم ہے۔ حق گوئی میں کسی کی پرواہ نہ کرنا خواہ بادشاہ وقت ہی کیوں نہ ہو۔ بدترین وہ شخص ہے جو توبہ کی امید پر گناہ کرے۔ مصیبت اور سختی کا آنا صحت ایمان کی علامت ہے۔

امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نیکیوں میں سب سے زیادہ وہ نیک ہے جو اپنے والد کے دوستوں سے ملاپ رکھے۔ وہ علم میرا تھی ہوتا ہے کہ میں جہاں کہیں بھی ہوں وہ مجھے نفع دیتا ہے۔ اور میرا دل اس کا ظرف ہے نہ کہ صندوق۔

کمال اور بزرگی کو غنیمت جانو اور اس کو حاصل کرنے میں جلدی کرو۔ حاجت مندوں کا تمہارے پاس آنا یہ انعامات الہیہ سے ہے تم اس کو غنیمت جانو اور حاجت مندوں کی حاجت روائی کرتے رہو۔ جو سخاوت کرے گا وہ سردار ہو گا جو بخل کرتے ہیں وہ ذلیل و خوار ہوتے ہیں۔ جو اپنے بھائی کی بھلائی کرے گا وہ میدان محشر میں اس کا اجر پائے گا۔

حضرت سیدنا اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اگر لوگ مجھے اس لیے دشمن رکھتے ہیں کہ برائیوں سے روکتا ہوں اور اچھائیوں کی تلقین کرتا ہوں تو خدا کی قسم ان کا یہ طریقہ مجھے حق بات کہنے سے روک نہیں سکتا۔ میں آخرت کی سرداری طلب کی تو مجھے خلق خدا کو نصیحت کرنے میں ملی۔ میں نے نسب چاہا تو وہ تقویٰ میں پایا۔ میں نے فخر کو چاہا تو مجھے فقرہ میں ملا۔ سلامتی تنہائی میں ہے۔ جو شخص

تین چیزوں کو قریب رکھتا ہے دوزخ اس کی گردن سے بھی زیادہ قریب ہے۔
(۱) اچھا کھانا (۲) اچھا لباس (۳) دولت مندوں کی صحبت میں بیٹھنا۔
سوتے وقت موت کو سرہانے سمجھو اور جب بیدار ہو تو موت کو سامنے سمجھو۔ گناہ کو معمولی مت جانو بلکہ بڑا سمجھو کہ اسی کے باعث تم گناہ کا ارتکاب کرتے ہو۔

خواجہ حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

انسان کے لیے ضروری ہے کہ وہ نافع علم۔ اکمل علم، اخلاص و قناعت اور صبر جمیل حاصل کرتا رہے۔ اور جب یہ چیزیں حاصل ہو جائیں تو اس کی اخروی مراتب کا اندازہ نہیں لگایا جاسکتا۔

حضرت بایزید بسطامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سچائی ایک ایسا لباس ہے جو کبھی میلا نہیں ہو سکتا۔

امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

جو شخص ہر کس و نا کس سے صحبت رکھتا ہے وہ محفوظ نہیں رہ سکتا اور جو زبان قابو میں نہیں رکھتا وہ پشیمان ہوتا ہے۔

حضرت ابو بکر شبلی علیہ الرحمۃ الرضوان

جو شخص اچھے کھانے، اچھے کپڑے اور دولت مندوں کی صحبت کی طلب رکھتا ہے۔ دوزخ اس کی رگ جان سے بھی قریب تر ہے۔

حضرت عبداللہ زوغندی علیہ الرحمہ

جو جوانی میں کام نہ کرے اور نضیع اوقات کرے خداوند قدوس بڑھاپے میں اسے ذلیل کرتا ہے۔

امام غزالی علیہ الرحمۃ والرضوان

وہ دوست جو تمہارے اچھے حالات میں دوست ہو اور آڑے وقت پر کام نہ آئے وہ دوست نہیں۔

حضرت ابراہیم بن ادھم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

جس کو تین حالتوں میں دل جمعی حاصل نہ ہو تو سمجھ لو کہ اس کے اوپر باب رحمت بند ہو چکا ہے۔ (۱) تلاوت قرآن پاک کے وقت (۲) حالت نماز میں (۳) ذکر و شغل کے وقت۔

ہماری دعائیں بے اثر کیوں ہیں

امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی کتاب نہبات میں تحریر فرماتے ہیں کہ لوگوں نے مشہور بزرگ حضرت ابراہیم بن ادھم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ ہم دعا کرتے ہیں اور قبول نہیں ہوتی ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا دس چیزوں کی وجہ سے تمہارے دل مردہ ہو گئے ہیں۔ (۱) تم نے خدا کو پہچانا مگر اس کا حق ادا نہ کیا (۲) خدا کی کتاب پڑھی لیکن اس پر عمل نہ کیا (۳) ابلیس شیطان سے دشمنی کا دعویٰ کیا مگر اس کے ساتھ دوستی قائم رکھی (۴) محبت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تم نے دعویٰ کیا مگر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طریقے اور سنت کو چھوڑ دیا (۵) جنت میں جانے کی خواہش کی لیکن اس کے لئے (اہلسنت و جماعت کے عقیدے پر قائم رہ کر اعمال صالحہ نہ کئے) (۶) دوزخ سے خوف کا دعویٰ کیا مگر گناہ سے باز نہ رہے۔ (۷) موت کا حق ہونے کا اعلان کرتے رہے لیکن اس کے لئے آمادہ نہ ہوئے (۸) لوگوں کے عیب گنتے رہے مگر اپنے عیوب پر نظر نہ ڈالی (۹) خدا کا دیا ہوا رزق کھاتے رہے مگر اس

کی شکرگزاری نہ کی (۱۰) اور اپنی میتوں کو دفن کرتے رہے مگر ان کے احوال سے عبرت حاصل نہ کی۔ پس ان حالات میں تمہاری دعائیں کیسے قبول ہوں؟

حضرت شیخ سری سقطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بڑھاپے سے پہلے کچھ کام کر لو کیوں کی ضعیف ہو کر نہ کر سکو گے جیسے کہ میں نہیں کر سکتا اور آپ جس عمر میں یہ فسر مار رہے تھے۔ اس وقت بھی آپ کی یہ کیفیت تھی کہ کوئی جوان بھی آپ کی طرح عبادت نہیں کر سکتا تھا۔ جس شخص کو نعمت کی قدر نہیں ہوتی۔ اس کی نعمت وہاں سے زوال پذیر ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ جہاں سے اس کا گمان بھی نہیں ہوتا۔ جو رب تعالیٰ کا فرمانبردار ہو جاتا ہے سب اس کے فرمانبردار ہو جاتے ہیں۔ سب سے زیادہ بہادری یہ ہے کہ نفس پر قابو حاصل ہو جائے۔

حضور پر نور سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تو نفس کی تمنا پوری کرنے میں مصروف ہے اور وہ تجھے تباہ کرنے میں مصروف ہے جو شخص اپنے نفس کا اچھی طرح معلم نہیں ہو سکتا وہ دوسروں کا کیسے ہوگا۔ موت سے پہلے یاد خدا میں بہتری ہے۔ لوگوں کے کھیتی کاٹنے کے بعد ہل چلانا اور بیچ بونا بے سود ہے۔

اللہ والے طاعتیں کرتے ہیں اور اس پر بھی ان کے دل خوف زدہ رہتے ہیں۔ اور تم گناہ کرتے ہو اور پھر بھی بے خوف ہو۔ یہی تو صریح یعنی کھلا ہوا دھوکہ ہے۔ اپنے دل کو صرف خدا کے لئے خالی رکھ اور اعضاء کو بال بچوں کے واسطے حصول معاش میں مصروف رکھ یہ بھی تعمیل حکم الہی ہے۔

ایمان اصل اور اعمال اس کی فرع ہیں لہذا ایمان میں شرکت سے بچو اور اعمال میں معصیت سے۔ ائے عمل کرنے والے اپنے اعمال میں اخلاص پیدا کرورنہ تیری

یہ ساری محنت و مشقت بیکار ہے۔

وہ رزق کی فراخی جس پر شکر نہ ہو اور وہ معاش کی تنگی جس پر صبر نہ ہو فتنہ بن جاتی ہے۔ دنیا ایک بازار ہے جو عن قریب ختم ہو جائے گا۔ زائد طلبی کے پیچھے مت پڑو جس میں ذرہ بھر اخلاص اور ذرہ بھر تقویٰ ہو وہی نجات پائے گا۔

تکلیف سے ناامید نہ ہو جایا کرو۔ توبہ سے گناہوں کو دھولو مؤمن کی پہچان یہ ہے کہ وہ حلال روزی کی تلاش میں مصروف رہے اصلی عیش آخرت کا عیش ہے۔ دنیا تجھ جیسے ہزاروں کو پالا موٹا تازہ کیا پھر خود ہی اپنی خوراک بنا لیا۔ اللہ کے واسطے علم سیکھ اور اس پر عمل کرو۔

تمام خوبیوں کا مجموعہ علم سیکھنا اور اس پر عمل کرنا، پھر آوروں کو سکھانا ہے۔ اے عالم! اپنے علم کو دنیا داروں کے پاس اٹھنے بیٹھنے سے میلانہ کر مصیبتوں کو چھپاؤ، اس سے قرب حق نصیب ہو گا۔ مؤمن کے لئے دنیا دار ریاضت اور آخرت دار راحت ہے۔ مؤمن اپنے اہل و عیال کو اللہ پر چھوڑتا ہے۔ اور منافق اپنے درہم و دینار پر۔ مؤمن جس قدر بوڑھا ہوتا ہے اس کا ایمان طاقتور ہوتا ہے۔ شروع کرنا تیرا کام ہے تکمیل کرنا خداوند قدوس کا کام ہے۔ جو مخلوق پر شفقت کرتا ہے، وہ رحمت خداوندی سے قریب ہوتا ہے۔ دنیا دار دنیا کے پیچھے دوڑ رہے ہیں اور دنیا اہل اللہ کے پیچھے تیرے سب سے بدترین دشمن تیرے برے ہم نشین ہیں۔ خدا کے ساتھ ادب کا دعویٰ غلط ہے جب تک مخلوق کے ادب کا خیال نہ رکھے بے ادب، خالق اور مخلوق دونوں کا معتبوب ہے۔

جو غصہ کرے متکبر ہے۔ جو گالی دے وہ کمینہ ہے۔ جو انتقام کے درپہ ہو وہ درندہ ہے اور جو ضبط کر جائے وہ صابر اور کامل انسان اور محبوب خدا ہے۔

آپ سے پوچھا گیا: حصولِ تقویٰ کیسے ہو؟

جواب:- حصولِ تقویٰ کی ابتدائی صورت یہ ہے کہ سب سے پہلے ان مظالم کی معافی مانگے جو اس نے لوگوں پر کیے اور ان کے حقوق کے مطالبات سے عہدہ برا ہو جائے۔ اس کے بعد صغیرہ اور کبیرہ گناہوں سے آزادی حاصل کرے اور اپنے دل کے گناہوں کو ترک کرنے میں مشغول ہو، دل کے گناہ ہی تمام گناہوں کی اصل ہے۔ دل ہی سے دوسرے اعضا میں گناہوں کی تحریک ہوتی ہے۔ نفسانی خواہشات کی مخالفت کرے تاکہ قلبی گناہ ترک کرنے کی طرف آگے بڑھ سکے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ کے حکم کے خلاف کسی چیز کو پسند نہ کرے اور نہ اللہ کی تدبیر کے ساتھ اپنی کسی تدبیر کو کام میں لائے اور نہ ہی اپنی تدبیر کو تدبیر الہی پر ترجیح دے۔ ہر چیز کو اللہ کے سپرد کر دے اور اس کا مطیع و فرمانبردار بن جائے۔ اپنے آپ کو اس کے حوالے کر دے اور اللہ تعالیٰ کے دستِ قدرت میں ایسا بن جائے جیسا ایک شیر خوار بچہ اپنے دودھ پلانے والی ماں کی گود میں ہوتا ہے۔ اور جیسے مردہ غسل کے ہاتھ میں مسلوب الاختیار ہوتا ہے۔

سرکارِ خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ

- (۱) سارے اعمال کی قبولیت کا دار و مدار ایمان و عقیدے کی درستی پر موقوف ہے۔
- (۲) اس سے بڑھ کر کوئی گناہ کبیرہ نہیں ہے کہ مسلمان بھائی کو بلا وجہ شرعی ستایا جائے اس سے خدا و رسول دونوں ناراض ہوتے ہیں۔
- (۳) کوئی گناہ اتنا نقصان نہیں پہنچاتا جتنا مسلمان بھائی کو ذلیل کرنا اور بے عزت کرنا۔

(۴) نماز بندہ کے لئے خدا کی امانت ہے۔ بندوں کو چاہئے کہ اس کا حق اس طرح ادا

کریں کہ اس میں کوئی خیانت پیدا نہ ہو۔

حضرت خواجہ نظام الدین سلطان الاولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ قدس سرہ العزیز نے ارشاد فرمایا جو لوگ بیمار پڑتے ہیں یہ ان کے نیک ہونے کی دلیل ہے لیکن انہیں معلوم نہیں ہوتا پھر فرمایا ایک اعرابی حضرت رسالت پناہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر اسلام قبول کیا۔ پھر کچھ دنوں کے بعد حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ جب سے میں اسلام لایا ہوں میرے مال میں نقصان ہو رہا ہے اور جان بھی بیمار رہتی ہے۔

فرمایا: جب مؤمن کے مال میں نقصان اور اس کی جان بیمار ہو تو سمجھو کہ وہ، اس کے ایمان کی صحت کی دلیل ہے۔

پھر خواجہ صاحب نے یہ فرمایا کہ قیامت کے دن فقراء کو وہ درجے عطا ہوں گے کہ تمام خلقت اس بات کی آرزو کرے گی کہ کاش! ہم بھی دنیا میں فقیر ہوتے۔ اور جو دائم المرض ہوتے ہیں انہیں بھی قیامت کے دن اسی قدر درجے ملیں گے کہ خلقت اس بات کی آرزو کرے گی کہ کاش! ہم بھی دنیا میں بیمار ہوتے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(ملفوظات محبوب الہی فوائد الفوائد حصہ پنجم ص ۲۵۰)

اور آپ نے فوائد الفوائد میں یہ بھی ارشاد فرمایا ہے کہ: مزامیر حرام است یعنی مزامیر حرام ہے۔

فرمودات حضور سید میر عبد الواحد بلگرامی

علیہ الرحمۃ والرضوان

(۱) دل اگر مردان خدا کے اخلاق سے حصہ پانے والا نہیں تو ایک مرتبہ بزرگوں کی عادتوں کا دل لگا کر مطالعہ کرو۔

(۲) اللہ تعالیٰ کے لیے دوستی اور اسی کے لیے دشمنی ایمان کے بہترین کاموں میں سے ہے۔

(۳) نبی کی اولاد سے محبت کرنا نبی ہی سے محبت کرنا ہے۔

(۴) اے عزیز! خوب جان لے کہ سنت کے بھیدوں کی گہرائیوں کو جاننا اور بدعت کی نشانیوں کی اندرونی باتوں کو معلوم کرنا ممکن ہی نہیں جب تک ایمان و اسلام کی روشنی اور محبت و تعظیم کی رہبری میسر نہ ہو۔

(۵) نیک بن جاؤ کہ بد بختی کے دسترخوان پر کوئی کھانا نہیں دیتا۔ اگر تو خود نیک نہیں تو تجھے نیک نسبت بھی کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔

(۶) ہم نے اس دنیا میں بارہا تجربہ کیا ہے کہ جو درد مندوں سے الجھتا ہے وہ ٹھوکریں کھاتا اور گر پڑتا ہے۔

(۷) اگر تو چاہتا کہ خدا کا خاص بندہ بن جائے تو اپنے آپ کو صدق اخلاص پر آمادہ کر لے۔

(۸) جب تک تو خدا کا نہ ہو گا کوئی چیز تیری نہیں ہو سکتی۔ جس کا رب ہے اس کا سب ہے۔

(۹) اہل معرفت کے لئے نماز اور روزہ کا فوت ہو جانا ایک بڑی موت ہے اور عبادت کا وقت پر ادا کر لینا ایک خوشگوار زندگی ہے۔

(۱۰) ہر طریقت جسے شریعت ٹھکرا دے زندیقہ ہے۔

(۱۱) دنیا مردار ہے جس کے طالب کتے ہیں اور ان میں سب سے بدتر وہ ہے جو اس پر حریص ہے۔

(۱۲) دنیا اپنی ذات کے اعتبار سے بری نہیں، اس سے محبت کرنا برا ہے کہ دنیا کی محبت ہر گناہ کی جڑ ہے۔

- (۱۳) حق پر ثابت قدم رہنا کرامت سے بڑھ کر ہے۔
- (۱۴) اگر بہشت میں دیدار الہی کا وعدہ نہ ہوتا تو عارفوں کی زبان پر بہشت کا نام بھی نہ آتا۔
- (۱۵) یاد رکھو ! جو علم امور آخرت کا معاون نہ ہو اس سے جہل بہتر ہے۔

ارشادات وارثِ پاک علیہ الرحمہ

- ☆ پابندی کے ساتھ نماز پڑھا کرو کیوں کہ نماز سرِ پائے عجز کی تصویر اور عبدیت کی نشانی ہے۔
- ☆ جو شخص با وضو رہتا ہے، قیامت کے روز وہ پرہیزگاروں کی صف میں کھڑا ہوگا۔
- ☆ محبت ہی کے سبب انسان اشرف المخلوقات ہوا۔
- ☆ موحّد وہ ہے جس کے دل میں ماسوائے اللہ کا خیال محو ہو جائے۔
- ☆ توکل انبیائے کرام علیہم السلام کی سنت ہے۔
- ☆ توکل حیا کی علامت ہے۔
- ☆ خدا تمہارے رزق کا ضامن ہے۔
- ☆ حسد میں سوائے نقصان کے فائدہ نہیں۔
- ☆ جس نے حق کو پکڑا وہ کامیاب ہوا اور جس نے غلطی پر بھروسہ کیا وہ خراب ہوا۔
- ☆ نفس کی دوستی ہلاک کرتی ہے۔
- ☆ مرید کی ترقی کا زینہ ادب ہے۔
- ☆ جو حق سے ڈرتا ہے، بے خوف رہتا ہے۔
- ☆ دنیا میں زن، زر، زمین کی وجہ سے انسان جھگڑے میں پڑتا ہے، جب ان تینوں کا تعلق دل سے نکل جائے تو پھر اس دل کا نام "قلب مطمئنہ" ہو جاتا ہے۔

☆ جو جس کی قسمت کا ہے، اس کو وہ ضرور پہنچتا ہے۔

☆ جو شخص خدا پر بھروسہ کرتا ہے، خدا اس کی مدد ضرور کرتا ہے۔

نوٹ: حضرت وارث پاک کے تمام ارشادات ”حیات وارث“ از: شیدوارثی مطبوعہ راولپنڈی کے متفرق صفحات سے نقل کئے گئے ہیں۔

سلسلہ مدار یہ سوخت ہے، اس میں مرید ہونا درست نہیں

خلیفہ و تلمیذ سرکار اعلیٰ حضرت، ملک العلماء حضرت علامہ شاہ محمد ظفر الدین بہاری علیہ الرحمہ نے مذکورہ بالا سلسلہ سے متعلق کئی سوالوں کے تحقیقی جوابات اپنے فتاویٰ میں دیئے ہیں، ان میں سے صرف دو سوالوں کے جوابات قلمبند کئے جاتے ہیں۔

(۱) کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں، کہ زید کہتا ہے کہ سلسلہ مدار یہ سوخت ہے، اس میں پیری مریدی ناجائز ہے۔ اور عمر کہتا ہے کہ جائز ہے۔ ان میں کون حق پر ہے؟

الجواب: زید کا خیال صحیح ہے۔ واقعی طریقہ بیعت، حضرت سیدنا بلع الدین مدار قدس سرہ العزیز کا سوخت ہے۔ حضرت نے چند آدمیوں کے سو کسی کو بیعت نہ کیا اور جن لوگوں کو مرید کیا ان میں سے کسی کو خلیفہ نہ بنایا۔

سبع سنابل شریف کے صفحہ 86 پر ہے۔ کہ اخیر وقت میں حضرت نے اپنے دست مبارک سے بہت سے خطوط لکھ کر اطراف و جوانب میں بھیج دیئے کہ میں نے کسی کو خلیفہ نہیں بنایا ہے۔ ان کاغذات و خطوط سے ایک خط شیخ مخدوم سعد قدس سرہ کو بھی ملا، اس میں تحریر تھا کہ میں نے کسی کو خلیفہ نہیں بنایا۔ اس فتویٰ کی روشنی میں موجودہ مداری پیروں سے مرید ہونا درست نہیں ہے۔ اور اس امر سے بھی آگاہ کیا جاتا ہے کہ اولیاء اللہ کے سلسلے میں داخل ہونا اور ان کا مرید و معتقد ہونا دونوں جہاں کی

بھلائی اور برکت کا ذریعہ اور کامیابی کا زینہ ہے۔ اس لئے بیعت ہونے سے پہلے پیر میں چار شرطیں ضرور دیکھ لیں، اگر ان میں سے ایک بھی شرط نہیں پائی گئی تو وہ شخص پیر نہیں ہو سکتا۔

درج ذیل شرائط یہ ہیں۔

☆ پیر سنی صحیح العقیدہ ہو، گمراہ و بد مذہب نہ ہو ورنہ ایمان بھی ہاتھ سے جائے گا۔

☆ اس کا سلسلہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک متصل ہو بیچ میں کٹنا نہ ہو اور نہ سوخت ہو، ورنہ اوپر سے فیض نہ پہنچے گا۔

☆ اتنا علم رکھتا ہو کہ اپنی ضرورت کے مسائل کتابوں سے نکال لے۔ نہیں تو حلال و حرام، جائز و ناجائز کا فرق نہ کر سکے گا۔

☆ فاسق معطل نہ ہو کہ فاسق کی توہین واجب ہے اور پیر کی تعظیم لازم و ضروری ہے۔

(۲) حضرت سیدنا بدیع الدین مدار قدس سرہ کی نسل ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو کس جگہ اور آپ کس قوم سے تھے؟

الجواب: حضرت شاہ بدیع الدین مدار علیہ الرحمہ کے والد ماجد کا نام ابو السحق اور ایک قول کے مطابق علی ہے۔ والدہ کا نام بی بی ہاجرہ ہے۔ اصل وطن آپ کا حلب جو ملک شام میں ہے، اور آپ حضرت سیدنا ہارون علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اولاد و امجاد سے تھے۔ آپ بارہ برس تک عالم صمدیت میں رہے۔ اس مدت میں آپ نے کچھ کھایا پیا نہیں۔ اس عرصہ میں آپ نے جو ایک بار کپڑا پہنا، نہ کبھی میلا ہوا، نہ پھٹا۔ کتابوں میں آپ کے غرائب احوال اور عجائب انوار لکھے ہوئے ہیں۔ مگر کسی جگہ آپ کی اولاد کا تذکرہ نظر سے نہ گزرا۔ اس لئے خیال ہوتا ہے کہ آپ عالم تجرید و تفرید میں تھے۔ آپ نے نہ شادی کی، نہ کوئی اولاد ہوئی۔ واللہ تعالیٰ اعلم (فتاویٰ ملک العلماء ص 316/317)

بفضلہ تعالیٰ آپ کے نام و نسب، فضل و کمال، بزرگی و ولایت وغیرہ اپنی جبکہ مسلم ہیں۔ اس میں کسی مسلمان کو کسی چوں و چرا کرنے کی ہرگز گنجائش و اجازت نہیں۔ مولیٰ تبارک و تعالیٰ آپ کی روحانی، عرفانی اور نورانی فیضان سے مسلمانوں کو خوب خوب مالا مال فرمائے اور وہابیہ، دیوبندیہ، رافضیہ، صلح کلیہ وغیرہم نیز گمراہوں اور گمراہ گر پیروں سے دور و نفور رہ کر اہلسنت و جماعت یعنی مسلک اعلیٰ حضرت پر قائم رہنے اور شریعت کے احکام پر عمل کرنے کی توفیق بخشے، آمین ثم آمین

سلسلہ وارثیہ اور مداریہ میں مرید ہونا کیسا ہے؟

از مفتی شریف الحق امجدی علیہ الرحمۃ والرضوان

حضرت وارث پاک نے کسی کو خلافت نہیں دی

مستولہ: محمد سعید انور، دارالعلوم قادریہ نوریہ، بگھاڑو،

ضلع سون بھدر (یوپی) ۲۶ ذوالحجہ ۱۴۱۹ھ

مسئلہ: وارثی سلسلہ کی کیا حقیقت ہے کیا اس سلسلے میں مرید ہونے والے لوگوں کا سلسلہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچتا ہے؟ اور یہ سلسلہ قادریہ چشتیہ، نقشبندیہ، سہروردیہ چاروں سلسلوں میں سے کس سے متعلق ہے؟

الجواب: یہ بات صحیح ہے اس سے کسی وارثی کو بھی انکار نہیں کہ حضرت وارث پاک رحمۃ اللہ علیہ نے کسی کو خلافت نہیں دی تھی۔ جب خلافت نہیں دی تھی تو اس سلسلہ میں مرید ہونا صحیح نہیں، وارثی سلسلہ چاروں سلاسل میں سے کس سے منسلک ہے یہ مجھے معلوم نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سلسلہ وارثیہ میں مرید ہونا صحیح نہیں

مسئلہ: غلام محی الدین، انگسوی قربانی جامع مسجد، دھولہ، آسام۔ ۲۴/۲/۱۴۲۰ھ
مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ہمارے شہر میں ایک وارثی سلسلہ کے خلیفہ رہتے ہیں جو نماز کبھی کبھار ہی پڑھتے ہیں اور نہ کبھی سننے میں آیا ہے کہ ان کے پیر صاحب بھی جن کے یہاں کچھ لوگ مرید ہیں، کہتے ہیں کہ نماز پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ صرف ”یا وارث“ کا ورد کرو اور درود شریف پڑھتے رہو اور وارث پاک کی تصویر سامنے رکھا کرو۔

چنانچہ جو لوگ بھی مرید ہوتے ہیں ان سب کے گھر میں حضرت وارث علی شاہ کی تصویر لٹکی ہوتی ہے اور صبح و شام اگر بتی جلائی جاتی ہے۔ نماز کا معاملہ یہ ہے کہ جمعہ کی نماز تک نہیں پڑھتے۔ چند لوگ جو پڑھ لکھے ہیں ان میں ایک صاحب حافظ قرآن بھی ہیں، وارثی خلیفہ صاحب کے گھر میں آتے جاتے ہیں اور ساتھ لے کر دوسرے مسلمانوں کے گھروں اور دوکانوں میں بھی جاتے ہیں۔ اس طرح ایک حافظ قرآن کا ان کے ساتھ ہونے کی وجہ سے لوگ ان کو بزرگ سمجھ کر ان کی تعظیم بھی کرتے ہیں اور معتقد بھی ہو رہے ہیں۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ ایسے پیر کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے اور ان کے ساتھ ساتھ گھومنے والے حافظ قرآن کا شریعت میں کیا حکم ہے۔ یہ حافظ صاحب ایک مسجد میں امامت بھی کرتے ہیں، ان کے پیچھے نماز ہوگی یا نہیں؟

الجواب: سلسلہ وارثیہ میں مرید ہونا ہی صحیح نہیں۔ حضرت حاجی وارث علی صاحب رحمۃ اللہ

علیہ نے کسی کو اپنا خلیفہ نہیں بنایا ہے۔ جو پیر نماز نہیں پڑھتا، بدترین فاسق ہے۔ اگر وہ کسی کا صحیح طور پر خلیفہ بھی ہو تو اس سے مرید ہونا جائز نہیں، کیوں کہ پیر کی تعظیم واجب اور بے نمازی فاسق معلن کی تعظیم حرام تبیین وغیرہ میں ہے

”قد وجب علیہم احانتہ شرعاً“

علاوہ ازیں تصویر سامنے رکھ کر ورد و وظائف کرنا شہ حرام۔ کسی بھی جاندار کی تصویر کا رکھنا ہی حرام ہے، اگرچہ وہ بزرگ ہو۔ اور تصویر سامنے رکھ کر ورد و وظائف کرنا بت پرستی کے مشابہ اور جس نے یہ کہا کہ نماز کی ضرورت نہیں وہ اسلام سے خارج ہو کر کافر و مرتد ہو گیا۔ اسی طرح جو اس کے اس کفری قول پر مطلع ہو کر اسے پیر مانے، بزرگ جانے وہ بھی کافر و مرتد ہے، بلکہ جو اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر و مرتد ہے۔ یہ حافظ جو اس سلسلہ میں مرید ہے، اسے امام بنانا جائز نہیں، گناہ ہے، اس کے پیچھے کوئی بھی نماز نہ پڑھی جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

”سیف مدار“ کے مصنف پر کیا حکم ہے؟

مسئولہ: ڈاکٹر محمد حنیف، موضع بشن پور ٹٹنوا، پچھڑوا،

ضلع گوئڈہ (یوپی) ۱۶ جمادی الآخرہ ۱۴۰۹ھ

مسئلہ: خادم سلسلہ مدار یہ بدیعہ سے منسلک ہے اور اسی خانوادہ کے جانشین و خلیفہ حضرت مولانا سید منظر علی صاحب مدظلہ العالی سے مرید ہے۔ میرے شیخ موصوف کے برادر معظم حضرت مولانا سید ذوالفقار علی صاحب ہیں، جنہوں نے سیف مدار نامی کوئی کتاب لکھی ہے۔ سنا ہے کہ اس کتاب میں اسلاف کرام کے متعلق غمیر مناسب انداز ہے۔ جس کی وجہ سے حضور مفتی اعظم علیہ الرحمۃ والرضوان اور دیگر علمائے کرام پر چوٹ پڑتی ہے۔ غالباً کتاب مذکور سبع سنابل شریف اور سلسلہ بدیعہ

کے سوخت ہونے کے متعلق ہے، آپ کی جناب میں استفتاء ہذا کے ذریعہ میں حسب ذیل سوالات میں شافی جواب چاہتا ہوں۔ حکم شرع سے مجھے مطلع فرمائیں۔

(۱) سیف مداری کی تصنیف کے مصنف پر کیا فتویٰ عائد ہوتا ہے؟

(۲) مصنف سید مدار اپنی اس تصنیف سے خارج از اسلام تو نہیں ہوں گے؟

(۳) اس سلسلے میں میری بیعت صحیح ہے یا نہیں؟

(۴) بیعت کی وجہ سے خود میرے اوپر کیا حکم ہوتا ہے؟

الجواب: سیف مدار نامی کتاب کا مصنف سیف مدار لکھنے کی وجہ سے اگرچہ کافر و مرتد نہیں ہوا مگر ایک نہیں کئی وجوہ سے بدترین فاسق، فاجر، مستحق عذاب نار و مستوجب غضب جبار ضرور ہوا۔ اس کا اندیشہ قویہ ہے کہ یہ شخص دنیا سے باایمان نہیں جائے گا۔ حدیث قدسی میں فرمایا گیا :

”من عادى لى وليا فقد اذنته بالحرب۔“ جو میرے کسی ولی سے عداوت رکھے گا میں نے اسے لڑائی کا چیلنج دے دیا ہے۔

عالم گیری میں ہے:

”من البغض عالمًا من غیر سبب ظاہر خیف علیہ الکفر“ (۲) جو کسی عالم سے بغیر سبب ظاہر کے عداوت رکھے گا اس پر کفر کا اندیشہ ہے۔

اس کتاب میں مجدد اعظم حضرت امام احمد رضا قدس سرہ کے مشائخ سلسلہ عالیہ قادریہ برکاتیہ کے مورث اعلیٰ حضرت سیدنا میر عبد الواحد بلگرامی قدس سرہ، مصنف سبع سنابل پر ایسے گندے گھنوںے، جھوٹے الزامات لگاتے ہیں کہ بیچ سے بیچ انسان بھی کسی پر نہیں لگا سکتا، وہ بھی بے بنیاد جھوٹے، اور جاہل اتنا بڑا ہے کہ حوالہ دے دیا ہے جس سے خود ثابت کہ یہ قصہ خود کتاب کے مصنف منتخب التواریخ کا ہے۔ جس کی پوری تفصیل یہ خادم ماہ نامہ اشرفیہ دسمبر ۱۹۸۷ء، جنوری ۱۹۸۸ء میں شائع کر چکا ہے۔ مدرسہ فضل رحمانیہ میں یہ پرچہ مل جائے گا، آپ اسے دیکھ لیں، حضور سیدنا میر عبد الواحد بلگرامی قدس سرہ اپنے

وقت کے مسلم الثبوت عالم شریعت، ماہر طریقت، عارف باللہ ولی کامل تھے۔ ان کی ذات والا صفات پر کچھ اچھا لانا حقیقت میں ان تمام علماء و مشائخ پر کچھ اچھا لانا ہے۔ جو انھیں عارف باللہ، ولی کامل مانتے تھے اور مانتے ہیں۔ جس میں مجدد اعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ کے تمام مشائخ اور ان کے سلسلہ سے منسلک علمائے اہل سنت کی غالب اکثریت داخل ہے۔ گویا اس دریدہ دہن گستاخ نے اہل سنت و جماعت کے تقریباً کل علمائے اہل سنت پر کچھ اچھا لانا ہے۔ اس کتاب کا مصنف وہ الزام لگا کر قاذف اور بحکم قرآن ہمیشہ کے لئے مردود الشہادۃ اور فاسق ہو گیا۔ اگر حکومت اسلام ہوتی تو اسی کوڑے سزا کا مستحق تھا۔ ارشاد ہے:

”وَالَّذِينَ يَزْمُونَ الْمُحْسِنِينَ قُتِلُوا بِمَا كَانُوا عَمِلُوا فَالْجِدُّ هُمْ وَمَنْ تَمَنَّى مِنْهُمْ جِلْدُهُ وَلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا أُولَٰئِكَ هُمُ الْفٰسِقُونَ“ (۱)

جو لوگ پاک دامن عورتوں (مسردوں) پر زنا کاری کا الزام لگاتے ہیں اور پھر اس پر چار گواہ پیش نہیں کرتے انھیں اسی کوڑے مارو اور کبھی بھی ان کی گواہی قبول نہ کرو اور یہ لوگ فاسق ہیں۔

اس نے اپنے آپ کو سید لکھا، حالانکہ یہ سید نہیں ذات کا فقیر ہے۔ اسی طرح یہ لوگ حضرت شاہ مدار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو سید مشہور کئے ہوئے ہیں، حالانکہ اقتباس الانوار میں ہے، یہ کتاب مداری حضرات ہی کی لکھی ہوئی ہے۔

”کہ در رسالہ ایمان محمودی کہ تصنیف شیخ محمود مرید شاہ مدار است می آرد مداد ابن ابواسحاق شامی در ملت موسیٰ علیہ السلام و از فرزندان ہارون علیہ السلام و شاگرد حذیفہ شامی بود و توریت و زبور و انجیل را درس می گفت و بعضی نسبت ارادت وے را بسوئے طیفور شامی لاحق می کنند و ایں راست نمی آید زیرا کہ در زمانہ طیفور شامی و بدیع الدین مدار تفاوت بسیار است“ (۲)

دیکھئے خود مدار یوں ہی کی کتابوں میں خود مدار کے مرید ہی کا بیان ہے کہ یہ پہلے یہودی اور حضرت ہارون کی اولاد میں سے ہیں۔ اور حدیث شریف میں فرمایا گیا۔

”مَنْ اَنْتَسَبَ اِلٰى غَيْرِ اَبِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِينَ۔“
جو اپنے والدین کے علاوہ کسی اور کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرے، اس پر اللہ اور اس کے فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہے۔

اسی طرح یہ لوگ یہ بھی جھوٹ بولتے ہیں کہ حضرت شاہ مدار قدس سرہ کی عمر مبارک پانچ سو سال تھی، نیز یہ کہ ان کا وصال نہیں ہوا ہے، روپوش ہیں، یہ دونوں باتیں غلط ہیں۔ صحیح یہ ہے کہ ان کی عمر مبارک ایک سو چوبیس سال تھی اور ان کی وفات ہوئی، ۱۸ جمادی اولیٰ بروز جمعہ ۱۲۰ھ۔

پس جو لوگ اپنے کاروبار کو چمکانے کے لئے جھوٹ درجھوٹ بولیں، اولیائے کرام پر بہتان باندھیں، وہ اس لائق ہرگز نہیں کہ انھیں پیر بنایا جائے کہ وہ لوگ کئی وجوہ کی بنا پر حق اللہ اور حقوق العباد میں گرفتار ہیں اور بدترین فاسق کو پیر بنانا جائز نہیں کہ جو خود بد راہ ہے وہ دوسروں کو کیا ہدایت دے سکتا ہے۔ علاوہ ازیں سبع سنابل میں یہ تحریر ہے کہ حضرت شاہ مدار رحمۃ اللہ علیہ نے کسی کو غلیفہ نہیں بنایا، تو پیری مریدی کا سلسلہ خود ہی منقطع فرمادیا۔ سبع سنابل شریف وہ کتاب ہے جو حضرت شاہ کلیم اللہ جہان آبادی چشتی قدس سرہ کے ارشاد کے مطابق بارگاہ رسالت میں مقبول ہو چکی ہے۔ منظر عملی اگرچہ سیف مدار کے مصنف نہیں مگر اپنے بھائی کے حامی ہونے کی وجہ سے ان پر وہ سارے الزامات عائد ہیں جو ذوالفقار پر ہیں۔ ارشاد ہے۔ ”انکم اذا مثلمکم“ آپ کسی صحیح سلسلہ والے مرشد سے مرید ہو جائیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سلسلہ مدار یہ سوخت ہے تو پھر اعلیٰ حضرت کو اس سلسلے کی خلافت کیسے ہے؟ سلسلہ وارثیہ میں مرید ہونا کیسا ہے؟

مسئلہ: خانقاہ نوریہ رضویہ افتخاریہ، نوری نگر، جوگنی ڈیہہ، الہ آباد، یوپی، ۲۵ ربیع الاول

۱۳۱۹ھ

مسئلہ: (۱) سلسلہ مداریہ میں بیعت ہونا جائز و درست ہے کہ نہیں، جب کہ معتبر کتاب سبع سنابل شریف میں یہ واقعہ منقول ہے کہ حضرت مدار شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سراج الدین سوختہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بارے میں فرمایا کہ میں نے آپ کے سلسلہ کو سوخت کر دیا اور جواب میں حضرت سراج الدین سوختہ نے حضرت مدار شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں فرمایا کہ میں نے آپ کے مریدوں کو گم راہ کیا۔ نیز مدار ی حضرات اپنے سلسلے میں بیعت ہونے کو جائز و درست ہونے کے ثبوت میں کہتے ہیں کہ سرکار اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سلسلہ مدار یہ سے بھی خلافت حاصل تھی، تو یہ خلافت محض برکت کے لئے تھی یا بیعت کے لئے بھی؟

(۲) سلسلہ وارثیہ میں جو لوگ اس طرح بیعت ہوتے ہیں کہ مزار حضرت وارث علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ چادر مبارک کو پکڑا کر بیعت کرتے ہیں تو اس طرح بیعت ہونا جائز و درست ہے کہ نہیں۔ نیز حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا کوئی جانشین و خلیفہ مقرر کیا ہے یا نہیں؟

الجواب:

(۱) سبع سنابل شریف میں یہی ہے لیکن ”النور البہاء“ میں سیدنا ابوالحسن احمد نوری قدس سرہ مرشد برحق حضور مفتی اعظم ہند قدس سرہ نے اپنے ان سلاسل کے تذکرے میں جن کی انھیں اجازت و خلافت حاصل ہے، سلسلہ مدار یہ کو بھی ذکر کیا ہے نیز ”النور والہاء“ میں مذکور تمام سلاسل اولیاء اللہ بشمول سلسلہ مدار یہ کی اجازت و خلافت مجدد اعظم اعلیٰ حضرت قدس سرہ کو بھی تھی، اس لئے میں اس پر جزم نہیں کرتا کہ سلسلہ مدار یہ منقطع ہے، البتہ از راہ احتیاط اس سلسلے میں مرید ہونے کی اجازت بھی نہیں دیتا۔ کیف و قد

قیل۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) حضرت وارث علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے کسی کو نہ اپنا سجادہ نشین بنایا اور نہ کسی کو خلیفہ بنایا۔ اس لئے سلسلہ وارثیہ میں مرید ہونا درست نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فاسق معلن سے مرید ہونا جائز نہیں۔

مسئلہ: غلام سرور، جین پور، اعظم گڑھ۔ ۲۳ جمادی الاولیٰ ۱۴۱۹ھ
مسئلہ: ایک پیر صاحب ہیں جن کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا نہیں گیا ہے اور دو انگوٹھی پہنتے ہیں اور وہ مرید بھی کرتے ہیں اور اپنے کو وارثی کہلاتے ہیں، کیا ایسے پیر سے مرید ہو سکتے ہیں؟ اور کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہم وارث پاک کے مزار پر جا کر فاتحہ دینے کے بعد ان کی چادر پکڑ کر یہ کہتے ہیں کہ ہم آپ سے دل و ایمان سے مرید ہوتے ہیں، کیا ایسے مرید ہونے سے مرید ہو جائیں گے؟ لہذا قرآن وحدیث کی روشنی میں مسئلہ سے مطلع فرمائیں؟

الجواب: جب اس پیر کو نماز پڑھتے ہوئے لوگوں نے نہیں دیکھا تو ظاہر یہی ہے کہ یہ نماز نہیں پڑھتا ہے، بے نمازی فاسق معلن ہے۔ مسردوں کو دو انگوٹھی پہننا حرام ہے اس کی وجہ سے بھی یہ فاسق معلن ہے، اس پیر سے مرید ہونا جائز نہیں اور مزار کی چادر پکڑ کے مرید ہونا لغو ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مزار کی چادر پکڑ کر مرید ہونا کیسا ہے؟

سلسلہ وارثیہ میں مرید ہونا کیسا ہے؟

مسئلہ: اکبر علی وارثی، بلرام پوری

مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان عظام مندرجہ ذیل مسائل میں :

(۱) زید بکڑ کو لے کر دیو اشرف حضرت وارث علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پاک پر گیا، مزار پر پڑی ہوئی چادر کو بکڑ کو پکڑوا کر کہا کہ اب تم وارث پاک کے مرید ہو گئے، بکڑ نے اس بات کو تسلیم بھی کر لیا، لیکن عمر کا کہنا ہے کہ اس طرح بیعت درست نہیں ہے، زید نے پوچھا کیوں تو عمر نے کہا کہ نہ تو وارث پاک نے اپنی زندگی میں کسی کو خلیفہ بنایا ہے، نہ کسی کو بیعت ہی کی اجازت دی ہے۔ دریافت یہ ہے کہ اس طرح کی بیعت درست ہے یا نہیں؟

(۲) عمر کا کہنا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب ظاہری طور پر ہم سے روپوش ہو گئے تو صحابہ کرام نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلیفہ مقرر کیا، لیکن حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ دستور تھا کہ جب آپ بیعت لیتے تھے تو باقاعدہ ہاتھ پر ہاتھ لے کر بیعت کیا کرتے تھے۔ اب اگر اس طرح چادر پکڑ کر ہی بیعت درست ہوتی تو پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روضہ مبارک پر جو چادر شریف رہتی ہے، اسی چادر مبارک کو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیوں نہ بیعت کے وقت لوگوں کے ہاتھ میں چادر شریف پکڑا دیا کرتے تھے۔ یا اس بات کی اجازت فرماتے کہ جاؤ مزار پاک پر پڑی چادر کو پکڑ لو، لیکن انھوں نے ایسا نہیں کیا اور ان کے بعد بھی کسی نے نہیں کیا دریافت طلب یہ ہے کہ اس طرح سے بیعت ہونا درست ہے یا نہیں؟

الجواب:

(۱) یہ صحیح ہے کہ حضرت حاجی وارث علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے کسی کو بیعت کرنے کی اجازت نہیں دی ہے۔ اس لئے ان کے سلسلے میں مرید ہونا درست نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) کسی متوفی شیخ سے اس کے مزار کی چادر پکڑ کر بیعت درست نہیں۔ بیعت

کے لئے ضروری ہے کہ بیعت لینے والا مرید سے بیعت کے الفاظ کہلوائے اور مزار کی چادر پکڑ کر بیعت ہونے میں یہ بات حاصل نہیں ہوتی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

حضرت شاہ برکت اللہ مارہروی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

خدائے تعالیٰ کی یاد میں مشغول رہیں۔ اپنے ذاتی مقاصد کے حصول کے لئے کسی حاکم سے رجوع نہ کریں۔ ان لوگوں کے گھر ہرگز ہرگز نہ جائیں جو دنیا کے لہو و لعب میں لگے رہتے ہیں۔ ان لوگوں سے ضرور ملیں جن کا ظاہری دین و دیانت سے آراستہ ہو۔ زیارت قبور کے لئے حاضری ضروری ہے۔ جہاد اکبریہ ہے کہ نفس کے ساتھ لڑے مخلوق کے محتاج نہ ہوں دست طلب ہمیشہ خالق کائنات کی بارگاہ میں دراز کریں۔ علم و عمل کو اولیت دین اور ان پر کبھی غور نہ کریں مخلوق الہی کے ساتھ نرمی سے گفتگو کریں ہمیشہ یہ تمنا کریں کہ علم خالص اللہ تعالیٰ کی مدد اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فیض سے ملے۔

حضرت اچھے میاں مارہروی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

- اپنے چاہنے والے کو مخاطب کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: کہ
- (۱) حضرت رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیروی ہر چھوٹے بڑے کام میں بہت کوشش سے اپنے اوپر لازم جانو کہ محبوبیت کا درجہ اسی سے ملتا ہے۔
 - (۲) خلق سے خلوت اور اپنے نفس سے عزت اختیار کرو یعنی خلق سے تنہائی اختیار کرو اور اپنے نفس سے غور گھمنڈ نکال دو۔
 - (۳) جس قدر ہو سکے کم کھانے اور کم سونے کی کوشش کرو اس میں بہت فائدہ ہے۔

حضرت نوری میاں مارہروی علیہ الرحمۃ والرضوان

زبان قابو میں رکھنا۔ غیبت سے احتراز کرنا کسی بھی آدمی کو اپنے سے حقیر نہ جاننا محارم (جن کا دیکھنا حرام ہے) ان پر نظر نہ ڈالنا۔ جب بات کہے تو سچ اور انصاف کی کہے۔ انعامات و احسانات الہیہ کا اعتراف کرتے رہنا۔ مال و متاع راہ خدا میں صرف کرتے رہنا۔ صرف اپنی ہی ذات کے لئے بھلائی کا خواہاں نہ رہنا۔ بیخ وقتہ نماز کی پابندی کرتے رہنا۔ سنت نبوی اور اجماع مسلمین کا احترام کرنا۔ بخیلوں کی صحبت سے دور رہنا نیز بد مذہبوں کی صحبت سے بھی دور و نفور رہنا کہ اس کی وجہ سے اعتقاد میں فرق و سستی آتی ہے۔ ۴۰۔ دن تک لگا تار گوشت کھانے سے قنات قلبی پیدا ہوتی ہے۔ طریقت شریعت سے الگ نہیں ہے بلکہ انتہائے کمال شریعت کو طریقت کہتے ہیں سماع مروجہ حال سراسر لغو و لہو ہے ایسے مجمع میں اہل سمع کو جانا بھی درست نہیں کہ سماع کے لئے بہت شرائط ہیں۔ اور مزید آپ نے یہ بھی تحریر فرمایا ہے۔

ہمارے خاندان میں یہ روایت مشہور ہے کہ حضرت مرشد المرشد اچھے میاں قدس سرہ ہمانے میرے جد امجد کے علاقے بھائی جمامیاں صاحب کا تعزیہ جو انہوں نے خانقاہ فلک بارگاہ سے باہر رکھوا دیا۔ اور باوجود کہ کبھی آپ نے (فقیری درویشی وغیرہ) کسی بات کا دعویٰ نہ کیا تھا اس روز شدت غضب میں اپنی ریش مبارک پر ہاتھ پھیرتے ہوئے، ارشاد فرمایا تھا کہ جمامیاں! (رافضیوں کے بارے میں جاننا چاہتے ہو) جس رافضی کی قبر چاہو کھود کر دیکھ لو۔ اگر وہاں انسان اور آدمی کی جگہ خنزیر نہ ہو تو فقیر کو فقیر مت کہنا۔ (سراج العوارف۔ ص ۲۲۷)

سرکار اعلیٰ حضرت تحریر فرماتے ہیں: عمامہ وہ سنت عظیمہ ہے جس کے متعلق حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب یہ سنت مٹ جائے گی تو اسلام کی شاخ ختم ہو جائے گی۔

منظر اعلیٰ حضرت حضور شیر بیشہ اہلسنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت محبوب ملت علامہ محبوب علی خان صاحب رضوی علیہ الرحمۃ الرضوان تحریر فرماتے ہیں کہ حضور شیر پیشہ اہلسنت کی تین نصیحتیں بہت تاسکیدی تھیں (۱) اسلام و سنت پر تعلق اور مضبوطی سے قائم رہنا (۲) دشمنان خدا و رسول (جل جلالہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جیسے وہابی، دیوبندی، رافضی، مودودی، وغیرہم سے قطعاً دور رہنا۔ (۳) اپنی کسی غلط بات کو صحیح ثابت کرنے اور اس کی غلط تاویل کرنے کی ہرگز کوشش نہ کرنا غلطی کو غلطی ماننا اس سے رجوع کرنا حق پسندی ہے اور غلطی کو صحیح بنانے کی کوشش کرنا ہٹ دھرمی اور گمراہی کی جڑ ہے۔ (ماخوذ سوانح شیر پیشہ اہل سنت ص ۱۹۵)

حضرت قبلہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مقصد ہمیشہ یہ رہا کہ عوام و خواص اہلسنت سب اسی دین و مذہب پر ثابت و مستقیم ہو جائیں جو حضور سیدنا علیؑ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مبارک کتابوں سے ظاہر ہے۔ اور اس ظاہر کے خلاف وہ کوئی تاویل و توجیح نہیں سنتے تھے۔

حضرت نے پالیسی اور تملق اور چا پلوسی سے ہمیشہ اجتناب فرمایا۔ وہ فرماتے تھے کہ دین و مذہب کے سامنے چا پلوسی ٹھکرانے کی چیز ہے۔ (سوانح شیر پیشہ اہلسنت ص ۳۴۷)

علامہ میلی صاحب قبلہ دامت برکاتہم القدسیہ تحریر کرتے ہیں کہ مظہر علیؑ حضرت کی قبر انور سے آج بھی یہ صدائے دلنواز محسوس ہوتی ہے۔ سنی رہنا، سنی جینا، سنی مرنا، سنی اٹھنا، خبردار خبردار کسی گستاخ بد مذہب اور کفار و مشرکین وغیرہم سے یارا نہ کرنا۔

حضرت شعیب الاولیاء شاہ یار علی چشتی

علیہ الرحمۃ الرضوان

بانی دارالعلوم فیض الرسول براؤں شریف بستی یوپی

طمع نہ کر، منع نہ کر، جمع نہ کر، عرض کیا گیا حضور اس کا مطلب کیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا طمع نہ کر، کا مطلب ہے کہ رب العلمین نے بندے کو کچھ دیا ہے اس پر مطمئن رہے۔ دوسرے کی چیزوں کو دیکھ کر لالچ نہ ہو۔ پھر منع نہ کر کا یہ مطلب ہے کہ سائل بندے کے پاس موجود چیزوں میں سے جس کا طالب ہو بندہ اسے دینے میں بار محسوس نہ کرے، اور جمع نہ کر کا مطلب یہ ہے کہ بندہ رب کی عطا پر بھروسہ رکھے۔ چیزوں پر بھروسہ نہ رکھے اس خیال سے کہ اس کو جمع رکھے۔

جھوٹ بولنے سے سخت پرہیز کرو۔ اس لئے جھوٹ بہت سی گناہوں کی جڑ ہے۔ انسان کو ایسی بولی سے زبان کو بچانا چاہئے جو بولی نجس قرار دی گئی ہے۔ خواہ وہ جھوٹ ہو یا غیبت یا چغلی یا گالی گلوچ ہو یا جو بھی خلاف حق الفاظ ہوں اس لئے کہ زبان خدا اور رسول کا پیارا نام لیتی ہے۔

اور آیات قرآنیہ و احادیث نبویہ کو پڑھتی ہے۔ نگاہ آیات قرآنیہ کی زیارت کرتی ہے نگاہ کا غلط استعمال سخت برا ہے۔ انسانوں کو عقائد حقہ کی محافظت میں اللہ واسطے دوستی، اللہ واسطے دشمنی کرنا چاہیے، اللہ کے دربار میں یہ بہت پیارا عمل ہے۔ اس کے خلاف عمل سے انسان سخت خسارہ میں پڑ جاتا ہے۔ حق بات میں کسی کی رعایت ہرگز درست نہیں۔

علمائے حق نائب رسول ہیں لائق احترام قابل قدر ہوتے ہیں عالم دین جب تک ضروریات دینیہ معمولات مذہب اہلسنت پر قائم رہے میری نظر میں لائق تعظیم ہے لیکن معاذ اللہ اگر وہ عقیدہ باطلہ اور عقیدہ حقہ دونوں کے درمیان فرق کرنے کے بجائے دونوں کے یکساں ہونے کے قائل ہو جائے تو ایسے عالم کہلانے والے کو جوتے کی ٹھوکراگاتے ہوئے کہوں گا۔ ہٹ خبیث جب تو خدا اور رسول (جل مجدہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ و

سلم) کا ہی نہیں رہا تو میرا تجھ سے کیا واسطہ؟، پھر ارشاد فرمایا: طالب علم کو بہ نسبت دیگر علوم و فنون کے عقائد حقہ کی طرف خاص توجہ ہونی ضروری ہے۔ مقرر اور واعظ کے لئے خشیت الہی نہایت ضروری ہے۔ کامیاب واعظ اور مقرر وہی ہے جس کی تقریر اور وعظ میں وہی کلمات آئیں جسے خدا اور رسول پسند فرمائیں عوام پسند کریں یا نہ کریں اس کی قطعی پرواہ نہ کریں محض عوام میں مقبول اور پسندیدہ بننے کے لئے اور خوب داد لینے کی خواہش سے واعظ و تقریر کے منبر پر غیر مستند باتوں اور بے سرو پا قصوں کو بیان کرنا سخت محرومی اور زبردست ناکامی کا باعث ہے۔

پھر فرماتے ہیں:

انسان اگر موت سے ڈرنے لگا تو اس کے لئے تیکابھی بھاری ہے۔ اور اگر موت کا ڈر ختم ہو جائے تو پہاڑ جیسی چیز کو بھی زیر کر دینا اس کے لئے سہل ہے۔ لوگ روزی کی تلاش میں پریشان رہتے ہیں صحیح معنوں میں رب العالمین پر بھروسہ ہو جائے تو وہ انسان کو خود تلاش کرے گی۔ کوئی مہمان اگر بے نمازی ہو تو مہمان ہونے کی وجہ سے کھانا تو کھلا دوں گا لیکن خانقاہ میں اسے قیام کی اجازت ہرگز نہیں دوں گا۔ تاویفیکہ وہ نماز نہ پڑھے۔ میرے پیرو مرشد اور میرے استاد اور میرے مال باپ مجھ سے راضی ہو کر گئے اب دنیا راضی رہے یا نہ رہے مجھے اس کی فکر نہیں۔ اس دور پر فتن میں تمام اوراد و وظائف سے اور ہر قسم کے اعمال سے بہتر یہ ہے اَلْحُبُّ فِي اللّٰهِ وَالْبُغْضُ فِي اللّٰهِ پر عمل پیرا ہے۔

(ماہنامہ فیض الرسول براؤں شریف بابت محرم ۱۴۱۱ھ)

چار چیزوں کو کم نہ سمجھو۔ مرض۔ قرض۔ آگ، اور بیماری۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔ دو خصلتیں ایسی ہیں جن سے اچھی کوئی چیز نہیں ہے۔

اول اللہ وحدہ لا شریک پر ایمان لانا۔ دوم مسلمانوں کو نفع پہنچانا۔ اور دو حصلتیں ایسی ہیں جن سے بری کوئی چیز نہیں اللہ وحدہ لا شریک لہ کے ساتھ شرک کرنا اور مسلمانوں کو نقصان پہنچانا۔ (علامہ حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ)

پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ علماء کی مجلس میں بیٹھو اور حکماء کی باتوں کو توجہ کامل سے سنو اس لئے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نور حکمت سے مردہ دلوں کو اس طرح زندگی بخشا ہے جیسے بارش سے مردہ زمین کو زندگی بخشا ہے۔

حضرت علامہ نقی علی خان علیہ الرحمۃ والرضوان اپنی کتاب ہدایۃ البریہ کے صفحہ ۲۷ پر تحریر فرماتے ہیں (آج کل مسلمان) نماز روزہ بطور رسم ادا کرتا ہے۔ اس کی صحت و فساد سے کام نہیں رکھتا اکثر معاملات نادانستہ بے سود اور فاسد ہو جاتے ہیں۔ نہ آپ جانتے ہیں نہ کسی سے پوچھتے ہیں بلکہ عالم کی صحبت اور وعظ و نصیحت سے گھبراتے ہیں اور جو کسی کی خاطر سن بھی لیتے ہیں تو عمل نہیں کرتے افسانہ اور بیہودہ سمجھتے ہیں۔ اہل عملہ اور وکلاء کے گھر جانا فخر اور علماء کی خدمت میں حاضر ہونا عار ہے۔ ایک مقدمہ کچھری میں بیس و کیلوں سے دریافت کر کے مقدمہ دائر کرتے ہیں مگر شریعت کی تحقیق سے انکار ہے۔ جو لوگ علم سے کسی قدر بہرہ رکھتے ہیں علماء سے تحقیق مسائل کرتے رہتے ہیں کمیایہ کندہ ناثر شدہ ان سے زیادہ جانتے ہیں کہ علماء سے استفسار کی حاجت نہیں رکھتے۔ اگر علماء کی صحبت کی درحقیقت کمیائے سعادت ہے اختیار کرتے آخرت کی مصیبتوں سے نجات حاصل ہوتی اور تھوڑی محنت میں بہت دولت عقبیٰ کی ہاتھ آتی۔ حدیث شریف میں ہے۔ عالم کی مجلس میں حاضر ہونا ہزار رکعت نماز، ہزار، بیماروں کی عیادت، اور ہزار جنازوں پر حاضر ہونے سے بہتر ہے۔

علم دین کی تعریف :- جس علم کے ذریعہ انسان کو اسلامی عقیدوں اور حلال و حرام کی باتوں سے آگاہی ہوتی ہے۔ اسے علم دین کہا جاتا ہے۔ (حضور بدر ملت تعمیر ادب حصہ چہارم)

اقوال قطب مدینہ خلیفہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ والرضوان

۱۔ شریعت کے پابند رہو جس قدر شریعت کی اتباع کرو گے اتنا ہی طریقت میں مقام حاصل ہوگا۔

۲۔ دین کا کام دین کی خاطر کرو، نام و نمود کی خاطر نہیں۔

۳۔ کھانا کھلاتے رہو، چاہے دال و روٹی ہی میسر ہو، کھلانے میں بڑی برکت ہے۔

۴۔ ستار بنو۔ مسلمانوں کے عیب چھپاؤ خواہ وہ دینی ہو یا دنیوی۔

۵۔ دنیا بری بلا ہے۔ جو اس میں پھنستا ہے پھنستا ہی چلا جاتا ہے۔ اور جو اس سے دور بھاگتا اس کے قدموں میں ہوتی ہے۔

۶۔ نماز روزہ (صدقہ خیرات و قربانی) تو فرائض و واجبات میں سے ہیں، اصل دین معاملات کی درستگی کا نام ہے۔

۷۔ جو پیر مریدوں کا محتاج ہو، میرے نزدیک وہ پیر ہی نہیں

۸۔ شیطان کو اللہ تعالیٰ نے بڑی قوت دے رکھی ہے۔ اور انسان اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی اس کے شر سے محفوظ رہ سکتا ہے۔

۹۔ نجد کی مٹی میں خیر نہیں، شر ہی شر ہے۔

۱۰۔ عمل صالح کی توفیق اللہ ہی کی طرف سے ہوتی ہے اور یہی قبولیت کی علامت ہے ہدایت خدا کی طرف سے ہوتی ہے مگر بندے کو کوشش کرنی چاہئے۔

۱۱۔ سلسلہ تو بس ایک ہی ہے، قادر یہ باقی تمام سلاسل اس کے بیچ میں آجاتے ہیں

۱۲۔ خوش نصیبی ہے اس کے لئے جس کا مدینہ طیبہ میں خط پڑھا جائے، اس کا ذکر خیر ہو، یا اس کا نام ہی لیا جائے۔

۱۳۔ یا غوث یا غوث کہے جاؤ دونوں جہاں میں خیر سے رہو گے

۱۴۔ طمع نہیں کرو، منع نہیں کرو، اور جمع نہیں کرو۔

- ۱۵۔ سردی سے بچو کہ یہ بڑھاپے میں بدلہ لیتی ہے۔
- ۱۶۔ کیلا کھانے میں جتنا ملائم ہے ہضم ہونے میں اتنا ہی سخت ہے۔
- ۱۷۔ دولت کی مستی سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو اس سے بہت دیر میں ہوش آتا ہے۔
- ۱۸۔ خواہش پرستی مہلک رفیق ہے اور بری عادت زبردست دشمن ہے۔
- ۱۹۔ خود پسندی سے عقل میں فتور پیدا ہو جاتا ہے۔
- ۲۰۔ غیر جنس کی دوستی سے بچتے رہو
- ۲۱۔ اللہ تعالیٰ سے کثرت نہیں مانگو۔ برکت مانگو، اخلاص ہو تو ٹھوڑے رزق میں بہت برکت ہو جاتی ہے۔
- ۲۲۔ علم پڑھنے سے بھی آتا ہے اور علم صحبت سے بھی آتا ہے۔ اور علم الہام سے بھی آتا ہے۔
- ۲۳۔ خلاف شرع اختلاف و انتشار سے ہمیشہ دور رہو۔
- ۲۴۔ خیر خدا کی مخلوق کے ساتھ بھلائی کرنے میں ہے۔
- ۲۵۔ رزیلوں کو علم کھانا خدا کی مخلوق کو فتنہ میں مبتلا کرنا ہے۔
- ۲۶۔ بلاء میں صبر و شکر کامیابی کی کنجی ہے۔
- ۲۷۔ دشمن کو کمزور اور بیماری کو معمولی خیال نہ کرو۔
- ۲۸۔ انسان کے لئے چار باتیں مہلک ہیں: اول بغیر بھوک کے کھانا، دوم ہمیشہ مسہل (یعنی دست آوار) ادویہ کا استعمال کرتے رہنا۔ سوم زیادہ جماع کرنا، چہارم مخلوق کے عیوب کی تلاش میں رہنا۔
- ۲۹۔ خوش نصیب ہیں وہ لوگ جن کے نام مدینہ منورہ سے نامہ و پیام و سلام جاتے ہیں۔
- ۳۰۔ خط لکھا کرو، کاغذی گھوڑے اچھے ہوتے ہیں۔
- ۳۱۔ جو مخلوق کا خیر خواہ ہو۔ دراصل وہ خالق کی محبت میں ہے۔

- ۳۲۔ باقی رہنے والی دولت لوگوں نے ادب و جستجو سے پائی ہے۔
- ۳۳۔ روزگاری تلاش میں دیوانہ نہ بننا چاہئے۔ جو نصیب میں ہوتا ہے ملتا ہے۔
- ۳۴۔ خفیہ صدقہ اللہ کے غضب کو روک لیتا ہے۔
- ۳۵۔ جو خلق کے ساتھ مخلوق کی سلامتی کا خواہاں ہے اس نے اپنا چہرہ روشن کر لیا۔
- ۳۶۔ جو حسن ظن رکھتا ہے سکون سے زندگی بسر کرتا ہے۔
- ۳۷۔ عقلمند چار چیزوں کو نہیں چھوڑتا۔ صبر، شکر، اطمینان، اور تنہائی۔

(سوانح سیدی ضیاء الدین احمد قادری حصہ اول ۵۶۳ تا ۵۶۶)

حضور حافظ ملت علیہ الرحمۃ والرضوان انسان پر اسلام کا احسان عظیم

انسان اشرف المخلوقات ہے اس لئے اس کا مقصد بھی ہر شئی سے اشرف و اعلیٰ و برتر و بالا ہونا چاہئے۔ اسلام کا بڑا احسان یہ ہے کہ انسان کا مقصد سمجھا دیا اور بتا دیا کہ انسان کا مقصد صرف ذات الہیٰ اور خوشنودی ربانی ہے۔ انسانی زندگی اور زندگی کے تمام مراحل و منازل اسی لئے ہیں کہ وہ اپنے مالک و مولیٰ کے طلب میں کوشاں اور اس کی مرضی کا جویاں رہے انسان غریب ہو یا امیر، بادشاہ ہو، یا فقیر، تخت نشین ہو، یا فرش خاک پر بیٹھنے والا، خداوند قدوس کی یاد میں ہے کامیاب ہے۔ اگر اس کی یاد سے غافل ہے ناکام ہے۔

اس غفلت کو دور کرنے کیلئے انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے اور مخلوق کی رہنمائی فرمائی۔ خصوصاً رسول عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عجیب عجیب حکیمانہ انداز اور نرالی عنوان بیان سے ہدایت فرمائی۔ فرمایا دنیا میں مسافرانہ زندگی بسر کرو۔

حضور حافظ علیہ الرحمۃ نے مقصود میاں شہزادہ محبوب ملت کو دستار بندی کے بعد

لصحت فرماتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں مقصود میاں! اکام سے کام بھی ہوتا ہے اور کام سے نام بھی ہوتا ہے اگر دنیا و آخرت میں سرخروئی چاہتے ہو تو علم دین مصطفیٰ علیہ التحیۃ الثناء جو تم نے حاصل کیا ہے اس سے خود بھی فائدہ اٹھاؤ اور دوسروں کو بھی فائدہ پہونچاؤ پس ہمیشہ اپنے کام پر نظر رکھو۔ دین مصطفیٰ کی اشاعت کرتے رہو تم بھی پھولتے پھلتے رہو گے تمہارا نام بھی روشن ہوتا جائے گا۔ تمہارے دشمن تمہیں نقصان بھی پہونچانا چاہیں گے۔ تو وہ نہ پہونچا سکیں گے۔ نہ وہ مٹا سکیں گے بلکہ تمہارے کام سے وہ اپنے ہوتے چلے جائیں گے ورنہ وہ اپنے آپ مٹتے چلے جائیں گے۔ (خوابوں کی بارات صفحہ

(۱۷)

آپ کے اقوال زریں

(۱) مشیت یزدی و قضائے الہی میں چارہ نہیں (۲) مشیت یزدی میں صبر ہی شان زندگی ہے۔ (۳) حقیقت یہی ہے کہ دنیا بے حقیقت اور بے ثبات ہے، ہم سب کے لئے یہ وقت آنا ضروری ہے پیک اجل کو لبیک کہنا لابدی ہے۔

(۴) جب اطباء و ڈاکٹر جواب دے چکیں تو علاج ختم کر دینا چاہئے اور شافی مطلق سے لو لگانا چاہئے۔ وہ جی و قیوم اور قادر مطلق ہے زندہ کو مردہ اور مردہ کو زندہ کرنا اس کے اختیار میں ہے۔

۵۔ حقیقی مساوات صرف اسلام کا طرہ امتیاز ہے۔

۶۔ مومن کے جوہر اخلاق سے یہ بھی ہے کہ دوسروں کو حقیر و ذلیل نہ سمجھے اپنی برتری اور تفوق کا خواب نہ دیکھے۔ اپنی عزت کچھ نہیں اصل عزت دین کی عزت ہے۔ اور ہم سب کی ساری عزتیں اسی کا صدقہ ہیں۔

۷۔ وہ عزت کس کام کا جو دین کی عظمت کے لئے استعمال نہ ہو

۸۔ دین کے لئے زبان کھولنا اور ہاتھ پھیلانے سے عورت کھٹتی نہیں، بڑھتی ہے۔

۹۔ مومن کبھی بوڑھا نہیں ہوتا یعنی اس کے حوصلے جوان ہوتے ہیں اور اس کا دین ترقی کرتا ہے۔

۱۰۔ ہوشیار طلبہ وہ ہیں جو اساتذہ سے علم کے ساتھ عمل بھی سیکھتے ہیں۔

۱۱۔ آدمی اپنے استاد سے استفادہ کا محتاج رہتا ہے جس طرح مرید اپنے پیر کا۔

۱۲۔ آرام طلبی تخریب زندگی ہے۔ ضرورت سے زیادہ آرام کرنا زندگی کو برباد کر دیتا ہے۔

۱۳۔ ملازموں اور مزدوروں کے ساتھ بھی نرمی اور خوش اخلاقی سے پیش آئے۔

۱۴۔ زندگی وہ ہے جو کسی دوسرے کے کام آسکے۔

۱۵۔ آدمی کو ہمیشہ باوقار رہنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ وقار وضع اور رکھ رکھاؤ سے نہیں بلکہ مستحکم وقار عمدہ اخلاق سے قائم ہوتا ہے۔

۱۶۔ لوگ کپڑے کو استری کراتے ہیں، جوتے کو پالیش کرتے ہیں، فیشن میں رہنا پسند کرتے ہیں نہ اپنا خیال رکھتے ہیں نہ وقت کا۔

۱۷۔ کامیاب انسان وہی ہے جو دوسروں کے تجربہ سے فائدہ اٹھائے، خود کو تجربہ گاہ بنانا عمر کو ضائع کرنا ہے۔

۱۸۔ اپنی صحت اور جسمانی قوت کی طرف بھی خیال کیجئے۔ دین و دنیا کا ہر کام تندرستی چاہتا ہے۔ دین کی اچھی خدمت بھی اچھی صحت اور تندرستی پر موقوف ہے۔ اس لئے صحت و تندرستی کا اہتمام کرنا چاہئے۔

۱۹۔ اپنی قدر پہلے خود پہچانو دنیا میں باعزت بنو گے، جس نے اپنا وقار خود خراب کر لیا دنیا کی نظر میں بھی ذلیل و خوار ہوا۔

۲۰۔ انسان کو دوسروں کی ذمہ داریوں کے بجائے اپنے کام کی فکر کرنی چاہئے

۲۱۔ زندگی کام کا نام ہے اور بے کاری موت ہے۔

۲۲۔ آدمی کام کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ جو شخص بیکار رہے گا یا مردہ ہے۔ کام کے آدمی بنو، کام ہی آدمی کو معزز بناتا ہے۔

۲۳۔ اتفاق زندگی ہے اور اختلاف موت

۲۴۔ زمین کے اوپر کام اور زمین کے نیچے آرام۔

۲۵۔ احساس ذمہ داری سب سے قیمتی سرمایہ ہے۔

۲۶۔ جس سے کام لیا جاتا ہے اسے ناخوش نہیں کیا جاتا ہے۔

۲۷۔ انسان کو مصیبت سے نہیں گھبرانانا چاہئے۔ کامیاب وہ ہے جو مصیبتیں جھیل کر کامیابی حاصل کر لے۔ مصیبتوں سے گھبرا کر کام چھوڑ دینا بزدلی ہے۔

۲۸۔ جسم کی قوت کے لئے ورزش اور روح کی قوت کے لئے تہجد ضروری ہے۔

۲۹۔ تضييع اوقات (وقت کو برباد کرنا) سب سے بڑی محرومی ہے۔

۳۰۔ جس کی نظر مقصد پہ ہوگی اس کے عمل میں اخلاص ہوگا اور کامیابی اس کی قدم چومے گی۔

۳۱۔ قابل قدر وہ نہیں جو عمدہ لباس میں ملبوس ہو اور علم و ادب سے بے بہرہ بلکہ لائق تعظیم وہ ہے جس کا لباس خستہ ہو اور سینہ علم سے معمور۔

۳۲۔ جس کی صحبت سے علم میں گراوٹ پیدا ہو اس کی صحبت کو جلد از جلد چھوڑ دینا چاہئے۔

۳۳۔ ایسی تعلیم جس میں تربیت نہ ہو، بے سود ہی نہیں بلکہ نتیجہً مضر ہے۔

۳۴۔ تقریر سب سے آسان کام ہے۔ تدریس اس سے مشکل اور سب سے مشکل تصنیف۔

۳۵۔ بزرگوں کی مجلس سے بلاوجہ اٹھنا خلاف ادب ہے۔

۳۶۔ ایسی جگہ نہیں بیٹھنا چاہئے جہاں اٹھنا پڑے۔

۳۷۔ بے محل اعتراض و جواب کی فطرت سے لوگوں میں بدگمانی پیدا ہوتی ہے۔

۳۸۔ مخالفت نفس تمام عبادتوں کا سرچشمہ ہے۔

۳۹۔ بدن کی سلامتی قسٹ طعام میں ہے اور روح کی سلامتی ترک گناہ میں اور دین کی سلامتی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجنے میں ہے۔

۴۰۔ آدمی کو کام کرنا چاہئے شہرت اور ناموری کی فکر میں نہیں پڑنا چاہئے

۴۱۔ اتفاق طاقت ہے۔ اتفاق زندگی ہے۔ اتفاق کامیابی ہے۔ نا اتفاق کمزوری، نا اتفاق موت ہے، نا کامی ہے۔ (یہ باتیں ہم عقیدہ مسلمانوں کے متعلق ہے، بدعقیدوں سے اختلاف لازم و ضروری ہے)

۴۲۔ سفر اور سفر میں صرف ایک نقطہ کافرق ہے۔

۴۳۔ ہر ذمہ دار کو اپنا کام ٹھوس کرنا چاہئے۔ ٹھوس کام ہی ذمہ داری کی ضمانت ہے۔

۴۴۔ کامیاب انسانوں کی زندگی اپنی چاہئے پھر وضاحت فرمائی میں نے حضرت صدر الشریعہ اور ان کے تمام معاصرین میں کامیاب و موقر پایا۔ اس لئے خود کو انہیں کے سانچے میں ڈھالنے کی کوشش کی ہے۔

۴۵۔ مسلمان وہی ہے جو اللہ و رسول کا فرمانبردار ہے۔

۴۶۔ معالج کی بہترین جگہ بیماروں کا حلقہ ہے۔ تندرستوں کی انجمن نہیں۔

۴۷۔ دنیا کا علم بھی عزت و وقار کا سبب ہے چہ جائے کہ علم دین۔

۴۸۔ لمبی چوڑی عمارتیں ہوں تعلیم (دین) نہ ہو تو سب بیکار۔

۴۹۔ حقیقت میں نماز تو جماعت ہی کی نماز ہے ورنہ صرف فرض کی ادائیگی ہے۔

۵۰۔ اللہ پر توکل کرنے والا دونوں جہاں میں سر بلند رہتا ہے۔

۶۰۔ دین کے لئے گردن کٹانے کی ضرورت پڑے تو کٹا دینی چاہئے مگر پیچھے نہیں ہٹنا چاہئے

۶۱۔ جب سے مسلمانوں نے خدا سے ڈرنا چھوڑ دیا ہے۔ ساری دنیا سے ڈرنے لگے

ہیں۔

۶۲۔ آج کل آدمی ہم مطلب پہلے ہوتا ہے۔ ہم مذہب بعد میں۔

۶۳۔ خدا سے ڈرنے والا کسی سے نہیں دڑتا۔ (حیات حافظ ملت صفحہ ۶۶ تا ۶۹) حضرت ربیعہ فرماتے ہیں کہ قسم بخدا کسی شخص کو نماز کے مسائل بتلانا روئے زمین کی تمام دولت صدقہ کرنے سے اور کسی شخص کی دینی الجھن دور کر دینا سو حج کرنے سے افضل ہے۔ اور ابن زہری کی روایات ہے کہ کسی شخص کو دینی مشورہ دینا سو غزوات میں جہاد کرنے سے بہتر ہے۔ اس گفتگو کے بعد امام مالک رضی اللہ عنہ نے کوئی بات نہیں کی اور جان جان آفرین کے سپرد کر دی۔ (جامع الاحادیث مقدمہ صفحہ ۳۰۷)

حضرت بندہ نواز گیسو دراز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ اپنے مکتوب میں ارشاد فرماتے ہیں۔ یہ جان لو کہ سب سے اہم مطلب اور سب سے بڑا مطلب محبت خدائے عروجل ہے۔ (اور حضور کی محبت اللہ ہی کی محبت ہے) عقلمند آدمی جس چیز میں قیام نہیں دیکھتا اور جس شئی میں عروج و زوال ہے یعنی بقا نہیں اس پر نگاہ نہیں ڈالتا۔ مجھے نہیں معلوم میرے احباب کس کام میں لگے ہوئے ہیں اور کس فکر میں مبتلا ہیں۔ یاد رکھو جس شئی میں ثبات نہیں اس سے دل لگانا مناسب نہیں۔ یہ دنیا ایک ایسی معشوقہ ہے جس میں مہر و وفا نہیں۔ نخرے کو لے کے سوا کوئی کام نہیں اس کا عاشق کبھی بامراد نہیں ہوتا اے عزیز محبت الہی ایک گلزار ہے اگر ہو سکے تو اس میں سے کچھ پھول چن لے۔ میں ڈرتا ہوں کہ کہیں موت نہ آجائے اور اس گلزار کی خوشبو سے تمہارا دل و دماغ خالی نہ رہ جائے کیوں سو رہے ہو

اٹھو بیدار ہو جاؤ کچھ کام کر لو اور جہاں تک ہو سکے اس جہاں فانی سے کچھ حاصل کر لو جو عاقبت میں تمہیں کام دے اور کل قیامت کے میدان میں پروردگار کے رحم و کرم کا ذریعہ بن جائے۔ آمین (ماخوذ از دیوارِ مخدوم پاک گلبرگہ شریف)

مسلمانوں کے کھانے پینے کے اسلامی آداب

از مفتی اقتدار احمد صاحب نعیمی شہزادہ حضور مفتی احمد یار خاں

صاحب نعیمی علیہ الرحمۃ الرضوان

آپ تحریر فرماتے ہیں۔ سب سے مقدم یہ ہے کہ مسلمان مرد و عورت اپنے بچوں کے پیٹ کو حرام غذاؤں سے بچائیں کیوں کہ حرام غذا ہی وہ زہرِ بلا ہل ہے جس سے معاشرے اور جسمانی و روحانی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ جب حرام غذا سے پلا ہو ابیٹا جوان ہوتا ہے تو ماں کو نوکرانی اور باپ کو گھٹیا ذلیل نوکر سمجھتا ہے۔ مذہب کا دشمن اور شیطانوں کا دوست ہوتا ہے۔ قلب کا بزدل اور دماغ کا مغرور ہوتا ہے۔ والدہ کو چاہئے کہ حرام غذا سے بچے کیوں کہ حرام غذا سے حرام دودھ، حرام خون پیدا ہوگا۔ جو اس کا شیر خوار بچہ پئے گا وہ سرکش اور فسادی بنے گا۔ حرام غذا بہت قسم کی ہے۔ (۱) سود لینا دینا جس قرضے پر سود دی گئی ہوگی وہ قرضہ سب حرام غذا ہے (۲) رشوت لینا (۳) کم تولنا گھٹیا مال (۴) بلیک کر کے ضروریات زندگی کی چیزیں بیچنا (۵) اذان و نماز کے وقت خرید و فروخت سے کمائی ہوئی دولت حرام ہے (۶) ملاوٹ شدہ اشیاء بیچنا جو ملاوٹ کرے اس کے لئے حرام غذا ہے (۷) راہ چلتے کسی کی دوکان سے بلا اس کے اجازت گاجر، مولی یا مونگ پھلی، چنے وغیرہ کھا لینا حرام غذا ہے۔ اس برے عمل سے مسلمان دنیا میں ذلیل ہوگا (۸) عیب دار چیز بغیر عیب دکھائے بیچنا۔

(۹) چوری ڈکیتی، راہ پڑی چیز اٹھانا، غصب و چھینا چھٹی اور اس کو اپنے استعمال

میں لانا حرام ہے (۱۰) دھوکہ دہی سے اور سیاست دنیوی سے کسی کا مال مارنا (۱۱) بغیر اجازت اور بغیر رضامندی کسی کے مکان یا دوکان پر قبضہ کر لینا (۱۲) غلط فیصلے یا جھوٹے فتوے لکھ کر تنخواہ، فیس وغیرہ لینا (۱۳) پیری مریدی دنیا کمانے نذرانہ لینے کے لئے کرنی اور مریدوں کو بدعتیہ دین اور گناہوں سے نہ بچانا ایسے نذرانے سب حرام غذا ہیں اگر حرام غذا کھاؤ گے تو اللہ تعالیٰ کی حلال چیزوں اور غذاؤں سے محروم ہوتے چلے جاؤ گے ایسی بیماریاں لگ جائیں گی کہ ڈاکٹر طبیب ہر چیز سے پرہیز کراتے چلے جائیں گے۔ بظاہر ڈاکٹر کا پرہیز ہوگا مگر حقیقت میں رب کا غضب۔ حلال غذا کمانے کھانے والے کو نہ خطرناک بیماری لگتی ہے۔ نہ پرہیز کرایا جاتا ہے۔ لہذا ایک حرام سے پرہیز کر لو ہزاروں پرہیزوں سے بچ جاؤ گے۔ (۱۵) جس مال کی زکوٰۃ نہ نکالی جائے وہ حرام ہے۔ خیانت کا مال بھی حرام ہے۔ کفار کے مذہبی تیوہار کا کھانا حرام ہے۔ مسلمان ان تحفے سے نہ کھائیں وغیرہ وغیرہ۔ ہر مسلمان مرد و عورت کو چاہئے کہ ہر دن ہر وقت کوشش اور خیال سے ان حرام غذاؤں، لباسوں کمائیوں سے بچے۔ اس گناہ کو معمولی نہ سمجھو کہ چنگاری اور شعلہ ہے۔ حلال غذا کھاؤ اور کھلاؤ اور کماؤ باپ حلال غذا کمائے۔ ماں حلال غذا کھائے تو اس سے حلال دودھ پیدا ہوگی تو بیٹا بیٹی اس کے باادب، با حیا دلیر، پر باعصمت، با غیرت جوانی گزاریں گے جب اپنی یا اپنے والد سرپرست مربی کی خون پسینے سے کمائی ہوئی غذا کھانے لگو تو دل میں خیال باندھو کہ ہم اپنے پروردگار عالم کی عطا کردہ روزی کھانے لگے ہیں۔ شکر الہی کی تصور میں سب سے پہلے ہاتھ دھو وکلی کرو خود بھی ایسا کرو اور اپنے سب چھوٹے بڑے بچوں اہل خانہ کو اس کی عادت ڈالو۔ ہر کھانے کے لئے گھٹے تک ہاتھ دھو ناسنت ہے۔ اگرچہ نہا کر آیا ہو۔ (فتاویٰ نعیمیہ جلد دوم)

حضرت مولانا شاہ علم الہدی قادری اورنگ آبادی علیہ الرحمہ کے انمول ارشادات

افسوس ہے زمانہ موجودہ کے ان علماء اور فقراء پر جو خود کو مسلمان کہتے ہیں اور صورت عالمانہ اور درویشانہ بنائے ہوتے رہتے ہیں۔ لیکن ایمان و عقائد اسلام کی درستگی سے منزلوں دور ہیں بلکہ بدمذہبوں، بددینوں کافروں، مشرکوں، مرتدوں یعنی، وہابیوں، دیوبندیوں، ندویوں، تبلیغیوں، مودودیوں اور صالح کلیوں سے اتفاق و اتحاد قائم کرتے اور ان سے یارانہ دوستی گانٹھتے ہیں اور امتیاز ایمان و عقائد اسلام اٹھا بیٹھے ہیں حتیٰ کہ حلال و حرام کی تمیز بھی اکثروں میں باقی نہ رہی پھر معرفت الہی و جستجوئے حقیقت و مجاہدات و ریاضات سے ایسوں کو کیا علاقہ، ایسوں کا حال حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمہ کے اس شعر کا مصداق ہے۔

پیرے کہ کامرانی و تن پروری کند
او خوشستن گم است کرار ہبری کند

یعنی ایسا پیر جو مقصد برآری اور تن پروری میں لگا رہتا ہے وہ خود بھٹکا ہوا ہے تو دوسروں کی کیا رہبری کرے گا۔

لباس عالمانہ اور خرقہ درویشانہ زیب تن کر کے طلب دنیا میں مست اور آخرت سے برگشت صرف ترقی معاشرت دنیائے فانی کے حصول کو کمال جانتے ہیں۔ اے ایمان والوں خوب یاد رکھو کہ علمائے حقانی اور فقراء ربانی، دولت مندوں، دنیا پرستوں، گمراہوں مشرکوں کفاروں اور کلمہ گو منافقوں، مرتدوں سے ہرگز ہرگز کوئی واسطہ اور کوئی تعلق نہیں رکھتے ہیں اور مقولہ مقبولاًں سے یہ ہے کہ ”دولت مندوں، گمراہوں اور غضب الہی میں پڑنے والوں کی صحبت و محبت علماء فقرا کے لئے زہر قاتل ہے۔“ بندگان مقبولان الہی کا یہ ارشاد فیض بنیاد ہے کہ بمقدار ایک ذرہ بھی دوستی یا مروت

کامیاب بندگان الہی فرماتے ہیں کہ فقیر اور عالم دین کو چاہئے کہ مشتبہ مال سے نہ کھائے کہ اس سے قلب سیاہ ہو جاتا ہے۔ اور قلب کی روشنی مٹ جاتی ہے۔ بلکہ حلال غذا بھی اتنی نہ کھائے کہ جس سے یاد مولیٰ تعالیٰ میں غفلت پیدا ہو، صحت و زندگانی جہاں فانی کے مطابق غذائے قلیل پر اکتفا کرے کم کھانے کے یہی معنی ہیں۔ اور رات بھر غافل ہو کر نہ سوئے کہ اس سے بھی غفلت کی سیاہی غالب آ جاتی ہے صرف بضورت اتنا سونا چاہئے کہ حواس بگڑنے نہ پائیں، حتیٰ الوسع رات کا زیادہ حصہ ذکر و فکر، مطالعہ اور عبادت الہی میں گزارنا چاہئے کم سونے کے یہی معنی ہیں عالم اور فقیر احکام اللہ اور احکام الرسول کے خلاف کبھی ہرگز ہرگز کلام نہ کرے کہ خلاف شرع بات کرنے والے کے سارے اعمال برباد کر دئے جاتے ہیں کم بولنے کے یہی معنی ہیں۔ امتیاز حق و ناحق کی تعلیم عالم اور فقیر کا شیوہ ہے۔ جس عالم اور فقیر نے امتیاز حق و ناحق کے موقع پر اگر اپنی زبان کو خلق میں بدنامی کے خوف سے روک رکھا تو وہ عالم و فقیر نہیں بلکہ وہ گونگا شیطان ہے کہ عبد کا خوف کرتا ہے اور اپنے خالق سے نہیں ڈرتا ہے (منقول از قادری موعظ و ہاج۔ ص۔ ۵۵)

ایک ایمان افروز تحریر

امام سنوی متوفی ۸۹۵ھ قدس سرہ العزیز اپنی شرح ام البراہین میں تعلیم عقائد کی اہمیت اپنے زمانے کی صعوبت و کلفت اور عقیدے کو مضبوط و مستحکم کرنے والوں کی ندرت کا تذکرہ کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں۔

جو شخص اپنے سر میں دماغ اور دماغ میں عقل و شعور کا جلوہ رکھتا ہے اس زمانہ پر مہن میں اس کے تمام مشغلوں سے زیادہ اہم اور قابل توجہ امر یہ ہے کہ وہ اس چیز

میں جدوجہد کرے جس کے ذریعہ وہ اپنی جان کو ہمیشگی کی جہنم سے بچائے، اور بغیر اس کے نہیں ہو سکتا کہ آدمی اسلامی عقائد کو اسی طور پر مضبوط و مستحکم کرے جس طور پر ائمہ اہلسنت معرفت رسال صاحبان خیر و صلاح نے بیان فرمایا ہے۔ اور کتنے کم ہیں ایسے لوگ جو اس پر آشوب دور میں اسلامی عقائد کو اسلاف اہلسنت کے موافق ٹھوس کریں، جب کہ آج جہالت کا دور یا موجیں مار رہا ہے۔ باطل بلا کا پھیلا ہوا اور زمین کے ہر گوشے پر حق سے مکر کرنے، اہل حق سے جلنے اور باطل اور جھوٹی بناوٹی اور دھوکے کی باتوں سے آراستہ کرنے کا طوفان برپا ہے۔

کتنا مبارک ہے آج وہ بندہ جسے اپنے ایمان و عقیدوں کو پہچاننے اور سمجھنے کی توفیق ملی، پھر اس کے بعد ظاہر و باطن میں جن دینی مسائل کے بغیر وہ چل نہیں سکتا وہ اس نے دیکھے۔ یہاں تک کہ اس کا دل نور حق سے مستنیر اور اس کی خوشی سے لسبریز ہو گیا پھر تمام خلق سے کنارہ کش اور اس کی ایذا رسانی سے کنارہ گزریں ہو کر قریب موت اس دار فانی کی خرابی و تباہی سے نکل گیا۔ تو مبارک ہو اسے وہ جو موت کے بعد وہ دیکھے گا۔ ایسی نعمت اور ایسی مسرت جس کی کیفیت بیان میں نہیں آ سکتی اور عقلیں اس کا اندازہ نہیں لگا سکتیں۔ بیشک اس بندے نے تھوڑا صبر کیا اور بہت کچھ پایا۔

توپاکی ہے اس ذات کو جو اپنے بندوں میں سے جسے چاہے اپنے خاص فضل سے نوازے اور اپنے خاص اختیار سے جسے چاہے قرب دے اور جسے چاہے دور کر دے۔ (بحوالہ منقول از درس اسلاف ص ۹۶)

قابل عمل قیمتی باتیں

دنیا آگ کی مثل ہے یہ اتنی ہی کافی ہے کہ جس سے کوئی چیز پکا کر کھالیں، سردی میں گرم ہو جائیں جب زیادہ ہو جاتی ہے تو جلا کر ہلاک کر ڈالتی ہے، وضو کر کے کھایا جانے والا طعام تسبیح کرتا ہے اور لوگوں میں نور بن کر دوڑتا ہے۔ صحت ایمان کی نشانی یہ

ہے کہ نیکی سے خوشی حاصل ہو اور بدی بری معلوم ہو۔ مال و دولت، حسن و جمال پر غور کرنا لا حاصل ہے، ایک نہ ایک دن ان کو ضرور زوال ہے۔ دنیا فانی ہے اور کارہائے دنیا لا یعنی، حق پر ثابت قدم رہنا کرامت سے بڑھ کر ہے۔ دنیا دل میں ہے تو درد ہے اور ہاتھ میں ہے تو دوا۔ ظالم کے چہرے کو دیکھنا قلب کو سیاہ کر دیتا ہے۔ لاپچی علماء سے دور بھاگو۔ عزت فتاعت کی شرف سے ملتی ہے اور ذلت لالچ کے راستے سے آتی ہے۔ بڑی بڑی امیدیں باندھنا تنگ نظری کی نشانی ہے اور حرص میں پڑنا بے ہنری کی دلیل ہے۔ سچائی نجات دلاتی ہے اور جھوٹ ہلاک کرتا ہے۔ دل ایک ایسا آئینہ ہے کہ اگر یہ بدی سے پاک ہو تو اس میں سب کچھ نظر آسکتا ہے۔ اس شخص کو کبھی موت نہیں جو علم کو زندگی بخشا ہے۔ تکبر اور غصہ عقل کا چراغ گل کر دیتا ہے۔ سلامتی اسی میں ہے کہ غیر ضروری بات نہ کی جائے۔ جب تک مچھلی کا منہ بند رہتا ہے وہ کانٹے کی گرفت میں نہیں آتی۔ دوست کو دولت کی نگاہ سے مت دیکھو، وفا کرنے والے دوست اکثر غریب ہی ہوتے ہیں۔

توبہ روح کا غسل ہے، جتنی باریک جاتے روح میں نکھار پیدا ہوتا ہے۔ معافی اور توبہ کی توفیق بھی مقدر والے ہی کو نصیب ہوتا ہے ورنہ آنکھوں پر لوہے کے پردے اور کانوں میں سیسہ پگھلا دیا جاتا ہے۔ انسان کی سوچنے، سمجھنے کی صلاحیت سلب کر لی جاتے ہے۔ امام غزالی احیاء العلوم میں تحریر فرماتے ہیں۔ توبہ کے تین رکن ہیں۔ اپنے کئے پر شرمندہ ہونا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ سے معافی چاہنا اور عہد کرنا کہ آئندہ ایسا گناہ نہیں کروں گا۔ صاحب فیوض یزدانی ص۔ ۱۴۵ پر تحریر فرماتے ہیں: جس کا مقصد زندگی آخرت ہو اللہ اس کے دل میں استغنا اور بے نیازی پیدا فرما دیتا ہے۔ اسے دل جمعی عطا فرماتا ہے اور دنیا اس کے پاس ذلیل و خوار ہو کر آتی ہے۔

مومن دو خوف کے درمیان ہے، وہ نہیں جانتا کہ جو مدت گزر چکی ہے اللہ تبارک

و تعالیٰ اس کے متعلق اس کے ساتھ کیا کرے گا، اور جو مدت باقی ہے وہ نہیں جانتا کہ اللہ پاک اس کے بارے میں کیا حکم جاری فرمائے گا؟ بندے کو چاہیے کہ وہ اپنے نفس کے لئے اپنے نفس سے، اپنی آخرت کے لئے اپنی دنیا سے، اپنی موت کے لئے اپنی زندگی سے اور اپنے بڑھاپے کے لئے اپنی جوانی سے توشہ لے لے، کیوں کہ دنیا تمہارے لئے پیدا کی گئی ہے اور تم آخرت کے لئے پیدا کئے گئے ہو۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ موت کے بعد معافی چاہنے کی کوئی جگہ نہیں ہے اور نہ دنیا کے بعد جنت اور دوزخ کے علاوہ کوئی گھر ہے۔

سرکارِ غوثِ اعظم ارشاد فرماتے ہیں:۔ دنیا اس کی خدمت کرتی ہے جو حق تعالیٰ کے دروازے پر کھڑا ہوتا ہے اور جو دنیا کے دروازے پر کھڑا ہوتا ہے اس کو وہ ذلیل کرتی ہے۔ (مخوالہ جہان تاج الشریعہ ص: ۱۵۴)

منافق کی چار علامتیں ہیں۔ وعدہ خلافی، امانت میں خیانت، جھوٹ بولنا، گالی دینا۔ جو شخص دوسروں کو نصیحت کرے اور خود اس پر عمل نہ کرے اس کی مثال ایسی ہے جیسے وہ اندھا ہے اور اس کے ہاتھ میں کافوری شمع ہے۔ جس سے دوسرے توروشنی حاصل کر سکتے ہیں، مگر خود اس سے فیض نہیں پاسکتا۔

جس چیز کا علم نہیں اس کو مت کہو۔ جس چیز کی ضرورت نہیں اس کی تلاش مت کرو، جو راستہ معلوم نہیں اس پر سفر نہ کرو، اچھی بات جو کہے غور سے سنو، کیونکہ غوطہ زن کی ذلت سے گوہر کی قیمت کو کوئی فرق نہیں پڑتا۔

جو خدا سے نہیں ڈرتا وہ سب سے ڈرتا ہے، جو خدا سے ڈرتا ہے وہ کسی سے نہیں ڈرتا۔ جس کا دین و ایمان نہیں ہے وہ زندہ رہنے پر بھی مردے کے مانسہ ہے، اور ایمان والا مرنے کے بعد بھی زندہ ہے۔

ایمان اور توکل یہ ہے کہ اپنی روٹی کھاؤ اور دل تنگ مت کرو۔ یاد رکھو جو

تمہارے مقدر میں ہو گا وہ تم سے گم نہیں ہو گا۔

لو ہا صرف لڑائی کے وقت سونے سے بہتر سمجھا جاتا ہے مگر عقل ہر مقام پر سونے سے قیمتی ہے۔

جن لوگوں نے دینی تعلیم نہ حاصل کیا اور نہ دین پر قائم رہے وہ صرف نام کے انسان ہیں بلکہ ان کا وجود زمین کے لئے بوجھ ہے۔ بیٹا وہی ہے جو باپ کا خدمت گذار ہو، دوست وہی ہے جو آڑے وقت میں ساتھ دے اور عورت یعنی بیوی وہی ہے جس سے آرام ملے۔

من چنگا تو سب چنگا یعنی دل صاف ہے تو سب صاف ہے۔ صرف جسم کی صفائی سے دل صاف نہیں ہوتا۔ جیسا کھاؤ گے اُن ویسا بنے من، یعنی جیسی غذا استعمال کرو گے ویسے ہی اس کا اثر ہو گا۔ بڑھاپا تمام زندگی کی خوشیوں کو ختم کر دیتا ہے۔ مگر ہوس کو اور بڑھا دیتا ہے۔ علم حاصل کرنے والے کے لئے شرم اچھی نہیں کیوں کہ شرمیلا طالب علم کبھی علم حاصل نہیں کر سکتا۔

ہر روز آئینہ دیکھا کرو اگر بری صورت ہو تو تو برا فعل نہ کرو تا کہ وہ برائیاں تمہارے اندر جمع نہ ہونے پائیں۔ اور صورت اچھی ہے تو برا کام کر کے اس کی خوبصورتی تباہ نہ کرو۔ اس دنیا میں جو شخص آزاد نہیں، موت اس کو آزاد کر دیتی ہے اور جس کا کوئی علاج نہیں موت اس کا علاج کر دیتی ہے۔

حسد نیکوں کو اس طرح کھالیتا ہے جیسے آگ لکڑی کو کسی پر کچھڑ مت اچھا لو اس سے دوسروں کے کچھڑے خراب ہوں یا نہ ہوں مگر تمہارے ہاتھ ضرور گندے ہو جائیں گے۔

دل کے نور سے زیادہ کوئی روشنی نہیں اور نفس امارہ سے زیادہ کوئی ہمارا دشمن نہیں۔ جو شخص ناکامی کے تلخ گھونٹ پینے کو تیار نہیں اسے کامیابی کا شیریں گھونٹ کبھی نہ مل سکے گا۔

بدگمانی کو اپنے اوپر غالب مت کر۔ کیونکہ اس کی وجہ سے دنیا میں تجھ کو کوئی دوست اور ہمدرد نہ مل سکے گا۔ نماز میں قلب کی حفاظت، مجلس میں زبان کی، غضب و غصہ میں ہاتھ کی اور دسترخوان پر پیٹ کی حفاظت کر۔

عالم، دین کا طبیب ہے اور مال دین کا مرض تو جب طبیب خود ہی مرض میں مبتلا ہو جائے تو اس سے دوسروں کا علاج نہیں ہو سکتا۔ دنیا ایک ڈھکا چھپا کنواں ہے۔ لہذا عقلمندوں کو اس میں ہوشیاری سے قدم رکھنا چاہئے۔ جھوٹ تمام گناہوں کی ماں ہے اور سچ سب برائیوں کا علاج ہے۔

اے نادان! عورتوں کے کہنے پر عمل نہ کرنا، تمام آفات سے محفوظ رہے گا۔ دنیا ایک باغ ہے اس کا خالق و مالک خداوند قدوس ہے۔ وہ ہر ایک کی خبر رکھتا ہے اور کوئی محروم نہیں رہتا۔ مشکلات کو دور کرنے، خواہشات کو دبانے اور تکلیف برداشت کرنے سے انسان کا کردار مضبوط، بلند اور پاکیزہ ہو جاتا ہے۔

مال جمع کرنے میں حریص نہ ہو اور حرام و ناپاک سے پرہیز کرو، کہ حرام روزگار اگرچہ تمہاری جیبوں کو پر کر دے گا لیکن تمہارے دلوں کو ایمان سے خالی کر دے گا۔ نماز ترک کر کے جو آمدنی کی جائے گی اس سے دیوں قسم کے بوال کھڑے ہوں گے۔ زمین والوں پر سب سے بڑا رحم و کرم یہی ہے کہ ان کو مسلمان کر کے ابدی عیش و راحت اور دوامی حقیقی صحیح مفید واقعی نعمت آزادی کامل سے دارین میں کامیاب و بہرہ مند بنادیا جائے بدوں کے ساتھ نیکی کرنا درحقیقت نیکیوں پر ظلم ہے۔

مخدوم بہار فرماتے ہیں اگر کوئی شخص بغیر علم (دین) حاصل کئے مجاہدہ کرے گا تو اس کی مثال ایسی ہے کہ کسی شخص نے بغیر وضو کے نماز پڑھی ہو یا کوئی کافر قرآن کی تلاوت کرے۔ (مکتوبات صدی مکتوب نمبر ۵۵)

حضور بدرملت علیہ الرحمۃ والرضوان

آپ کی باریک بینی، شرعی خامیوں پر گرفت اور ساتھ ہی ساتھ بندگان خدا کی اصلاح کر کے اور سامع کے ذہن میں خوب اچھی طرح بات اتار دینے کا جو ملکہ پروردگار عالم نے آپ کو ودیعت فرمائی تھی وہ اپنی مثال آپ تھی۔

چند عنوانات پر آپ کی کارآمد اور قابل عمل

قیمتی ہدایات ملاحظہ کریں۔

صلح کلیت سے بچنے کی تلقین اور آخرت کی یاد دہانی وغیرہ

آپ اپنے مکتوب مرقومہ ۵/ محرم ۱۳۹۸ھ میں اپنے ایک متعلق کو تحریر فرماتے ہیں کہ آپ کے بارے میں مجھے جو معلومات حاصل ہوئے ہیں، ان سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپ کی زندگی مضحل گزر رہی ہے۔ آپ کے نزدیک صحیح العقیدہ مسلمان اور فاسد العقیدہ شیطان کے درمیان کوئی خاص امتیاز نہیں ہے۔ اگر معاذ اللہ تعالیٰ صورت واقعہ ایسا ہی ہے تو آخری مرتبہ آنکھ بند ہونے پر آپ اتنے بڑے خسارہ میں ہوں گے، جس کی چھبھن ابد الابد تک رہے گی۔ مولیٰ عروج ل آپ کو اور ہم کو خسارہ عقیبی سے پناہ بخشے۔ بجاہ سید الکائنات آخر الانبیاء ثم بجاہ سید الاولیاء الغوث الاعظم الجیلانی صلی اللہ علی نبینا والہ وسلم۔

برہم ہونے کی ضرورت نہیں ناراض ہونے کی بات نہیں بلکہ اپنے حالات و معاملات پر نگاہ ڈالنے کی ضرورت ہے۔ یہ بات قطعی ہے کہ دنیا سے سفسر کرنا ہے اور بارگاہ احدیت جل جلالہ میں حاضر ہونا ہے۔ سرکار مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء سے سامنا ہونا ہے۔ تو اگر دنیا میں خدا نخواستہ سرکار مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کی عظمت کے دشمنوں سے

واسطہ اور تعلق قائم رہا تو میدان محشر میں انہیں دشمنوں کے ساتھ حشر ہوگا۔ مولیٰ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو سرکار مصطفیٰ علیہ التحیۃ الثناء کی عظمت کے دشمنوں کی صحبت سے محفوظ رکھے۔ آمین ثم آمین (مکتوبات بدرملت ص ۲۰۱)

رشتے سے متعلق ایک مکتوب بنام قاضی طبعوا الحق عثمانی مرقومہ ۲۲/صفر المظفر ۱۳۸۸ھ میں رقم طراز ہیں۔ میں مسلک رضویت کا حامی ہوں اور اسی مقدس مسلک پر چلنے کی کوشش کرتا ہوں۔ مسلک رضویت جہاں ایک طرف سنت میں تصلب اور فرقہ ہائے باطلہ وہابی، دیوبندی، رافضی، ندوی، مودودی وغیرہم سے دور و نفور رہنے کی سخت تاکید کرتا ہے۔ وہیں دوسری طرف عمل و کردار کو صاف ستھرا رکھنے کا مطالبہ بھی کرتا ہے۔ اسی لیے میں نے ہر گوشہ کو آجا کر کر دیا ہے۔ چال بازی، عیاری، بات کتر کر کہنا، لمبی ڈینگ ہانکنا وغیرہ امور سے۔ بحمدہ تبارک و تعالیٰ ثم بعون رسولہ علیہ التحیۃ والثناء مجھے ضد ہے۔ میں ایسے ماں باپ کی لڑکی سے رشتہ کا طالب ہوں جو دنیوی ٹیپ ٹاپ سے بے پرواہ ہو۔ دنیا داری پر ان کی دین داری غالب ہو۔ شریعت طاہرہ کا جو حکم ان کے سامنے رکھا جائے اسے بے چوں و چپر امانیں اور عمل کرنے کی کوشش کریں۔ مالدار داماد پر دین دار داماد کو ترجیح دیں۔ لڑکی حسب ذیل اوصاف رکھتی ہو۔ (۱) لڑکی تندرست ہو، آسیب زدہ اور مریضہ نہ ہو۔ (۲) پردہ کی پوری پابندی کر سکتی ہو۔ (۳) شوخ اور بے باک نہ ہو۔ (۴) اس کے اندر دین داری کا مادہ ہو، مزاج سادہ پسند ہو۔ (۵) شوہر کی اطاعت اور خدمت کا جذبہ رکھتی ہو۔ (۶) اپنی دین داری کی وجہ سے شرعی پابندیوں کو بخوشی گوارا کر لے (۷) قرآن مجید تلاوت کر سکتی ہو اور اردو کی چھوٹی چھوٹی کتابوں کو پڑھ لیتی ہو۔ (۸) حسن سیرت اور قبول صورت والی ہو۔ (۹) نسب صاف ستھرا اور بے داغ ہو۔ (۱۰) فیشن پرستی کا دلدارہ نہ ہو۔

(مکتوبات بدرملت، صفحہ ۱۵۴)

آپ کے نورانی خطوط، وعظ و تبلیغ، پند و نصیحت کا مجموعہ ہوتے تھے۔ اس لئے مکتوبات بدرملت سے کچھ سطور پیش کر دی گئیں۔ آپ کا ہر مکتوب نرالے انداز کا ہے اور مسائل شریعت اور راز ہائے طریقت سے بھرپور ہے اور جگہ جگہ سرکار غوث اعظم اور سرکار اعلیٰ حضرت کا ذکر پاک ہے۔ نیٹ پر بھی یہ کتاب ملاحظہ کریں اور دل کی تشنگی بجھائیں۔ کتبہ فقیر قادری عفی عنہ

پہلا واقعہ

حضور بدرملت کی جلسے جلوس سے کنارہ کشی

از: راقم الحروف فقیر قادری اور نگ آبادی عفی عنہ

آپ اپنی حیات کے اخیر میں جلسے جلوس میں عام طور پر شریک ہونے سے اپنے آپ کو الگ کر رکھا تھا۔ پھر بھی آپ کے معتقدین و مجتہدین جلسے وغیرہ میں دعوت دینے کے ساتھ ہی ساتھ زادراہ بھی روانہ کر دیا کرتے تھے۔ مگر حضرت قبلہ دعوت دینے والوں سے معذرت چاہ کر اریہ وغیرہ کی رقم واپس کر دیا کرتے تھے۔ راقم نے اپنے طالب علمی کے زمانے میں جب آپ کو کرایہ واپس کرتے ہوئے دیکھا تو حضرت علیہ الرحمۃ والرضوان سے ایک مرتبہ عرض کیا کہ حضور آخر دعوت قبول فرمانے کے بجائے رد کر کے زادراہ واپس کیوں کر دیا جاتا ہے؟ اس پر حضرت علیہ الرحمۃ نے کچھ اس طرح فرمایا۔ آپ نہیں سمجھتے ہیں زمانہ کے حالات کس قدر بدل چکے ہیں ناظم جلسہ غیر ذمہ دار پیشہ و خطباء و مقررین اور شعراء کی بہتات اور کثرت ہے۔ آج لوگوں کے عام حالات یہ ہوتے جارہے ہیں بغیر کسی معتبر ذمہ دار عالم دین سے سمجھے سمجھے ہوئے جسے چاہتے ہیں جلسے وغیرہ میں مدعو کر لیتے ہیں۔ اب ایسی مجلس میں ان کے ساتھ ممبر پر میں بھی شریک رہوں اور جب وہ نااہل حضرات خلاف شرع بولی بولیں یا خلاف شریعت اشعار پڑھیں اور میں ان کی اصلاح کے لئے ٹوک دوں اور توبہ و رجوع کی جانب توجہ دلاؤں تو اس

وقت نفسانیت اور شیطانیت کا اتنا غلبہ ہے کہ حق قبول کرنے کے بجائے بحث و مباحثہ پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔ اور ان میں بعض تو کفریات تک بک جاتے ہیں۔ اور تنبیہ کرنے پر آنکھیں دکھاتے اور گردن چڑھاتے ہیں اور اصلاح کرنے والے کے خلاف محاذ آرائی اور بجھڑا کھڑا کر دیتے ہیں۔

اور اگر میں ایسے جلسہ وغیرہ میں شریک رہوں اور ان کی خلاف شرع باتوں کو سن کر خاموش بیٹھا رہ جاؤں اور حق ظاہر نہ کروں تو پھر بارگاہ الہی میں کوڑا کھانے کے لیے اپنی پیٹھ کو تیار رکھنا ہوگا۔ انہیں وجوہ کے بنا پر میں کنارہ کشی اختیار کرنے ہی میں سلامتی اور سکون محسوس کرتا ہوں۔ رہی مدعو کرنے والے معتقدوں کی بات تو انہیں صورت حال سے آگاہ کر کے اُن سے معذرت چاہ لیتا ہوں کہ اُن کی دل شکنی نہ ہونے پائے۔ واعظ و مقرر کیسا ہونا چاہیے؟ جب یہ مسئلہ سرکار اعلیٰ حضرت سے دریافت کیا گیا، سوال و جواب بغور پڑھیں:

س: واعظ یعنی پند و نصیحت کرنے والا اور مقرر کا عالم ہونا ضروری ہے؟

ج: غیر عالم کو وعظ کہنا حرام ہے۔

س: عالم کی تعریف کیا ہے؟

ج: عالم کی تعریف یہ ہے کہ عقائد سے پورے طور پر آگاہ ہو اور مستقل ہو اور اپنی ضروریات کو کتابوں سے نکال سکے بغیر کسی کے مدد کے۔ (الملفوظ، ج اول، ص ۵)

دوسرا واقعہ

غیر ذمہ دار مقررین اور شعراء کی مبالغہ آرائی بالخصوص

لفظ ”منور و مجلیٰ“ کے متعلق حضور بدر مملت کی ایمان افروز ہدایت

از حضرت مولانا محمد یونس خان صاحب نوری خطیب و امام سنی مدینہ مسجد ۲۵ نمبر گو

ونڈی بمبئی ۴۳ آپ نے راقم فقیر قادری سے بیان کیا کہ غالباً ۱۴۰۲ھ بمطابق ۱۹۸۴ء میں جب میں حضور بدرملت علیہ الرحمۃ کے زیر سایہ مدرسہ غوثیہ بڑھیا ضلع بستی (یوپی) میں علم دین حاصل کر رہا تھا انہیں دنوں میں ایک روز حضور والا کے ہمراہ مدرسہ سے قریب ہی ایک گاؤں بھگوت پور میں محفل میلاد شریف میں جانا ہوا۔ اور وہاں تھوڑی دیر محفل میں بیان کرنے کا موقع بھی میسر ہوا جب میں تقریر کر رہا تھا قریب ہی کے ایک کمرے میں حضور بدرملت تشریف فرما تھے۔ اور ہماری تقریر سماعت کر رہے تھے میں نے اپنی تقریر ختم کرنے کے بعد اپنے ایک ساتھی حافظ وقاری ذاکر القادری بہرائچی کا اعلان کرتے ہوئے یہ کہا کہ اب میری تقریر کے بعد حافظ ذاکر صاحب اپنی تقریر سے آپ حضرات کے قلوب کو منور و محلی فرمائیں گے۔ یہ کہہ کر میں بیٹھ گیا۔ پھر میرے بعد حافظ صاحب نے اپنا بیان شروع کیا اور حافظ صاحب کی تقریر ختم ہونے کے بعد اخیر میں حضرت قبلہ تشریف لائے اور اپنا بیان شروع کرنے سے پہلے اہل محفل سے آپ نے پوچھا کہ اے لوگو ابھی حافظ یونس صاحب نوری نے اعلان کیا کہ حافظ ذاکر صاحب اپنی تقریر سے آپ حضرات کے قلوب کو منور و محلی فرمائیں گے۔ تو کیا آپ لوگوں کے قلوب حافظ صاحب کی تقریر سے منور و محلی ہو گئے؟ اس ارشاد پر حاضرین محفل خاموش رہے۔ پھر حضرت نے اپنا رخ مجھ فقیر نوری کی جانب کیا اور فرمایا کہ اگر آپ لوگوں کے قلوب منور و محلی نہیں ہوئے مگر نوری صاحب کا دل تو ضرور ہی روشن ہو گیا ہوگا۔ اس لئے کہ انہوں ہی نے یہ اعلان کیا تھا۔ بہر حال حضرت نے جم کر میری کھینچائی کی۔ میں سر جھکائے شرمندہ بیٹھ رہا۔ محفل میلاد شریف ختم ہو گئی۔ اس محفل میں ایک نئے طالب علم جن کا نام سید سراج صاحب تھا جو اسکول سے پڑھ کر حضرت کی خدمت میں حصول علم دین کے لئے آئے تھے وہ بھی شریک تھے۔ انہیں منور و محلی والی بات سمجھ میں نہ آئی۔ محفل پاک کے اختتام کے بعد حضرت کے ہمراہ ہم لوگ جب مدرسہ غوثیہ کے لئے پیدل چل پڑے تو راستے میں سید صاحب سے رہا نہیں گیا اور انہوں

نے حضرت سے پوچھ ہی لیا کہ حضور یہ ”منور اور محلی“ کیا ہوتا ہے؟ حضرت نے فرمایا آپ گھبراہٹ میں مدرسہ پہنچنے کے بعد آپ کو بتا دیا جائے گا۔ جب حضرت مدرسہ پہنچے اور آپ نے اپنے کمرے کا دروازہ کھولا یا اس کے بعد اندر تشریف لے گئے اور لائٹ جلانی کمرہ روشن ہو گیا۔ حضرت نے فرمایا، یہ ہے ”منور و محلی“ کا مطلب اور اس کے بعد لائٹ بجھا دی اور فرمایا یہ منور و محلی نہیں ہے۔ اور اس کے بعد حضرت نے سید صاحب سے دریافت کیا کہ کیا حافظ ذاکر صاحب کی تقریر ایسی ہوئی تھی جیسا کہ حافظ نوری صاحب نے اعلان کیا تھا۔ اس پر سید صاحب نے جواباً عرض کیا کہ حضور ہماری سمجھ سے ایسی تقریر تو نہیں ہوئی تھی۔ اس کے بعد حضرت نے فرمایا کہ کتنا بڑا جھوٹ ہے وہ بھی ممبر رسول پر ذرا غور کیجئے کس قدر تاریکی ہے۔

نوری صاحب کا بیان ہے اس کے بعد بھی ایک ہفتے تک درس گاہ میں مجھے سرزنش فرماتے رہے۔ جس کا فائدہ مجھے یہ ہوا کہ آج میری عمر تقریباً ۵۵ سال کی ہو گئی ہے اس عرصہ میں فقیر نے کسی مقرر کے لئے اس لفظ کا استعمال نہیں کیا اور دوسروں کو منع کرنے کے ساتھ اس قسم کے مبالغہ آرائی اور جھوٹ سے بچنے کی تاکید و تلقین کرتا رہا۔

تیسرا واقعہ مبالغہ بیجا سے پرہیز

از: فقیر عبدالصمد قادری اور نگ آبادی عفی عنہ

حضرت کے شاگرد مولانا کمال الدین صاحب رضوی دارالعلوم عربیہ اسلامیہ اہل سنت سعدی مدینورہ ضلع باندہ (یوپی) نے ایک مرتبہ حضرت کی خدمت میں ایک خط روانہ کیا تھا جس میں انہوں نے آپ کو فرید عصر وغیرہ القابات لکھ دیئے تھے۔

اس کے جواب میں حضرت نے تحریر فرمایا، میرے حق میں فرید عصر و حید ہر،

استاذ العلماء، سند المدرسین، عمدۃ المحققین کے کلمات ہرگز ہرگز نہ لکھیں جائیں۔ یہ تسلیم ہے کہ زمانہ حاضرہ میں مبالغہ بیجا کا رواج خوب عام ہے۔ آپ اس مبالغہ ضالہ سے پرہیز کریں۔ مولائے کریم جل شانہ آپ کو زمانہ حاضرہ کی بدعت سینہ سے بچائے آمین۔

اسی طرح سے میں بھی ۲۰۸ھ میں حضرت علامہ مبین الدین صاحب قبلہ امر وہی علیہ الرحمہ کے وصال کی خبر پا کر حضور والا کی خدمت میں ایک عریضہ روانہ کیا تھا اور اس میں لکھا تھا ”حضرت علامہ امر وہی علیہ الرحمہ کی وصال کی خبر سن کر مجھے شدید صدمہ پہونچا“ خط وصول فرمانے کے بعد حضور بدرملت نے اس خط کو اپنے ڈیکس میں محفوظ فرمایا، چند مہینے کے بعد مدرسہ غوثیہ کے جلسہ کے موقع پر جب وہاں حاضر ہوا تو بعد نماز ظہر مسجد غوثیہ میں حضرت قبلہ سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ سلام و مصافحہ کے بعد حضرت نے خیریت معلوم فرمائی۔ اس کے بعد آپ کے ساتھ ہی ساتھ درس گاہ میں آگیا۔ جلسہ کے موقع پر دو دراز مقام سے آئے ہوئے مہمانوں میں سے بھی کچھ حضرات آپ کے حجرہ شریف میں داخل ہو کر بیٹھ گئے، انہیں میں چھپرہ کے رہنے والے ایک ہمارے پیر بھائی جناب مولانا غلام ترضی صاحب رضوی بھی موجود تھے۔ اس موقع پر حضرت قبلہ نے ڈیکس سے ایک خط نکالا اور میری جانب بڑھایا اور فرمایا دیکھئے کیا یہ آپ کی تحریر ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! یہ میری ہی تحریر ہے۔ پھر ایک جملے کی جانب اشارہ فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا اس جملے کو پڑھئے، میں نے تعمیل حکم ادا کرتے ہوئے پڑھا ”حضرت علامہ امر وہی صاحب کے وصال کی خبر سن کر مجھے شدید صدمہ پہونچا“ اس کے بعد حضرت نے فرمایا، اب رک جائیے اور مجھے بتائیے کہ صدمہ کی تعریف کیا ہے؟ آپ کے اس سوال پر میں سکوت اختیار کیا اور سر جھکائے بیٹھا رہا، اس کے بعد آپ نے فرمایا، اب مجھ ہی کو بتانا پڑے گا۔ لیجئے سب

لوگ سنئے۔ جب انسان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اسے رنج کہا جاتا ہے اور جب اس کے آگے بڑھ کر غیر معمولی اضافہ ہو جاتا ہے تو اسے غم کہا جاتا ہے اور غم میں بہت زیادہ اضافہ ہو جاتا ہے تو اسے صدمہ کہا جاتا ہے۔ یعنی صدمہ کی کیفیت یہ ہوتی ہے کہ آدمی ہوش کھودیتا ہے تو بتائیے کی شدید صدمہ کی صورت میں آدمی کا حال کیا ہوگا اب آپ اندازہ لگائیں اگر واقعی مذکورہ کیفیت پیدا ہوگئی تھی تو آپ کا یہ لکھنا بجا ہے اور اگر نہیں تو آپ شرعی گرفت میں ہیں اور اس کا پتہ آپ کو بھی نہیں ہے۔

فقیر قادری نے عرض کیا، حضور والا! مندرجہ بالا کیفیت کا تو مجھے خیال بھی نہیں گزرا تھا، اس پر آپ نے ارشاد فرمایا، پھر آپ نے ایسا کیوں لکھا؟ اس کے بعد آپ نے بڑی نرمی، متانت اور محبت سے مثال دے دے کر جملہ حاضرین کو نصیحت فرمائی اور فرمایا کہ آج کل مبالغہ خالہ کا رواج بہت عام ہوتا جا رہا ہے۔ اخبار والے، رسالے والے، اسلامی انجمن اور مدرسے والے جب کبھی کسی کے انتقال کی خبر سنتے ہیں، تعزیت کے لئے جاتے ہیں، تعزیت نامہ بھیجتے ہیں تو کہتے اور لکھتے ہیں کہ ہم بھی آپ کے غم میں برابر کے شریک ہیں، حالانکہ میت کے گھر والے کے مقابلہ میں ان کی کیفیت ویسی نہیں ہوتی۔ الا ماشاء اللہ

اسی طرح حضرت فرمایا کرتے تھے، مذہبی جلسے میں جو اناؤں سرمد کو کیا جاتا ہے، اس کا حال تو بہت ہی زیادہ بگڑتا جا رہا ہے، اراکین جلسہ وغیرہ کو خوش کرنے کے لئے مبالغہ آرائی کی حد پھلانگنے میں وہ ذرہ برابر پچکچا ہٹ محسوس نہیں کرتا۔ اور بارگاہ الہی کا مجرم ہو جاتا ہے۔

لہذا آئندہ زبان اور قلم کو قابو میں رکھنے کی ہر ممکن کوشش کیجئے، ہر کار اعظم پیارے مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کا فرمان عالی شان ہے کہ میرے جس امتی نے اپنی زبان و شرم گاہ کو قابو میں رکھا تو قیامت کے روز میں اس کی شفاعت کا ضامن ہوں۔

لہذا آرزو خیال لوگوں کی روش اختیار نہ کیجئے اور ہر جگہ اللہ و رسول جل جلالہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرمان کو یاد رکھئے۔

آپ علیہ الرحمہ کی اس نشان دہی سے کئی فائدے حاصل ہوئے۔ پہلا فائدہ تو یہ ہوا کہ میں نے زندگی بھر بیجا مبالغہ آرائی سے بچنے کا عہد کر لیا، دوسرا فائدہ حاضرین کو اس اہم امر سے آگاہی ہوگئی اور تیسرا فائدہ بہتوں کو بحمدہ تعالیٰ بے جا مبالغہ آرائی سے بچنے کی تلقین کی اور ان شاء اللہ تعالیٰ یہ سلسلہ زندگی بھر جاری رہے گا۔ سچ کہا ہے کسی نے دل سے جو بات نکلتی ہے اثر کھتی ہے

حضور والا کی تحریروں اور باتوں میں تاثیر کے سلسلے میں سعید نوری صاحب جنرل سکریٹری رضا اکیڈمی ممبئی نے بھی ایک ”تاثر“ میں تحریر کیا ہے کہ ”حضور بدرملت کی تحریر پڑھنے سے خوف خدا تصلب فی الدین، اتباع شریعت اور بزرگوں سے عقیدت و احترام کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔“ اور یہی اصل دینداری ہے، مولیٰ تبارک و تعالیٰ ہم سبھوں کو مسلک رضویت پر استقامت عطا فرمائے، اور اسی مسلک حق پر قائم رہ کر خاتمہ بالآخر نصیب فرمائے۔ آمین

دینی مدارس کا الحاق

ہمارے مرشد گرامی سرکار حضور مفتی اعظم قدس سرہ العزیز الہ آباد بورڈ سے مدارس کا الحاق کو سخت ناپسند فرماتے تھے، انھیں کی اتباع کرتے ہوئے حضور بدرملت علیہ الرحمہ بھی زندگی بھر اس سے الگ رہے اور اپنے تلامذہ و متعلقین کو اس کی خرابیاں بیان کر کے بچنے بچانے کی سختی کے ساتھ تلقین فرماتے رہے۔ علامہ میلیسی صاحب قبلہ دامت برکاتہم القدسیہ کے نام ایک مکتوب مرقومہ ۳/ ذی الحجۃ الحرام ۱۳۹۲ھ میں آپ تحریر فرماتے ہیں:

”میں ادارہ فیض الرسول براؤں شریف میں درسی خدمات پر ۱۳۱۷ھ میں مقرر ہوا، ایک ماہ آٹھ دن کم انیس سال تک ادارہ ہذا میں میرا قیام رہا، یہ ادارہ سرکار اعلیٰ حضرت رضی المولیٰ تعالیٰ عنہ کے مسلک مقدس کا نقیب و داعی تھا، اس ادارہ میں رجسٹر اور دیگر کاغذات اسلامی تاریخ اور سنہ کے مطابق رکھے جاتے تھے اور مشاہرے اسلامی ماہ کے مطابق ادا کئے جاتے تھے، قیام ادارہ کے تقریباً تین یا چار سال کے بعد لوگوں نے تحریک کر کے ادارہ ہذا کا الہ آباد بورڈ سے الحاق کرایا۔ میں نے روز اول ہی الحاق کی شدید مخالفت کی لیکن ارباب حل و عقد نے اس پر توجہ نہ دی۔ آج چار سال کا زمانہ ہو رہا ہے کہ الہ آباد بورڈ نے ادارہ کو ایڈمین کے ساتھ مدرسین کو الگ سے امداد دینا جاری کیا۔ سب مدرسین نے امداد لینا قبول کیا لیکن میں نے لینے سے انکار کیا۔ اس نئی امداد کے بعد بورڈ نے کچھ پابندیاں عائد کیں جس کے مطابق ادارے کے سارے کاغذات انگریزی ماہ و سنہ کے مطابق کر دیئے گئے۔ اس سال ربیع الاول شریف ۱۳۹۴ھ میں جب رجسٹر حاضری مدرسین انگریزی ماہ کے مطابق تیار کیا گیا تو میں نے اس میں دستخط کرنے سے انکار کر دیا۔ پھر میں نے دیکھا کہ میں ان معاملات میں اکیلا ہو رہا ہوں اور یہ بھی محسوس کیا کہ ادارہ کے طلبہ میں اب دین و علم کے حصول کا جذبہ نہیں رہ گیا ہے بلکہ بورڈ کے مولوی عالم کے درجات پاس کر لینے پر دھیان ہے تاکہ طلبہ کالج وغیرہ میں داخلہ کی سہولت ملے۔ نیز یہ بھی محسوس کیا کہ ادارے کے کرتادھرتا مقصد حاصل کرنے میں جائز اور ناجائز کا امتیاز نہیں رکھتے، اس لئے میں شعبان ۱۳۹۴ھ سے پہلے ہی عزم کر لیا کہ مجھے ادارہ ہذا سے الگ ہو جانا ہے۔ چنانچہ سالانہ تعطیل کے موقع پر ۷ شعبان ۱۳۹۴ھ کو میں استعفاء نامہ داخل کر دیا۔ جس میں لکھا کہ ادارہ فیض الرسول کے حالات اب میرے لئے سازگار نہیں رہ گئے۔ اس لئے ۲۱ شوال سے مجھے ادارہ کی درسی خدمات سے سبکدوش متصور کریں، پھر استعفاء کے مطابق میں

۲۱ سوال کو براؤں شریف سے دوسری جگہ اپنے ملنے جلنے والے کے یہاں چسلا گیا۔
(منقول از فتاویٰ بدر العلماء ص۔ ۹۵)

بدر العلماء کے خط کے اس اقتباس سے یہ امر روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتا ہے کہ آپ ایک سچے نائب رسول اور وارث انبیاء تھے۔ آپ کے اقوال و افعال، اعمال و اشغال اور تصنیفات و نگارشات سب خلوص للہیت سے پڑتے تھے۔ مولیٰ تبارک تعالیٰ آپ کے ان جذبات صادقہ سے ہم عاصیوں کو بھی کچھ چھینٹا عطا فرمائے۔ آمین

یہاں پر تحدیث نعمت کے طور پر راقم ماضی قریب کا ایک واقعہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے جو وفادارانِ مصطفیٰ کے لئے فائدے سے خالی نہیں۔
۱۴۰۲ھ مطابق ۱۹۸۴ء جامعہ عربیہ اظہار العلوم، جہانگیر گنج ضلع فیض آباد (یوپی) میں جب میں زیر تعلیم تھا۔ وہاں کے کرتادھرتا بغیر مجھے بتائے بورڈ کے امتحان میں شمولیت کے لئے عالم کافارم پر کروادیا تھا۔ جب امتحان کا وقت آیا تو مجھے بھی شہر فیض آباد چلنے کے لئے تیار ہونے کی خبر کی گئی۔ چونکہ یہ کام بغیر میری مرضی کے کیا گیا تھا اس لئے مجھے موقع ملا اور ذمہ داران کو اس بات پر کسی طرح راضی کر لیا کہ مجھے اس سلسلے میں معذور رکھا جائے۔ بفضلہ تعالیٰ وہ لوگ میری بات مان گئے۔

دوسرے روز امتحان دینے والے طلبہ خوشی بخوشی شہر فیض آباد کے لئے روانہ ہوئے اور فقیر قادری نے اپنا رخت سفر مدرسہ غوثیہ بڑھیا کی جانب باندھا۔ وہاں پہنچنے کے بعد حضور آقائے نعمت کی بارگاہ میں حاضر ہوا، حضرت سے سلام مصافحہ کے بعد آپ نے خیریت معلوم فرمائی۔ چونکہ یہ سفر اچانک ہوا تھا اس لئے آپ نے یہ دریافت کیا کہ اس وقت تعلیمی نقصان کر کے آپ یہاں کیسے چلے آئے؟ جواباً میں نے

عرض کیا کہ حضور اس وقت اسباق بند ہیں، اس لئے کہ ہمارے ہم سبق حضرات بورڈ کے امتحان کے سلسلے میں فیض آباد چلے گئے ہیں۔ اس پر آپ نے مزید جاننا چاہا کہ کیا آپ امتحان دینے والے کی فہرست میں شامل نہیں تھے؟ اس سوال کا جواب دیتے ہوئے میں نے عرض کیا کہ حضور شامل تو مجھے بھی کر لیا گیا تھا مگر میں نے ذمہ داران سے کسی طرح معذرت چاہ کر چھٹکارہ حاصل کر لیا اور آپ کی بارگاہ میں فیوض و برکات حاصل کرنے کے لئے حاضر ہو گیا۔ اس پر آپ بہت خوش ہوئے اور مسرت و شادمانی کا اظہار فرماتے ہوئے دعاؤں سے نوازا۔ بحمدہ تبارک و تعالیٰ آج انہیں جیسے خدا رسیدہ بزرگوں کی دعاؤں کا ثمرہ ہے کہ مجھ بے نوا کو استقامت علی الحق کی دولت ملی اور اپنی کم علمی اور بے بضاعتی کے باوجود اس دور پر فتن میں دین حق یعنی مسلک اعلیٰ حضرت کی ترویج و اشاعت میں میرے مولیٰ نے مجھے کچھ حصہ لینے کی توفیق بخشی۔ مولیٰ عرب و جل بطفیل سرکار مصطفیٰ علیہ التحیۃ الثناء ہماری خدمات دینیہ کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت عطا فرمائے اور سعادت دارین سے مالا مال کرے۔ آمین ثم آمین

ایک شبہ اور اس کا ازالہ:-

بعض حضرات اس غلط فہمی کے شکار ہیں اور یہ کہتے ہوئے نظر آتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی نے جب الحاق اور ایڈ کو جائز قرار دیا ہے تو حضور بدر العلماء اتنی شد و مد کے ساتھ خود بھی اس سے الگ اور دور رہے اور اپنے متعلقین کو بھی دور اور الگ رہنے کی تاکید و تلقین کیوں کرتے رہے؟

ان حضرات سے میں عرض کروں گا کہ سرکار اعلیٰ حضرت نے الحاق کو جائز تو لکھا ہے مگر مطلقاً نہیں شرائط کے ساتھ۔ ایسے افراد سرکار اعلیٰ حضرت کی تحریر کو بنظر غائر مطالعہ کریں:- ”الحاق و اخذ امداد اگر کسی امر اسلام و مخالف شریعت سے مشروط، نہ اس کی طرف منجر تو اس کے جواز میں کلام نہیں ورنہ ضرور ناجائز و حرام ہوگا۔ (فتاویٰ رضویہ جلد

نہم، نصف آخر ص ۲۸۰)

اب آئیے ہمارے وطن رفیع گنج کے باشندے حضور بدرملت کے معتقد حضرت مولانا ضیاء الرحمن صاحب رضوی کے قلم سے ایڈ والحق کی خرابیاں ملاحظہ فرمائیں۔ آخری بار مجھ بینو کی دعوت پر حضور بدرملت جب قادری منزل رفیع گنج تعطیل کلاں کے موقع پر تشریف لائے اور تقریباً ۴۰ روز قیام فرمانے کے بعد ہمارے غریب خانہ سے مراجعت فرمایا۔ ان ایام میں مولانا ضیاء الرحمن صاحب کو حضرت سے سیر حاصل گفتگو کا موقع میسر ہوا جہاں اور دیگر مسائل پر انہوں نے تبادلہ خیال کیا الحاق کے موضوع پر بھی گفتگو کی اور حضرت نے الحاق کی خرابیوں کو ان پر ظاہر فرمایا۔ مولانا موصوف حضرت کے پیر بھائی بھی تھے اور گورنمنٹی ہائی اسکول کے ہیڈ مولوی بھی رہے۔ اس لئے انہوں نے حضرت کے فرامین اور اپنے تجربات کی روشنی میں الحاق کے مندرجہ ذیل خرابیاں تحریر کی ہیں۔

(۱) تاریخ پیدائش کفار و مرتدین منسب ہوگی۔ (۲) قیام برائے تعظیم کفار و مرتدین کرنا ہوگا۔ (۳) کفری ترانہ الاپنا ہوگا۔ (۴) کفار و مشرکین اور مرتدین کی تصنیف کردہ کتابیں داخل درس ہوں گی۔ (۵) آپ کے اختیارات ختم کر دیئے جائیں گے۔ (۶) منہ پر تالا لگ جائے گا، حق بات بولنے کا مجاز نہ ہوگا۔ (۷) حکومت کے مسودات پر عمل کرنا ہوگا اگرچہ خلاف شرع ہوں۔ (۸) دیوبندی، وہابی مودودی، تبلیغی، ندوی، نیچری، صلح کلی وغیرہم نیز کفار و مشرکین بھی درس و تدریس کے عہدے پر مقرر کیے جائیں گے۔

(۹) خالص دینی اور مذہبی تعلیم برائے نام رہ جائے گی۔

(۱۰) تصویر کشی پر مجبور کیا جائے گا۔

(۱۱) بد مذہبوں کے ساتھ مصافحہ و معانقہ، نشست و برخاست، خورد و نوش اور سلام

وکلام کا بھی سابقہ ہوگا۔

(۱۲) بے دینوں اور بد مذہبوں کو ایصالِ ثواب بھی کرنا ہوگا۔

(۱۳) سینکڑوں برس کے سنی مدارس کو دنیوی حرص و ہوا کے جال میں پھنس کر وہابی،

دیوبندی، ندوی وغیرہم مرتدین اور کفار و مشرکین کے حوالہ کر دینے ہوں گے۔

(۱۴) مجلس انتظامیہ کے ارکان بعض یا کل وہی رہیں گے، جن کا تعلق اہلسنت و

جماعت یعنی مسلک اعلیٰ حضرت سے نہ ہوگا۔ غرض کہ کفر و ضلالت کی تاریکی میں لوگ

بھٹکنے لگیں گے۔ الحفیظ والامان

فقط ضیاء الرحمن رضوی

۱۱ جمادی الآخرہ ۱۴۱۵ھ مطابق ۱۹۹۶ء

اس کے علاوہ کیا ان ملحقہ اداروں میں بالغہ لڑکیوں کو کھلم کھلا بے حیائی اور بے

پردگی کے ساتھ تعلیم و تعلم اور امتحان دلانے کے سلسلے جاری نہیں ہو گئے ہیں، جو شرعاً

حرام حرام اور اشہد حرام ہے۔ نیز بورڈ کے امتحان میں کفار و مشرکین شریک ہو رہے ہیں

اور سند کو بنیاد بنا کر مذہبی اسلامی اداروں میں ملازمت کر رہے ہیں۔

ایسے حالات میں ارباب علم و دانش توجہ فرمائیں مذہبی اور دینی اداروں کو ان

خرابیوں سے بچانے اور نجات دلانے کے لیے کون سی صورت اختیار کی جائے؟ کہ یہ

دینی درس گاہیں جن مقاصد کے لیے قائم کی گئی تھیں اسے پورا کریں اس لیے کہ دین کی

بقا علم دین پر موقوف ہے۔

”اسلام اور علم کی اہمیت“

”اسلام اور علم کی اہمیت“ کے عنوان پر گفتگو فرماتے ہوئے حضور صدر الشریعہ علیہ

الرحمۃ والرضوان کے تلمیذ رشید حضرت علامہ مفتی سید ظہیر احمد زیدی قادری قدس سرہ العزیز

تحریر فرماتے ہیں: ”دنیا کے تمام ملل و ادیان میں صرف اسلام ہی وہ دین ہے جس کو یہ فخر حاصل ہے کہ اس نے اپنے ہر ماننے والے کے لئے علم کا حاصل کرنا فرض قرار دیا ہے۔ سب سے پہلی وحی جو رسول اکل و سید الکائنات حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر غار حرا میں نازل ہوئی اس کا پہلا لفظ یہی ہے اِقْرَأْ پڑھو یعنی علم حاصل کرو۔ پہلی وحی یہ ہے جس کا اردو ترجمہ: پڑھو اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا فرمایا۔ آدمی کو خون کی پھٹک سے بنایا۔ پڑھو اور تمہارا رب ہی سب سے بڑا کریم ہے۔ جس نے قلم سے لکھنا پڑھنا سکھایا۔ آدمی کو سکھا دیا جو نہ جانتا تھا۔ آیت کریمہ کا ایک ایک لفظ ظاہر کر رہا ہے کہ اسلام میں علم کی اہمیت کس درجہ ہے کہ ایک ہی مقام پر دو بار علم حاصل کرنے کا حکم دیا گیا۔ پھر اس احسان کا اظہار فرمایا کہ یہ اس کا کرم ہے کہ اس نے انسان کو علم بھی عطا فرمایا اور لکھنا بھی سکھایا۔ علم حاصل کرنے کا حکم دینے کے بعد قرآن نے دیگر جگہ علم حاصل کرنے والوں اور اہل علم کی عظمت و فضیلت بیان فرمائی اور جہالت کی سخت مذمت بیان فرمائی۔ صاف صاف الفاظ میں فرما دیا عالم اور جاہل برابر نہیں ہو سکتے۔ فرمایا کیا جاننے والے اور نہ جاننے والے برابر ہیں۔ مطلب یہ کہ ہر گز ہرگز عالم اور جاہل برابر نہیں ہو سکتے۔ جاہل تو کندہ ناتراش ہے اور علماء کو کتاب الہی اور انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کا وارث بنایا گیا ہے۔ قرآن خود فرماتا ہے۔ پھر ہم نے اپنے منتخب اور چندہ بندوں کو قرآن کا وارث بنایا۔ یعنی اولاً کتاب ہم نے اپنے پیارے رسول اور حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نازل فرمائی اور انہیں ماکان و ما یکان کا علم عطا فرمایا۔ پھر آپ کے بعد ہم نے اپنی کتاب کا وارث ان کو بنایا جنہیں ہم نے اپنے بندوں میں سے چن لیا۔ اس لئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: بے شک علماء ہی انبیاء کے وارث ہیں۔ انبیاء کی وراثت درہم و دینار نہیں ہوتی ان کی وراثت تو علم الہی اور علم دین ہے۔ تو جو اسے پالے گا و علم کا بڑا حصہ پالے گا۔ ایک اور مقام پر

قرآن پاک میں فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ایمان لانے والوں کو اور ان ایمان والوں کو جو تم میں سے علم دیئے گئے درجوں بلند فرماتا ہے۔ ظاہر ہے کہ ایمان لانے کا دار و مدار بھی علم و معرفت پر ہی موقوف ہے اور پھر ایمان لانے کے بعد مزید علم حاصل کرنا درجوں بلند ہونے کا سبب ہے۔ یہ رفعت و بلندی، یہ عظمت و فضیلت ہرگز ہرگز کسی جاہل، بے علم و بے شعور کو نصیب نہیں ہو سکتی۔ ان آیات کریمہ کی تشریح میں علم کی اہمیت کی اظہار کے لئے نیز ایک مسلمان کو سچا اور پختہ مسلمان ہونے کے لئے رسول پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض عین ہے۔ دوسری جگہ فرمایا: علم حاصل کرو۔ پیدائش سے لے کر قبر میں جانے تک اور فرمایا: علم حاصل کرو چاہے تمہیں اس کے لئے چین تک جانا پڑے۔ ان تمام آیات و احادیث سے بلا شک و شبہ یہ ثابت ہوتا ہے کہ اسلام نے علم حاصل کرنے کو ہر چیز پر ترجیح دی ہے۔ اور اسلام قطعاً یہ اجازت نہیں دیتا کہ کوئی بھی مسلمان خود کو علم سے محروم رکھے۔“

(ضمیمہ بہار شریعت حصہ ۱۹، آداب افتاء ص ۱۵) مطبوعہ فاروقیہ بک ڈپو دہلی

نوٹ:- بہار شریعت حصہ ۱۹ کے دوسرے نسخوں میں ضمیمہ کے ص ۹۶ جس میں فضیلت علم دین، آداب الافتاء، طبقات الفقہاء وغیرہ عنوانات پر جو قیمتی تحریریں ہیں اسے دیگر بہار شریعت چھاپنے والے حذف کر دیئے ہیں اسے ضرور چھاپنا چاہئے فقط قادری ۲/۲ ذی الحجہ ۱۴۲۳ھ

تلمیذ صدر الشریعہ علیہما الرحمۃ نے قرآن و احادیث کے حوالے سے جس علم کی یہ بزرگی اور فضائل بیان کیے ہیں۔ اس علم کی تعلیم و تربیت کے لیے جو قلعے اور منارے ہیں، جنہیں دارالعلوم اور جامعہ سے یاد کیا جاتا ہے۔ ان اداروں کے ایڈ والحق کے بعد ان میں اکثر کا جو دیگر گوں احوال و کوائف ہیں اسے محب گرامی حضرت علامہ انیس عالم سیوانی کے قلم سے قارئین ملاحظہ کریں۔ حضور بدر العلماء کے متعلق آپ تحریر

فرماتے ہیں: ایک عرصہ تک آپ اہل سنت و جماعت کی عظیم درسگاہ دارالعلوم فیض الرسول براؤں شریف میں صدر المدرسین کے عہدہ پر فائز رہے۔

آگے چل کر مذکورہ دارالعلوم مدرسہ عربی فارسی الہ آباد بورڈ سے جب ملحق ہوا تو آپ نے وہاں رہنا پسند نہ کیا چونکہ آپ مدارس کے الحاق کے خلاف تھے۔ آپ کا نقطہ نظریہ تھا کہ الحاق ہونے کی صورت میں مدارس پر علماء اور ذمہ داران کا کنٹرول نہیں رہ پائے گا۔ گورنمنٹ کی مرضی چلے گی۔ اس صورت میں مدرسوں سے دینی رجحان رفتہ رفتہ ختم ہو جائے گا۔ حالانکہ اس دور کے بہت سے علماء اور اساتذہ نے بعض حکمت و مصلحت کے تحت مدارس کو الحاق کرایا اور انہوں نے یہ محسوس کیا کہ اس طرح شائد اساتذہ خوشحال ہو کر بہتر طور پر کام کریں گے۔ لیکن موجودہ حالات اس بات پر شاہد ہیں کہ حضور بدرملت کی دور بین نگاہوں نے تقریباً ۵۰ سال پہلے جو کچھ محسوس کیا تھا آج اس سے بھی زیادہ مدارس کے برے حال ہو گئے ہیں۔ پورے اتر پردیش میں لگ بھگ پانچ سو مدرسے ایڈلسٹ میں ہیں جب کہ ملحقہ مدرسوں کی تعداد اس سے کئی گنا زائد ہے۔ لیکن جن مدرسوں کی تعلیمی حالت کسی لائق ہے وہ گنے چنے مدرسے ہیں بیشتر ملحقہ اور ایڈیڈ مدرسوں کے معاملات کورٹ کچہری میں چسل رہے ہیں، زکوٰۃ، فطرہ کی رقم غریب طلبہ پہ نہیں بلکہ ناجائز و حرام کاموں کے لئے رشوت میں خرچ ہو رہی ہے، مدرسوں کے ناظم کسی استاذ کی تقرری کے لئے جب تک لاکھوں روپے رشوت نہیں لے لیتے اس وقت تک تقرر نہیں کرتے اور بہت سے مینجبروں کا پیٹ اس سے بھی نہیں بھرتا تو وہ مدرسین سے استعفیٰ نامہ پہلے لکھوا لیتے ہیں اور ہر مہینے تنخواہ سے کمیشن وصول کرتے ہیں۔ کسی یونیورسٹی یا کالج میں اتنی رشوت نہیں لی جاتی ہے جتنی مدرسوں کے مینجبر اور کیٹی والے وصول کرتے ہیں۔ پیسوں کی بدولت نوکری کرنے

پانے والے زیادہ تر اساتذہ ان پڑھ، گنوار، جو مؤذن بننے کے قابل نہیں تھے وہ شیخ الحدیث اور شیخ المعقولات کے منصب پر فائز ہیں، اب تو یہ بھی تمیز مٹتی جا رہی ہے کہ مدرسوں میں مولانا ہیں یا ماسٹر اور حد تو یہ ہے کہ مذہب و مسلک کا مسئلہ پرانے زمانے کی بات بن کر رہ گیا ہے، جدید خیال پر نسیل اور مولوی صاحبان مسلک کا نام سن کر بدکنے لگتے ہیں، کتنے ایسے ہیں جو درپردہ مسلکی امتیاز کو ختم کر کے مدرسوں کو مختلف الخیال فرقوں کا مجموعہ بنانے کے فراق میں تاک لگائے بیٹھے ہیں، زیادہ تر مدرسے گھر خاندان کی پر اپرٹی بن گئے ہیں، باپ بانی ہے تو بیٹا نیجر، داماد صدر المدرسین تو بھائی مدرس اور کچھ چالاک نیجروں نے اپنی بیٹیوں، بہنوں اور بہوؤں کو بھی اس کام میں لگا دیا ہے جبکہ وہ اس کی اہل نہیں ہیں، یعنی زکوٰۃ ہو یا فطرہ ہو، صدقہ ہو، یا خیرات ہو کسی کے حقدار انا ہیں تو کسی کے حقدار بیٹا تو کسی کے داماد و بہنوئی یعنی کسی بھی حال میں غریبوں، یتیموں کے نام پر وصولی ہوئی رقم حقدار کو نہیں پہنچنی چاہئے، دنیا میں تو کسی کا خوف نہیں جو بھی آئے گا پیسوں سے خرید لیا جائے گا، رہ گئی بات قیامت کی تو اللہ غفور و رحیم ہے، دین کے نام پر دنیا داری کی سب سے مکروہ صورت اگر دیکھنا چاہتے ہیں تو آج کے مدارس اور خانقاہ کو دیکھیں جو بازاروں اور عشرت کدوں میں ہوتا ہے اس کا بالکل نیو ماڈل آپ کو یہاں ملے گا۔

ایسا لگتا ہے حضور بدرملت اس مکروہ صورت کو دیکھ رہے تھے۔ اسی لئے ابتدائی دور ہی میں جب ملحقہ مدرسوں کے رجسٹرانگریزی تاریخ کے مطابق بننے شروع ہوئے تو آپ نے بھانپ لیا کہ آج تاریخ بدلی جا رہی ہے، کل نہ جانے کیا کیا بدلا جائے گا اور آج وہ سب کچھ نگاہوں کے سامنے ہے، ان حالات کے پس منظر میں آپ دارالعلوم فیض الرسول براؤں شریف سے مستعفی ہو کر مدرسہ غوثیہ فیض العلوم بڑھیا ضلع سدھارتھ نگر تشریف

لے گئے اور منصب صدر المدرسیٰ کو زینت بخشی، اخیر عمر تک یہیں رہے۔

بدرملت عالم بھی تھے، عالم گر بھی تھے، انہوں نے اپنی زندگی اللہ و رسول کی رضا کے لئے وقف کر دیا تھا، وہ کئی کتابوں کے مصنف تھے، ان کی مشہور کتابوں میں سوانح اعلیٰ حضرت اور پیرائمری درجات کے بچوں کے لئے تعمیر ادب اور تعمیر قواعد کا کورس، فن معقولات میں جو اہر المنطق، اور ادب میں فیض الادب اول، دوم، مدارس کے نصاب میں شامل ہیں، مذکورہ کتابیں اپنی افادیت اور معنویت کی بنیاد پر بین العلماء والطلبہ مقبول و معروف ہیں۔

سیکڑوں علماء اور اساتذہ نے بدرملت سے استفادہ علمیہ کیا، ان کی زیر تربیت رہے، لیکن بدرملت کے حوالہ سے اب تک جتنا کام ہونا چاہئے اور جو ہونا چاہئے وہ نہیں ہو پایا اس کی اہم وجہ اپنوں کی بے توجہی، اور تلامذہ کا عدم التفات۔

اللہ بھلا کرے صوفی باصفا، پیر طریقت، خلیفہ و مجاز بدرملت حضرت مولانا عبد الصمد قادری اور نگ آبادی صاحب کا کہ انہوں نے بے سرو سامانی کے عالم میں بدرملت کے حالات و کوائف اور ان کی خدمات جلیلہ کو مختلف صورتوں میں پیش کرنے کا شرف حاصل کیا۔ حضرت کے حوالہ سے اب تک صوفی صاحب کی کوششوں سے کئی کتابیں منظر عام پر آچکی ہیں، مضامین بدرملت، مکتوبات بدرملت فتاویٰ بدر العلماء، معارف بدر العلماء وغیرہ۔ (پیکر رشد و ہدایت حضور بدرملت ص ۲۷ تا ۳۰)

○○○○○○

پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت جانو

(۱) جوانی کو بڑھاپے سے پہلے (۲) صحت کو بیماری سے پہلے (۳) مالداری کو فقری سے پہلے (۴) فرصت کو مصروفیت سے پہلے (۵) زندگی کو موت سے پہلے۔
تفسیر نور العرفان میں ہے کہ زندگی تین طرح کی ہے:

- (۱) طغیانی زندگی: وہ ہے جو اللہ و رسول کی مخالفت میں گزرے۔
- (۲) شیطانی زندگی: وہ ہے جو نفسِ امارہ کی پرورش اور رب سے غفلت میں گزرے۔
- (۳) ایمانی زندگی: وہ ہے جو آخرت کی تیاری میں گزرے۔ جیسے صحابہ کرام اور بزرگانِ دین کی زندگیاں۔

مودودی کی احادیث و تفاسیر وغیرہ اسلامی سرمایہ کے ساتھ بدسلوکی

از: علامہ مفتی ابوطاہر محمد طیب قادری رضوی دانا پوری علیہ الرحمۃ والرضوان

تمام بدمذہبوں، بے دینوں، کافروں، مرتدوں کا واحد مقصد صرف یہ ہے کہ مسلمانوں کو اسلام سے برگشتہ کر کے مرتد بے دین بنادیا جائے۔ قرآن عظیم سے ان کو دور کر دیا جائے اور سنت رسول کی پیروی سے ان کو نفرت دلادی جائے، اور مسلمانوں کو کھلے ہوئے ارتداد و بدمذہبی کے دلدل میں پھنسا دیا جائے مگر کوئی بدمذہب یہ نہیں کہتا کہ قرآن چھوڑ و اتباع رسول سے منھ موڑ و بلکہ سب کے سب اپنے کفر و ارتداد کو حکم قرآنی بتاتے ہیں کھلی ہوئی دہریت اور صریح الحاد کو اسلام کہتے ہیں، بے دینی کا نام دینداری ظاہر کرتے ہیں یہ کیوں؟

آخر کھلم کھلا روسی بالکشتو کیوں کی طرح کیوں نہیں کہہ دیتے؟ کہ اسلام و ایمان، دین و قرآن، رسول و رحمن جل جلالہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم سب کو چھوڑ کر کھلے ہوئے بدمذہب و دہریے ملحد زندیق بن جاؤ۔ اس کا جواب ادنیٰ تا مل سے واضح ہو جاتا ہے کہ مولوی سے ڈرتے ہیں کہ کہیں مولوی کا جو تا سر پر نہ گھومنے لگے۔ لہذا ہر بدمذہب و بے دین نے ہر کافر و مرتد نے مولوی کو اپنے مقصد کے حصول میں سنگ راہ جانا اور ضروری سمجھا کہ اس کا نٹہ کو راستے سے ہٹایا جائے بغیر اس کے کامیابی دشوار

ہے۔ حکومت والوں نے بزور و جبر ہٹا دیا۔ اور کھلے ہوئے قرآن و اسلام و رسول علیہ السلام کے دشمن ہو گئے، جیسے روس میں لینن و اسٹالن اور ترکی میں اتاترک نے کیا۔ ان لوگوں نے مولوی کو سامنے سے ہٹا دیا کیوں کہ مولوی درحقیقت قرآن و اسلام و اللہ و رسول کی عزت و عظمت کے لئے سپر کی جگہ کام آ رہا تھا۔ جب مولوی ہٹا دیئے گئے، تو دنیا نے دیکھ لیا کہ ان لوگوں کو مولوی سے دشمنی نہیں تھی بلکہ قرآن و حدیث، اللہ و رسول سے دشمنی تھی اور پھر انہوں نے کیا کیا گل کھلائے وہ دنیا سے پوشیدہ نہیں، مگر ہندوستانی کفار و مرتدین میں مولوی کو بزور حکومت ہٹانے کی طاقت نہیں تھی۔ اس لئے انہوں نے دین و اسلام سے آزاد کچھ نام کے مولوی تلاش کئے جو مسلمانوں کو قرآن و حدیث کا نام لے کر گمراہ کریں۔ چنانچہ وہابی، دیوبندی، تبلیغی، مودودی وغیرہ جماعتیں اسی مقصد کو کامیاب بنانے کے لئے وجود میں لائیں گئیں اور دوسرا کام ان کا مولویوں کو بدنام کرنا ہے کہ جب کہ مولوی بدنام ہو جائے گا تو اس کی تعلیم محدود ہو جائے گی اور بد مذہبوں بے دینوں کو اسلام و قرآن کے خلاف خوب بکواس کرنے کا موقع ملے گا۔

علم سے کورے ہمارے نادان مسلمان بھائی کو انہوں نے اپنا آلہ کار بنا کر مولویوں کو بدنام کرنا شروع کر دیا اور افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ وہ اس مقصد میں ایک حد تک کامیاب ہو گئے۔ اور اب حال یہ ہے کہ علماء اور مشائخ کے خلاف عام تنفر کی ایک زہریلی فضا پیدا ہو گئی ہے جو مسلمانوں کو اپنی لپیٹ میں لیتی جا رہی ہے۔ جب تک علماء سے لگاؤ تھا عوام اہل اسلام ہر بات کو علماء سے دریافت کر لیا کرتے تھے اور علماء اچھے و برے کو قرآن و حدیث کی روشنی میں ظاہر کر دیا کرتے تھے۔ اس طرح بے دینوں کی دال نہیں گلنے پاتی تھی۔ جب عوام مومنین کو علماء سے برگشتہ کر دیا گیا تو پھر کیا تھا میدان صاف ہو گیا۔ جو کچھ بد مذہب و بے دین لوگ کہتے ہیں اسی کو عوام تسلیم کر لیتے ہیں۔ خود صاحب علم ہوتے تو اچھے و برے میں تمیز کرتے۔

اس طرح فوج در فوج طبقہ در طبقہ غیر شعوری طور پر مسلمان اسلام سے خارج ہوتا گیا اور ہوتا جا رہا ہے۔ کوئی وہابی بن رہا ہے، کوئی دیوبندیت اختیار کر رہا ہے۔ کسی کو قادیانی دھرم اچھا لگ رہا ہے کسی کو مودودیت اچھی لگ رہی ہے۔ کسی کو تبلیغی پارٹی اچھی لگ رہی ہے، غرض یہ کہ قرآن و اسلام کا نام لے کر ایک طوفان برپا کر دیا گیا ہے، جو ختم ہونے کا نام نہیں لیتا۔ عوام مؤمنین تو علماء سے بدظن ہو ہی چکے تھے ان کو بد مذہبی و بے دینی سے کون بچاتا۔ یہ ایک مرتبہ علماء سے بھاگے تو علماء بھی ہزار مرتبہ ان سے بھاگے۔ اس طرح تمام مرتد جماعتیں ترقی کرتی رہیں، مگر ان مذہبی مناظروں سے تنگ آ کر ایک سنجیدہ اور تعلیم یافتہ طبقہ کہتا تھا کہ سب کو چھوڑو سب کو گولی مارو ہم کسی کی ایک بات ماننے کو تیار نہیں، کیوں کہ ہر ایک قرآن و حدیث پیش کرتا ہے، ہر ایک خود کو برحق اور دوسرے کو باطل کہتا ہے۔ ہمیں کیا معلوم کون حق پر ہے کون باطل پر؟ ہم ان سب کو چھوڑ کر پانچ سو (۵۰۰) یا ہزار برس پیچھے کے مفسرین و محدثین و محققین و مفکرین کو مانتے ہیں۔ انھوں نے اپنی تصنیفات میں جو کچھ لکھ دیا ہے وہ حق ہے کیوں کہ وہ علم و عمل کا زمانہ تھا، انھوں نے اسلام کا کوئی شعبہ تشنہ نہیں رکھا ہے سب کچھ اپنی کتباوں میں لکھ دیا ہے ان محققین و مفکرین کے مذہب سے جس کا مذہب مطابقت کرے گا ہم اسی کو تسلیم کریں گے۔ امریکہ کے ایجنٹ اسلام کے غدار ابوالا علی مودودی سے اسلامی سرمایہ اگلے علماء فقہاء کی تصانیف میں محفوظ و مامون نہ دیکھا جاسکا اور اپنے امریکی خداؤں کے اشاروں پر ان ذخیروں کو بھی برباد کرنے کے درپے ہو گیا۔ اسے اندیشہ ہوا کہ اگرچہ مسلمانوں کے ایک بہت بڑے طبقے کو گمراہ و بے دین تو بنادیا گیا ہے مگر وہ غفلت میں پڑے ہیں اگر کبھی ہوش آگیا اور مودودی ساحری کا طلسم باطل ہو اور جماعت اسلامی کا بھوت سر سے اترتا تو ان کو سب کا سب اسلامی ذخیرہ اور اگلے علماء کی تصانیف میں مل جائے گا۔ لہذا امریکہ کے وفادار اسلام کے غدار، ابوالا علی مودودی نے اپنے طوفان ارتداد کا رخ موڑ دیا اور اپنے دام تزییر میں پھنسنے ہوئے مسلمانوں کو

انتہائے مکروفریب کے ساتھ سنانے لگا کہ، اسلام میں ایک نشاطِ جدید کی ضرورت ہے۔ پرانے اسلامی مفکرین و محققین کا سرمایہ اب کام نہیں دے سکتا۔ دنیا اب بہت آگے بڑھ چکی ہے۔ (تنقیحات ص ۱۵)

پھر کہتا ہے کہ ”قرآن اور سنت رسول کی تعلیم سب پر مقدم ہے مگر تفسیر و حدیث کے پرانے ذخیروں سے نہیں“ (تنقیحات صفحہ ۱۲۶) پھر کہا کہ ”اسلامی تعلیم ضروری ہے مگر یہاں بھی پرانی کتابیں کام نہ آئیں گی“ (تنقیحات صفحہ ۱۲۶)؛ کتنی عیاری مکاری ہے کہ اسلام کا نام قرآن و سنت کی تعلیم اسلامی قانون کا ضروری ہونا بھی کہتا ہے اور ساتھ ہی ساتھ اسلامی محققین و مفکرین تفسیر و حدیث کے پرانے ذخیروں پرانی کتابوں کا انکار بھی کرتا ہے، سنت رسول کی تعلیم بھی ضروری ہے مگر حدیث کے پرانے ذخیروں سے نہیں۔ سنت رسول حدیث کے پرانے ذخیروں سے ہی معلوم ہو سکتی ہے۔ بغیر اس کے سنت رسول پر عمل ہی ناممکن ہے۔ کوئی اس مرتد سے پوچھے کہ جب تو سنت رسول حدیث کے پرانے ذخیروں سے حاصل نہیں کرے گا تو پھر تجھے کہاں سے معلوم ہو گا کہ فلاں فلاں کام سنت رسول ہے؟ کیا تجھے ابلیس کی وحی آئے گی یا تیرے امریکہ کے معبودانِ باطلہ القا کریں گے کہ فلاں فلاں کام سنت رسول ہے۔ مسلمانوں کے ڈر سے کھلم کھلا امریکہ کا نمک خوار یہ بکواس نہ کر سکا کہ اسلام مٹاؤ سنت رسول ختم کر دو۔ اسلامی تعلیم برباد کر دو اور کھلے ہوئے مرتد بے دین بن جاؤ مگر اسی بات کو گھما پھرا کر اس طرح کہتا ہے کہ پرانی اسلامی مفکرین و محققین کا سرمایہ اب کام نہیں دے سکتا۔ حدیث و تفسیر کے پرانے ذخیروں کی اب ضرورت نہیں۔ پرانی کتابیں اب کام نہ آئیں گی۔ بات ایک ہی ہوئی، فرق صرف اتنا ہے کہ مسلمانوں کو حلوے میں زہر دیا جا رہا ہے اور امریکہ کی ایجنٹی کا حق ادا کیا جا رہا ہے۔ انھیں کتابوں، تفسیروں و حدیثوں میں اسلامی سرمایہ بلکہ اسلام کا پورا ذخیرہ موجود ہے، محفوظ ہے جو ابھی تک ہر بے دین و بد مذہب کے دست برد سے بچا ہوا ہے، امریکہ کے نمک خور کی ادھر بھی نظر

پہونچ گئی ہے اور ایسی عیاری مکاری کی جارہی ہے کہ بے علم مسلمان خود ہی اپنے ہی ہاتھوں سے اپنا اسلامی سرمایہ ایمانی ذخیرہ تباہ و برباد کر ڈالیں۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ہوش دے۔ آمین

نوٹ:- یہ بڑا نازک دور ہے ایک سے ایک بڑھ کر فتنہ سامنے آرہا ہے ایمان کے چوٹے، دین کے لیٹرے طرح طرح کے لباسوں میں سنی، جتنی بن بن کر، اہل قرآن و اہل حدیث کہلا کہلا کر، اصلاحی و تبلیغی اور محمدی بتا بتا کر، مسلمانو! تمہارے بیش بہا اسلام اور انمول ایمان کو لوٹنا چاہتے ہیں۔ لہذا ان سے ہوشیار رہو۔ اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ کی نظم کے اشعار شرح کے ساتھ پیش کئے جارہے ہیں ان مبارک و مقدس اشعار کو پڑھو اور مطلب سمجھو اور اس پر عمل کرو۔

(مقالات طیب ص ۲۶ تا ۳۰)

نظم عبرت

شرح مفتی عنایت احمد نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

سونا جنگل رات اندھیری چھائی بدلی کالی ہے
سونے والو جاگتے رہو چوروں کی رکھوالی ہے

توضیح:- سونا۔ اجاڑ، ویران۔ چوروں کی رکھوالی، جہاں چور لوگوں کی حفاظت کا وعدہ کریں۔

خلاصہ:- یہ دنیا سونا جنگل ہے گمراہی کی تاریکی رات کی طرح پھیلی ہوئی ہے، دھوکہ و فریب کی کالی بدلی چھائی ہوئی ہے اے وہ لوگو! جن کے پاس سونا (ایمان) ہے جاگتے رہنا کیوں کہ یہاں کے چور ہی رکھوالوں کے لباس میں ہیں۔ یعنی ڈاکو اور لیٹرے رہنماء و محافظ بن کر سامنے آرہے ہیں۔

آنکھ سے کاجل صاف چرائیں یاں وہ چور بلا کے ہیں

تیری گٹھری تاک کی ہے اور تو نے نیند نکالی ہے

توضیح: آنکھ کا کاجل چرانا محاورہ چوری کے فن میں کہتا ہونا

خلاصہ: اے سونا رکھنے والو ہوشیار، خبردار، یہاں ایسے ماہر اور چالاک چور ہیں جو آنکھ

سے کاجل چرائیتے ہیں ایسے عیار چوروں نے تیری گٹھری دیکھ لی ہے اور تجھے نیند

ستار ہی ہے، غافل جہاں ذرا سویا تو تیری گٹھری غائب ہو جائے گی۔

یہ جو تجھ کو بلاتا ہے یہ ٹھگ ہے مار ہی رکھے گا

ہائے مسافر دم میں نہ آنا مت کیسی متوالی ہے

توضیح: ٹھگ، اچکا، دم میں نہ آنا، دھوکہ نہ کھانا، مت عقل، متوالی، جوشہ میں ہو

خلاصہ: یہ جو تجھ کو بلارہا ہے اپنی طرف یہ ٹھگ (شیطان) ہے تجھ کو تباہ و برباد کر دے گا

اے مسافر اس کی پکینی چڑی باتوں میں نہ آنا تیری عقل کیسی ہے جو دوست و دشمن کو

نہیں سمجھ پاتی ذرا عقل سے کام لے دشمن کے بہکاوے میں مت آ

سونا پاس ہے سونا بن ہے سونا زہر ہے اٹھ پیارے

تو کہتا ہے ٹیٹھی نیند ہے تیری مت ہی نرالی ہے

توضیح: سونا۔ مشہور دھات جس سے زیور بنتے ہیں۔ سونا بن۔ اجاڑ جنگل۔ سونا زہر ہے۔

نیند زہر کی طرح ہے۔

خلاصہ: سونا (ایمان) تیرے پاس ہے اور تو اجاڑ جنگل میں تنہا ہے۔ ایسی اتنی قیمتی

چیز لے کر سوجانا (غافل ہونا) زہر کی طرح نقصان دہ ہے تیری عجیب عقل ہے کہ تو اس

نیند کو ٹیٹھی کہتا ہے۔

آنکھیں ملنا جھنجھلا پڑنا لاکھوں جمائی انگڑائی

نام پر اٹھنے کے لڑتا ہے اٹھنا بھی کچھ گالی ہے
خلاصہ:- جب میں تجھے جگاتا ہوں تو آنکھیں ملتا ہے جھنجبلا پڑتا ہے لاکھوں جمہا ہی
انگڑائی لیتا ہے پھر سونے کی کوشش کرتا ہے تو جب گئے اور اٹھنے کے نام پر لڑائی
کرنے پر آمادہ ہے ارے خدا کے بندے کیا جگانے والے کا ”اٹھ جاؤ“ کہنا بھی گالی
ہے! جس کو سن کر اتنا بھڑکتا ہے۔

جگنو چمکے پتا کھڑکے مجھ تنہا کا دل دھڑکے
ڈر سمجھائے کوئی پون ہے یا اگیا بے تالی ہے
توضیح:- جگنو۔ ایک پتنگا جو اڑتا ہے تو چمک ظاہر ہوتی ہے۔ پون ہوا۔ اگیا بے
تالی۔ غول بیابانی ایک دغانی مادہ جو اکثر دل پرانے قبرستان یا سرگھٹ میں
رات کو جلتا نظر آتا ہے عام لوگ اسے بھوت پریت خیال کرتے ہیں۔
خلاصہ:- میں اس جنگل میں اکیلا و تنہا اگر کہیں جگنو چمکتا ہے یا پت ہی ہوا چلنے سے
کھڑکتا ہے تو میرا دل دھک سے ہو جاتا ہے ڈر اور خوف یہ سمجھاتا ہے کہ یہ کوئی ہوا ہے یا
اگیا بیتال ہے۔

بادل گر بنے بکلی تڑپے دھک سے کلجہ ہو جائے
بن میں گھٹا کی بھیا نک صورت کیسی کالی کالی ہے
خلاصہ:- یک بیک بادل گر جتا ہے بکلی تڑپتی ہے میرا کلجہ مارے خوف و دہشت کے
دھک سے ہو جاتا ہے۔ کیوں کہ اس جنگل میں گھٹا کی صورت عجیب کالی اور ڈراونی
ہے۔

پاؤں اٹھا اور ٹھوکر کھائی کچھ سنبھلا پھر اوندھے منہ
مینہ نے پھسلن کر دی ہے اور دھرتی کھائی نالی ہے
توضیح:- دھرو ہے کی سلاخ جس پر پہیا پھرتا ہے۔ کھائی خندق

خلاصہ:- کچھ سوچ کر پاؤں اٹھاتا ہوں مگر فوراً اٹھو کر لگی کچھ سنہلا ضرور مگر پھر اوندھے گر پڑا کیوں کہ بارش نے بہت پھسلن کر دی ہے اور دھرتی تک خندق نالی ہے۔

ساتھی ساتھی کہہ کے پکاروں ساتھی ہو تو جواب آئے

پھر جھنجھلا کر سردے پٹکوں چل رے مولیٰ والی ہے

خلاصہ:- ایسے ماحول میں اپنا ساتھی کہہ کر کسے پکاروں وہاں تو کوئی ساتھی ہی نہیں پھر پریشانی میں اپنا سر ہی پٹک دیتا ہوں اور کہتا ہوں کہ چل رے مسافر کوئی سہارا نہیں مگر اللہ تو ہے۔

پھر پھر کر ہر جانب دیکھوں کوئی آس نہ پاس کہیں

ہاں اک ٹوٹی آس نے ہارے جی کی رفاقت پالی ہے

توضیح:- ٹوٹی آس۔ امید جو ٹوٹ جائے۔ رفاقت۔ سفر میں کسی کا ساتھ ہونا۔

خلاصہ:- میں چاروں طرف مڑ مڑ کر دیکھتا ہوں وہاں آس پاس کوئی بھی نہیں ہاں اگر ہے تو ٹوٹی امید اور ہاری طبیعت دونوں سفر کے ساتھی ہیں۔

تم تو چاند عرب کے ہو پیارے تم تو عجم کے سورج ہو

دیکھو مجھ بے کس پر شب نے کیسی آفت ڈالی ہے

توضیح:- عرب۔ مشرق قریب کا ایک ملک جس کی زبان عربی ہے۔ عجم۔ عرب کے سوا کئی ملک

خلاصہ:- اے آقا آپ تو عرب و عجم پوری دنیا کے چاند و سورج ہیں آپ کے ہوتے

ہوئے مجھ مجبور پر سب نے مل کر کیسی مصیبت ڈھائی ہے (لہذا آپ مدد فرمائیں تو بیڑا

پار ہو جائے)

دنیا کو تو کیا جانے یہ بس کی گانٹھ ہے حرافہ

صورت دیکھو ظالم کی تو کیسی بھولی بھالی ہے
 خلاصہ: ”دنیا“ جو ایک عورت کی طرح ہے اسے تو کیا جائے یہ زہر کی پٹریا بڑی بے حیا
 لیکن اس ظالم کی صورت بظاہر بڑی بھولی بھالی ہے۔ (لہذا اس سے بچتے رہنا)
 شہد دکھائے زہر پلائے قاتل ڈان شوہر کش
 اس مروارہ کیالچایا دنیا دیکھی بھالی ہے
 توضیح: قاتل قتل کرنے والا ڈان جادو گرنی۔ جو خیال ہے کہ بچوں کا کلبجہ کھاجاتی ہے
 (بد صورت عورت) شوہر کش وہ عورت جو شوہر کو مار ڈالے لچایا عاشق ہو گیا۔
 خلاصہ: یہ دنیا ایسی مکارہ ہے کہ شہد دکھا کر زہر پلا دیتی ہے اپنے شوہر (دنیا دار) کو
 قتل کر دیتی ہے لہذا یہ ڈان ہے جو کلبجہ (دین) کو کھاجاتی ہے تو اسے نادان اس مردار
 پر تو کیوں فریفتہ ہو گیا جو تیرے لئے سراسر نقصان دہ ہے۔

وہ تو نہایت سستا سودا بیچ رہے ہیں جنت کا
 ہم مفلس کیا مول چکائیں اپنا ہاتھ ہی خالی ہے
 توضیح: نہایت بہت سودا سامان مفلس محتاج مول چکا نا قیمت دینا۔
 خلاصہ: وہ ﷺ تو جنت کا سودا بہت سستا بیچ
 رہے ہیں مگر ہم جیسے محتاج اسکی قیمت کیا ادا
 کریں جبکہ اپنا ہاتھ ہی خالی ہے (یعنی اعمال
 نیک ہمارے پاس نہیں)

مولیٰ تیرے عفو و کرم ہوں میرے گواہ صفائی
 کے

ورنہ رضا سے چور پہ تیری ڈگری تو اقبالی ہے

توضیح: مولیٰ۔ مالک۔ عفو۔ بخشش۔ گواہ صفائی۔ وہ گواہ جو مجرم کے بے گناہ ہونے کی گواہی دیں۔ ڈگری۔ جیت سرکاری فیصلہ اقبالی۔ جس نے اپنے کرتوت کا اعتراف کر لیا ہو۔

خلاصہ: اے اللہ رضا کی طرف سے تیرے عفو و کرم خود صفائی کے گواہ بن کر رضا کے حق میں گواہی دے دیں ورنہ اس پر تیری جیت کا ملزم خود اقراری ہے۔ (یعنی مجسم کو اپنے گناہوں کا خود اقرار ہے) (نوبہار نوازش ص ۲۷۱ تا ۲۷۵)

حق گو عالم اہلسنت کی توہین و تحقیر کے متعلق شرعی حکم!

از حضرت علامہ مفتی محمد طیب صاحب قادری

دانا پوری ثم پہلی بھیتی علیہ الرحمہ

سوال: وہ حق گو عالم اہلسنت کو بلا خوف و خطر حق مسئلہ بتائے اس کو اس بناء پر گالی دینا یا پس پشت اس کی غیبت کرنا تحریر و تقریر میں اس کو بدنام کرنے کی کوشش کرنا کیسا ہے؟

جواب: ظاہر ہے کہ جب عالم اہلسنت نے کسی کا مال غضب نہیں کیا کسی کی زمین نہیں دبائی کسی کی بیٹی یا بہن نہیں بھگائی کسی کا حق نہیں مار لیا اور زمانہ موجودہ میں علماء کو محض دین داری اور علم شریعت کی وجہ سے مانا جاتا ہے، تو ان کے ساتھ دشمنی علم شریعت سے دشمنی ہے جس میں جتنی زیادہ دینداری ہوگی جس کو جتنی زیادہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت ہوگی۔ اتنی ہی زیادہ علماء حقانی نائبان رسول و ارش الانبیاء سے بھی محبت ہوگی کیونکہ انہیں کے واسطے سے محبوب کی باتیں سننے میں آتی ہیں۔ انہیں کے ذریعہ سے قرآن و حدیث و فقہ کے مسائل معلوم ہوں گے تو ان سے

عداوت و دشمنی کی اس کے سوا اور کوئی وجہ نہیں کہ وہ حق مسئلہ بتا دیتے ہیں۔ کسی کی رو رعایت نہیں کرتے، مسئلہ بتانے میں منہ دیکھی باتیں نہیں بتاتے ہیں اور خود بد مذہب و بے دین بھی نہیں اور جن لوگوں پر کفر و ارتداد کا فتویٰ دیا گیا ان لوگوں میں سے بھی نہیں تو ان کے ساتھ عداوت رکھنا، خدا و رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ دشمنی رکھنا ہے، ان کے ساتھ بغض رکھنا، قرآن و حدیث و فقہ سے بغض رکھنا ہے، ان کو گالی دینا بلا وجہ شرعی محض مسائل شرعیہ بتانے یا جاننے کی بنا پر ان کو بدنام کرنے کی کوشش کرنا شریعت مصطفویہ سے نفرت پھیلانا ہے اور صراحۃً ابو جہل کی خلافت کا حق ادا کرنا ہے۔ اللہ و رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ناراض کر کے ابلیس لعین کو خوش کرنا ہے۔

ان جاہلوں کی ان حرکات خمیشہ کا یہ نتیجہ ہوا کہ جاہل اور بے علم لوگ علماء سے نفرت کرنے لگے ان کی جہالت کا علاج علماء سے مسئلہ پوچھتے رہنا تھا اب نفرت پیدا ہو جانے کے بعد علماء سے مسئلہ کون پوچھے اس طرح ہوتے ہوتے جہالت کا وہ عالم ہو گیا کہ لوگ استنجاء پاک کرنے کے مسائل سے بھی بے خبر ہو گئے۔ جب استنجاء صحیح نہ ہوا تو وضو غسل کیا ہوں گے، پھر نماز کا کیا پوچھنا، اب یہ شیطان نما انسان نماز وغیرہ بھی بظاہر پڑھتے ہیں تو نامہ اعمال میں بے نمازی بلکہ گنہگار مرتکب کبیرہ لکھے جاتے ہیں، کیونکہ جب غسل نہیں اترتا نماز پڑھنا، قرآن عظیم کی تلاوت کرنا، مسجد میں جانا حرام ہے ایسے لوگوں کے حق میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ”وَجُودًا يَوْمَئِذٍ خَاشِعَةً ۚ عَامِلَةٌ تَأْصِبَةُ ۚ تَصْلِي نَارًا حَامِيَةً ۚ“ عمل کریں مشقت جھیلیں جائیں بھڑکتے جہنم میں اور اب تو دنیا کی یہ حالت ہو گئی کہ اگر کوئی ایک مسئلہ بھی جانتا ہے تو وہ سمجھتا ہے کہ علم اور رتبہ میں امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہم پلہ ہو گیا اس سے زیادہ جاننے والا دنیا میں کوئی ہے ہی

نہیں، ہلدی کی گانٹھ رکھ کر پنساری بن بیٹھے یہ سب علمائے ربانی سے بغض و عناد کا ثمرہ ہے یہ سب علماء حقانی کو بلا وجہ شرعی محض نفسانیت کی بنا پر بدنام کرنے کا نتیجہ ہے۔ علماء اہل سنت کو بدنام کرنے کی کوشش کرنا ان کو گالی دینا ان کے ساتھ بغض و عناد رکھنا کفر لکھا ہے ہے۔ شرح فقہ اکبر مطبوعہ مصر صفحہ ۵۹ پر ملا علی قاری حنفی فرماتے ہیں وفی الخلاصة من ابغض عالماً من غیر سبب ظاہر خیف علیہ الکفر دلت الظاهر انه یکفر لانه اذا ابغض العام من غیر سبب دنیوی او اخروی فیکون بغضه لعلم الشریعة ولا شک فی کفر من انکره فضلاً من ابغضه۔ خلاصہ یہ کہ خلاصہ میں ہے کہ جس نے بلا وجہ شرعی عالم سے بغض رکھا وہ کافر ہو گیا اس لئے کہ جب اس نے دنیوی یا اخروی سبب کے بغیر عالم سے بغض رکھا تو یقیناً اس کا بغض علم شریعت کی وجہ سے ہو گا اور علم شریعت کے منکر کے کفر میں کوئی شک نہیں، تو بغض رکھنے والا بدرجہ اولیٰ کافر ہے بلکہ عالم دین کی تحقیر کی نیت سے علویل م یعنی مولانا لوگ جبائی قبائی، مولوی شولوی کہہ دیا تو کافر ہو گیا۔

ملاحظہ ہو شرح فقہ اکبر ملا علی قاری رحمۃ اللہ الباری صفحہ ۱۶۰ غیبت تو یونہی حرام ہے اور علماء اہل سنت کی غیبت اشد حرام، صرف ایک ہی حدیث شریف کا ترجمہ ملاحظہ ہو۔ بیہقی شعیب الایمان میں حضرت ابوسعید و حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ غیبت زنا سے زیادہ سخت چیز ہے، لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! غیبت زنا سے زیادہ سخت کیسے ہے؟ فرمایا مرد زنا کرتا ہے تو پھر توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرتا ہے اور غیبت کرنے والے کی مغفرت نہ ہوگی جب تک وہ خود معاف نہ کرے جس کی غیبت کی ہے اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے کہ زنا کرنے والا توبہ کرتا ہے اور غیبت کرنے والے کی توبہ نہیں ہے۔ مشکوٰۃ شریف ص ۱۵۷ واللہ ورسولہ اعلم جل

جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہ و بارک وسلم :
فقیر ابو طاہر محمد طیب قادری مفتی جاوہر ضلع رتلام ایم، پی

oooooooooooooooooooooooo

یہ کہہ دو عرفان! کافروں سے
ملے گا ہرگز نہ کچھ بتوں سے
جگر وہابی کا پارہ پارہ
ہوا رضا کی عبارتوں سے

(محمد عرفان رضا قادری چھپروی)

مسک اعلیٰ حضرت سے منحرف ہونے والوں کے لیے ایک لمحہ فکر یہ

از: فقیر عبد الصمد قادری رضوی
قادری منزل، رفیع گنج ضلع اورنگ آباد (بہار)

بوئے ایماں ہے اگر کچھ بھی تو اس کو پڑھ کے دیکھ
چھوڑ عقل، اور منزل ایماں پر تو چڑھ کے دیکھ
حق پہ رہو ثابت قدم، باطل کا شیدائی نہ ہو
تاکہ دنیا، آخرت میں تجھ کو رسوائی نہ ہو

آج سے تقریباً ۳۰، ۳۵ سال سے ہر طرف جماعت اہلسنت میں اختلاف و انتشار
زور پکڑے ہوئے ہیں۔ دورِ حاضر میں اہلسنت جس کی تعبیر مسک اعلیٰ حضرت سے کی گئی
ہے اس سچے مسک سے سادہ لوح خوش عقیدہ مسلمانوں کو برگشتہ کرنے اور اس امتیازی

نام کو مٹانے کے لئے فرمہائے باطلہ کے علاوہ سنی کہلانے والے نام نہاد محققین، ایڈیٹرس، آزاد خیال مولوی، مفتی، مجاور اور خاص کر مدنی میاں صاحب وغیرہ صلیح کلیت کو فروغ دینے کی خاطر وہابی کا ذبیحہ کھانے اور ان سے نکاح کرنے کے لیے ایڑی چوٹی کے زور لگاتے ہوئے ہیں اور یہاں تک کہہ رہے ہیں کہ ”جماعت وہابیہ میں پانچ ہی کافر ہیں باقی جو ان کے پیرو ہیں وہ صرف گمراہ ہیں ان کے بارے میں کوئی کرید کرنے کی ضرورت نہیں ہے“ اور بار بار علمائے اہل سنت کی یاد دہانی کے باوجود بھی شخص مذکور کو غلط باتوں پر نظر ثانی کرنے اور جانب رجوع کوئی توجہ نہیں۔ مسلمانو! بات دراصل یہ ہے کہ نادرست بات سے توبہ و رجوع کی توفیق بھی مقدر والے ہی کو نصیب ہوتی ہے۔ ورنہ آنکھوں پر لوہے کے پردے اور کانوں میں سیسہ پگھلا دیا جاتا ہے۔ انسان کی سوچنے اور سمجھنے کی صلاحیت سلب کر لی جاتی ہے۔ توبہ و رجوع تو روح کا غسل ہے۔ جتنی بار کی جائے روح میں نکھار پیدا ہوتا ہے۔ امام غزالی احواء العلوم میں تحریر فرماتے ہیں توبہ کے تین رکن ہیں (۱) اپنے کئے پر شرمندہ ہونا (۲) اللہ تبارک و تعالیٰ سے معافی چاہنا (۳) اور عہد کرنا کہ آئندہ ایسا گناہ نہیں کروں گا۔ اور چند سال قبل بمبئی کے مولوی ظہیر الدین نے ”سنی دعوت اسلامی“ کے اجتماع بمبئی میں کہا تھا کہ یہ پانچواں مسلک کہاں سے آگیا؟ مسلک اعلیٰ حضرت کا نعرہ نہ لگایا جائے، قبر میں مسلک کے بارے میں نہیں پوچھا جائے گا۔ ایسے سر پھروں کے جواب میں چند مشاہیر شخصیات کے ارشادات ملاحظہ کریں۔

(۱) ”میرا مسلک شریعت و طریقت میں وہی ہے جو اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ہے، میرے مسلک پر چلنے کے لئے اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا بریلوی کی کتابوں کا مطالعہ کیا جائے۔“

(از مکتوبہ ۲۹/ ذی الحجہ ۱۳۳۹ھ حضرت شاہ اشرفی میاں کچھوچھو شریف)

(۲) ”دین اسلام و مذہب اہلسنت کا سچا خلاصہ ”مسلک اعلیٰ حضرت“ ہے یہی وہ مجمع

البحار ہے، جس پر آج حقیقت، شافعیّت، مالکیّت و حنبلیّت اور قادریّت، چشتیّت، شہروردیّت، اشرفیّت، مجددیّت اور برکاتیت وغیرہم سب سمندروں کا سنگم ہے۔“

(شیریشہ اہلسنت پیلی پھیت)

(۳) ”الحمد للہ میں مسلک اہل سنت پر زندہ رہا اور مسلک اہلسنت وہی ہے جو اعلیٰ حضرت کی کتابوں میں مرقوم ہے اور الحمد للہ اسی (مسلک اعلیٰ حضرت) پر میری عمر گزری اور الحمد للہ آخری وقت اسی مسلک پر مدینہ طیبہ میں خاتمہ بالخیر ہو رہا ہے اور مسلک اہل سنت وہی ہے جو مسلک اعلیٰ حضرت ہے۔“ (مبلغ اسلام حضرت علامہ عبدالعلیم میرٹھی علیہ الرحمہ)

(۴) ”میں تمام مسلمانوں کو بتانا چاہتا ہوں کہ بریلی شریف کے تاجدار اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مجدد دین و ملت مفتی محمد احمد رضا خاں صاحب بریلوی کا جو مسلک ہے وہی میرا مسلک ہے۔ مسلمانوں کو اسے مضبوطی سے پکڑے رہنا چاہئے۔“

(حضرت مولانا مفتی وہی احمد محدث سورتی)

(۵) جو میرا مرید مسلک اعلیٰ حضرت سے ذرا سا بھی ہٹ جائے تو میں اس کی بیعت سے بیزار ہوں اور میرا کوئی ذمہ نہیں ہے۔ مزید یہ بھی فرمایا یہ میری زندگی میں نصیحت ہے اور میرے وصال کے بعد میری وصیت ہے۔ نیز یہ بھی فرمایا مسلک اعلیٰ حضرت درحقیقت کوئی نئی چیز نہیں ہے بلکہ یہی مسلک صاحب البرکات ہے مسلک غوث اعظم ہے، مسلک امام اعظم ہے۔ مسلک صدیق اکبر ہے۔“

(اہلسنت کی آواز ۲۸ جمادی الاولیٰ ۱۴۱۶ھ حضور احسن العلماء مارہرہ شریف)

(۶) ”اس زمانے میں اہل سنت کو تمام فرقہ ہائے باطلہ سے ممتاز کرنے کے لئے سوائے مسلک اعلیٰ حضرت کے کوئی لفظ موزوں ہوتا ہی نہیں۔ کچھ معاندین اس کے بالمقابل مسلک امام اعظم بولتے ہیں۔ لیکن یہ لفظ امتیاز کے لئے کافی نہیں۔ غیر مقلد کو چھوڑ کر سارے وہابی اپنے آپ کو حنفی کہتے ہیں۔ مثلاً دیوبندی، مودودی، نیچری حتیٰ کہ

(ماہنامہ اشرفیہ اپریل ۱۹۹۹ء از شارح بخاری مفتی شریف الحق صاحب علیہ الرحمہ)

(۸) مسلک اعلیٰ حضرت واقعتاً مسلک اہلسنت و جماعت کا دوسرا نام ہے اور اس دور میں مذہب حق و اہل حق کی پہچان ہے۔ اس پہچان کو جو مٹانا چاہتا ہے وہ اسلام کی شناخت کو مٹانا چاہتا ہے، گویا کہ وہ اسلام اور غیر اسلام کو ایک کرنا چاہتا ہے۔ آپ نے اپنے اشعار میں بھی یہی تعلیم دی ہے، فرماتے ہیں۔

عیش کر لو یہاں منکرو! چار دن مر کے ترسو گے اس زندگی کے لئے
صلح کلی نبی کا نہیں سنو! سنی مسلم ہے سچا نبی کے لئے
مسک اعلیٰ حضرت پہ قائم رہو زندگی دی گئی ہے اسی کے لئے
نبی سے جو ہو بیگانہ اسے دل سے جدا کر دیں

پدر، مادر، برادر، مال و جاں ان پر فدا کر دیں

(حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ، بریلی شریف)

(۹) مفتی انوار الحق صاحب مصطفوی خلیفہ حضور مفتی اعظم، لہجی باغ، بریلی شریف (یوپی) تحریر فرماتے ہیں ”کہ مدینہ منورہ میں ایک ولی کامل سے سنا کہ قرب قیامت حق و ایمان مسلک اعلیٰ حضرت میں سمٹ جائے گا، جو بھی مسلک اعلیٰ حضرت سے منحرف ہوگا اور بٹے گا خواہ وہ کسی سلسلہ سے وابستہ ہو۔۔۔ ابلیس لعین اس کو گمراہیت و کفر کے گڑھے

میں ڈال دے گا۔۔۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ و نعوذ باللہ من ذلک۔

مجھ سے طیبہ میں کہا اک مرد حق نے با خدا

حشر میں کام آئے گا بس مسلک احمد رضا

نار دوزخ سے جو بچنا چاہتا ہے بے شبہ

باغ جنت میں اسے مسلک یہی لے جائے گا

(انوار التملیک، ص ۲۷ تا ۲۸، مطبوعہ ۱۴۳۸ھ بمطابق ۲۰۱۷ء)

(۱۰) مسلک اعلیٰ حضرت حقیقت میں سواد اعظم کے طریقہ مرضیہ اور متوارثہ کا نام ہے جو

عہد رسالت سے آج تک سواد اعظم کا مسلک ہے۔ (مفتی اعظم راجستھان جو دھوری)

پیارے ایمانی دینی بھائیو! امام اہلسنت کا صرف فتاویٰ حسام الحرمین عطا فرمانا،

مسلمانان برصغیر پر وہ احسان عظیم ہے جس سے کوئی بھی سنی مسلمان آپ کے بارگرم سے

سبکدوش نہیں ہو سکتا۔ لہذا میں نے بہ نیت خیر خواہی اپنے صرف چند اساطین اہلسنت

کے ذریعہ اقوال اور نصیحتیں پیش کر دیں انہیں بغور ملاحظہ فرمائیں اور عملی جامہ

پہنائیں اور اس دور پر فتن اور پر آشوب میں گمراہ و بد مذہب کے جال میں پھنسنے سے

خود بچیں اور اپنے عزیز واقارب اور دوست و احباب کو بچائیں اور تمام فرقیاتے باطلہ

بالخصوص دور حاضر کے صالح کلیوں سے تیکا توڑ جدا رہ کر دین حق یعنی مسلک اعلیٰ حضرت پر

مضبوطی کے ساتھ جم جائیں۔ مولیٰ تبارک و تعالیٰ خوش عقیدہ مسلمانوں کو ماضی قریب میں

خلیل احمد بجنوری، ہلفرادی مبارکپوری اور انتخاب قدیری کی بد انجامی سے عبرت اور سبق

حاصل کرنے کی فکر مرحمت فرمائے اور استقامت علی الحق کی توفیق بخشے۔ آمین

ایمان پارہا ہے حلاوت کی نعمتیں اور کفر تیرے نام سے لرزاں ہے آج بھی

کس طرح اتنے علم کے دریا بہا دیئے علمائے حق کی عقل تو حیراں ہے آج بھی

سب ان سے جلنے والے کے گل ہو گئے چراغ احمد رضا کی شمع فرسوزاں ہے آج بھی

پروردگار! مفتی اعظم کی خیر ہو ان سے ہمارے درد کا درماں ہے آج بھی
سرز اسرنیا زجھ کا تا ہے اس لئے علم و عمل پہ آپ کا احساں ہے آج بھی
مسک احمد رضا سے منحرف جو بھی ہوا مارا مارا پھرتا ہے پوچھتا کوئی نہیں
انتخاب قدیری مراد آبادی جب مسک رضویت کا مخالف نہیں ہوا تھا اس وقت
کے اس کے اشعار قارئین ملاحظہ کریں۔

مسک اعلیٰ حضرت ہی ہے دین حق اس کی حد سے جو باہر نکل جائے گا
کل بروز قیامت خدا کی قسم دیکھنا وہ جہنم میں جل جائے گا
مان لے گا انھیں مومن با وفا اور منافق کا دل ان سے جل جائے گا
انتخاب قدیری بروز جزا تھام کر دامن شاہ احمد رضا
رو بروئے جناب حبیب خدا ان کا دامن پکڑ کر مچل جائے گا

مسک احمد رضا

از: الحاج عرفان رضا قادری مقام و پوسٹ نوادہ، مشرک ضلع چیمبرہ، بہار

نقش پائے مصطفیٰ ہے مسک احمد رضا بالیقین راہ خدا ہے مسک احمد رضا
رب تعالیٰ کی عطا ہے مسک احمد رضا فیض پاک مصطفیٰ ہے مسک احمد رضا
جان و قلب فاطمہ ہے مسک احمد رضا نور چشم مستضیٰ ہے مسک احمد رضا
درد مندوں کی دوا ہے مسک احمد رضا غم زدوں کا آسرا ہے مسک احمد رضا
مرتبہ اونچا تر ہے مسک احمد رضا دو جہاں تجھ پر فدا ہے مسک احمد رضا
ذکر تیرا آئینہ میں، ذکر تیرا ہر چمن میں واہ کیا ہی ہو رہا ہے مسک احمد رضا
مسک حق جس کو کہتے ہیں سبھی اہل سن ہاں! یہی وہ حق نما ہے مسک احمد رضا
حفظ ناموس رسالت کے لیے دن رات یہ اک ہمالہ بن گیا ہے مسک احمد رضا
دین حق، دین صحابہ، دین غوث پاک ہے اور دین مصطفیٰ ہے مسک احمد رضا

دین و ایمان کی حفاظت، دورِ کفر و شرک میں
آخرت روشن ہے اس کی، قبر بھی پُر نور ہے
روزِ محشر عاصیوں کو دیکھئے ہاں! دیکھئے
اب نکل سکتا نہیں ہے عاشقوں کے قلب سے
کیا مٹا پائیں گے اعداء، تجھ کو اس سنار سے
دشمنانِ مسلک احمد رضا مٹ جائیں گے
محرطوفاں میں بھی قائمِ سنیو! اس پر رہو
کہہ دیا ہے برملا یہ قادری عرفان نے
جان و دل کیوں نہ کرے عرفان بھی اس پر نثار
بالیقیں یہ کر رہا ہے مسلک احمد رضا
دل میں لے کے جو گیا ہے مسلک احمد رضا
باغِ جنت لے چلا ہے مسلک احمد رضا
قلب و جاں میں بس چکا ہے مسلک احمد رضا
تیرا حافظ تو خدا ہے، مسلک احمد رضا
نہ مٹے گا، نہ مٹا ہے مسلک احمد رضا
کہ یہی راہِ خدا ہے مسلک احمد رضا
اولیا کا راستہ ہے مسلک احمد رضا
کہ رہ خیر الوریٰ ہے مسلک احمد رضا

عبید اللہ خاں اعظمی جماعتِ اہلسنت سے الگ

موصوف نے ۱۰ محرم الحرام ۱۴۲۲ھ مطابق ۹ اگست ۲۰۰۲ء کو عرسِ علیہی کے موقع پر مصطفیٰ باز ازمبئی کے ہونے والے جلسے میں صحابیِ رسول، کاتبِ وحی، فقیہ و مجتہد حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی شان میں طعن و تشنیع اور توہین کی۔

اس سے قبل ماضی قریب ہی میں اسی خطیب نے ایران کے ایلمبسی کے جلسے میں مشہور متشدد شیعہ رافضی خمینی کو نائب پیغمبر کہا تھا۔ اسی شخص نے ۱۹۹۹ء یل ۲۰۰۰ء میں دارالعلومِ علیمیہ جمد اشاہی کے سٹیج سے مقتدیانِ اہلسنت کے شرعی فتوؤں کی تردید کرتے ہوئے کہا تھا کہ ہم ایسے فتوؤں کو جوتی کی ٹھوکروں سے اڑاتے ہیں۔ اس وقت دارالعلومِ علیمیہ کے ذمے داروں کے علاوہ سربراہِ اعلیٰ جامعہ اشرفیہ مبارکپور بھی موجود تھے۔ اسی نے بمبئی کے ایک جلسے میں مولوی ظہیر الدین جس نے کہا تھا قبر میں مسلک نہیں پوچھا جائے گا، اس کی خوب تعریف و توصیف بیان کیا اور تاج الشریعہ اور محدث کبیر کی جی بھر کر لعن و طعن کیا۔ اسی بندے نے صوبہ گجرات کے ایک مقام پر کافروں

کے رام کتھا میں شریک ہو کر رام اور سیتا کی خوب تعریف و توصیف بیان کی وغیرہ وغیرہ۔ اس آخری بیان پر تاج الشریعہ اور محدث کبیر کے علاوہ تقریباً ۴۰، ۵۰ مقتدیانِ کرام نے اس نام نہاد خطیب کی تکفیر فرمائی غرضیکہ یہ شخص صحابیِ رسول، علماء اور مشائخ کا بہت بڑا گستاخ اور بے ادب ہے، اور جماعتِ اہلسنت کا توڑنے والا ہے۔ جب تک یہ شخص اپنے تمام خرافاتِ شنیعہ سے علی الاعلان توبہ و رجوع کر کے درست نہ ہو جائے اس وقت تک مسلمانوں پر اس سے دور و فوری رہنا لازم و ضروری ہے۔

فقیر قادری عفی عنہ ۱۲ محرم الحرام ۱۴۲۴ھ مطابق ۱۳ اگست ۲۰۰۲ء۔

اہلِ بیت کے نام پر رافضیت کا فروغ

چند سالوں سے اہلِ بیت کے نام پر تفضیلیت اور رافضیت یعنی شیعیت کو اس ملک میں فروغ دیا جا رہا ہے اور ہندو پاک میں اس فرقے کا زور بڑھتا جا رہا ہے۔ اجمیر شریف اور ردولی شریف وغیرہ کے بعض محب اور پکے رافضی ہو چکے ہیں اور اپنے افکار فاسدہ کی اشاعت میں ہمہ تن کوشاں اور مشغول ہیں۔ خلفائے ثلاثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی شان میں گستاخی کرتے ہیں بالخصوص حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی شان میں انتہائی توہین آمیز کلمات کہتے ہیں۔ امامِ اہلسنت سرکارِ اعلیٰ حضرت کو برا بھلا کہتے ہیں۔ رضویوں اور بریلویوں کو یہ لوگ خارجی فرقہ بتاتے ہیں، مسلکِ اعلیٰ حضرت سے انتہائی درجہ حسد بغض کا اظہار کرتے ہیں۔ ان لوگوں نے دیارِ غریب نوازیں ”سلام اعلیٰ حضرت“ پڑھنے پر سخت پابندی عائد کر رکھی ہے۔ اہلِ بیت کے نام پر سنی مسلمانوں کو بد عقیدہ بے دین بنانے کا سلسلہ جاری ہے۔ ایسے نازک حالات میں مسلمانانِ اہلسنت ایسے عقیدے والوں سے بیکار ہو رہے ہیں اور ہر طرح اپنا دین و ایمان بچانے کی کوشش کریں۔

صحابہ کے دشمن رہیں خوار و سربا محبوں پہ فضل خدا تاج والے
نہ لے کافروں سے مدد کوئی سستی صلح کل کے فتنے مٹا تاج والے
زمانے میں جب تک زمانہ ہے باقی رہے نام احمد رضا تاج والے
ترے واسطے میں ہدایت کی ترے یہی ہے خدا سے دعا تاج والے
تمہارے دشمنوں کے سر کچنے کو رہیں قائم غلامانِ شہ احمد رضا خاں یا رسول اللہ

ذلیل و خوار کون؟

حضرت علامہ عاشق الرحمن قادری جیبی علیہ الرحمہ نے صوفیائے کرام کا ذکر جمیل کرتے ہوئے حضرت شیخ ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل مغربی کا یہ قول سنایا "لوگوں میں سب سے بڑا ذلیل و خوار وہ شخص ہے جو کسی غنی یعنی مالدار کی چاپلوسی کرے یا اس کی تواضع کرے"۔ مذکورہ قول کی توضیح میں آپ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ علماء کہلانے وہ لوگ جو دینی معاملات میں مداہنت کو ظاہر کرتے ہیں کہیں نہ کہیں اس قول کے مصداق بنتے ہیں۔ اسی وجہ سے آج متضرب علماء کا فقدان ہے۔ آپ یہ بھی فرماتے تھے "یہ جو چند بوڑھے علماء ہیں اگر یہ اٹھ جائیں گے تو اہلسنت و جماعت کا کیا ہوگا؟

(قومی ترانہ حمد باری یا مدح ناری ص 3 تا 4)

مرکزِ اہل سنت کا پیغام قومِ مسلم کے نام

پیارے سنی بھائیو! آج ہم جس دور میں جی رہے ہیں وہ فتنوں اور چیلنجز سے بھرا ہوا ہے، ہر طرف سے قومِ مسلم پر حملے ہو رہے ہیں۔ کوئی اس نسل کو مٹانے کی بات کر رہا ہے، کوئی دین و سنیت کے مراکز یعنی مدارس دینیہ کو ختم کرنے کی سوچ رہا ہے، یہ تو خارجی فتنے ہیں لیکن کچھ داخلی فتنے ہیں جو نام تو اسلامی رکھے ہوئے ہیں مگر ان کے نظریات، اعمال و افعال اور کردار درحقیقت سب غیر اسلامی ہیں جیسے قادیانی، دیوبندی، غیر مقلد، رافضی وغیرہ اور ایک جماعت ایسی بھی ہے جو بغض و حسد کی بنیاد پر اعلیٰ حضرت

عظیم البرکت علیہ الرحمۃ والرضوان کو خاص طور پر سب و شتم کا نشانہ بناتی ہے ایسی نازک گھڑی میں مرکز اہل سنت بریلی شریف سابقہ روایت و عادت کے مطابق تمام اہل سنت و اہل اہل سنت سواد اعظم کو مندرجہ ذیل باتوں کی خاص تاکید کرتا ہے اور آپ سے عمل کرنے کی امید بھی رکھتا ہے۔

(۱) اپنے اپنے گھروں میں اسلامی ماحول (نماز روزہ وغیرہ کی ادائیگی) پیدا کریں اور بچپن ہی سے اولاد کے دل و دماغ میں عشق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، محبت اہل بیت اور عظمت صحابہ بٹھادیں اور ہر طرح سے اسلام کی اہمیت اور قدر و قیمت بتائیں تاکہ نئی نسل کفر و الحاد اور بے دینی سے محفوظ رہے۔

(۲) اسلام مخالف طاقتیں اس وقت خاص کر مسلم بچپن کو اپنی ہوس اور دھوکہ بازی کا نشانہ بنا رہی ہیں اس لیے اپنی بچپنوں میں اسلامی پردہ کا ذوق، دینی معلومات کی ترغیب اور کردار سیدہ طیبہ طاہرہ فاطمہ بتول زہراء اختیار کرنے کا مزاج پیدا کریں۔

(۳) بدعتیہ دیوبندی، وہابی غیر مقلد، قادیانی، رافضی، نیم رافضی، تفضیلی، صلح کلی وغیرہ سب تمہارے دین اور فکر سنیت کے کھلے دشمن ہیں اور جہنم کی راہ لے جانے والے ہیں، ان کی صحبت و دوستی سے بچو اور اپنے عزیز و اقارب کو بھی بچاؤ جس کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ مسلک اعلیٰ حضرت کو مضبوطی سے تھامے رہو اور اس سے بال برابر بھی منہ نہ پھیرو کہ اس سے منہ پھیرنے میں اخروی نقصان ہے۔

(۴) لاعلم خطیب، جاہل صوفی، صلح کلی و اعظا اور بد مذہبوں کے رد و ابطال سے بھاگنے والی تحریکوں، تنظیموں، متولیوں، ٹرسٹیوں اور نام نہاد مولویوں و پیسروں سے بچو کہ ان کی صحبت زہر قاتل اور آخرت کی بربادی کا سبب ہے۔

(۵) مذہب اہل سنت مسلک اعلیٰ حضرت کے سچے پکے ترجمان علماء و مشائخ سے رشتے مضبوط رکھیں اور ہر طرح ان کی تعظیم و تکریم کو اپنے دل کا زیور بنائیں اور ان کی محفلوں سے قریب رہیں کہ یہ ایمان بچانے کا بہترین ذریعہ ہے۔

(۶) دینی سنی مدارس جو دین و سنیت کے قلعے ہیں ان کی حفاظت و صیانت اور استحکام و تقویت کی بھرپور کوشش کریں اور ان کو آپسی اختلافات سے بچائیں۔

(۷) مرکز اہل سنت بریلی شریف کے بزرگوں جیسے اعلیٰ حضرت، حجتہ الاسلام، مفتی اعظم اور تاج الشریعہ علیہم الرحمۃ والرضوان کا کسی سے بھی اختلاف خالص دینی و اعتقادی ہے لہذا بہکانے والوں کی نفرت بھری تحریروں، تقریروں اور سازشوں پر قطعاً دھیان نہ دو ورنہ اپنے بزرگان سلسلہ کے فیضان سے محروم ہونے کا قوی اندیشہ ہے۔ والعیا ذاللہ تعالیٰ!

(۸) دور حاضر میں دین و سنیت اور مذہب حنفیت کی صحیح تعبیر و ترجمانی کا نام ”مسک اعلیٰ حضرت“ ہے لہذا جس کو بھی اس سے دور و نفور پاؤ خواہ کیسا ہی قریبی ہو اس کو اپنے سے ایسے ہی دور کر دو جیسے دودھ سے مکھی کو دور کر دیا جاتا ہے۔

آخر میں رب ذوالجلال سے دعا ہے کہ ہمیں بزرگوں کا ادب شاس بنائے اور تادم واپسی مسک اعلیٰ حضرت پر رکھے اور اسی پر موت نصیب فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین۔

فقیر محمد عسجد رضا قادری رضوی غفرلہ

مرکز اہل سنت بریلی شریف

27/ صفر ماہ اعلیٰ حضرت 1444ھ

ایک ایمان افروز واقعہ

شب معراج جب ہمارے آقا و مولیٰ، شہنشاہ دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حرم شریف سے بیت المقدس کی جانب روانہ ہوئے تو راستے کے عجائب و غرائب میں سے ایک واقعہ حضرت علامہ مفتی محمد طیب صاحب قادری دانا پوری نے یہ بیان فرمایا ہے کہ:

"ایک مقام پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک بہترین خوشبو محسوس کی۔

حضرت جبریل علیہ السلام عرض کرتے ہیں کہ سرکار! یہ خوشبو بنت فرعون کی مشاطہ اور ان کے دونوں صاحبزادوں کی قبر کی ہے۔

مشاطہ کہا جاتا ہے اس کنگھی کرنے والی خاستون کو جو عورتوں کو دلہن کی طرح سنوارے۔ فرعون لاؤ لہ تھا مگر اس نے ایک بچی کو کسی سے گود لے کر پرورش کی تھی، اسی کے متعلق یہاں ذکر ہے۔

بنت فرعون کی مشاطہ

ایک دن یہ مشاطہ فرعون کی بیٹی کی کنگھی چوٹی کر رہی تھی کہ اچانک کنگھی گر پڑی، مشاطہ نے کنگھی اٹھاتے ہوئے کہا بِسْمِ اللّٰهِ تَعٰی سَ فِرْعَوْنُ یعنی اللہ کے نام سے شروع فرعون ہلاک و برباد ہو جائے۔

بنت فرعون۔ ہائے یہ کیا کہا؟ کیا تمہارا رب میرے باپ کے علاوہ کوئی اور ہے؟

مشاطہ۔۔۔۔۔ ہاں! میرا رب اللہ پاک ہے جو سارے جہان کا خالق و مالک ہے

بنت فرعون۔ کیا میں اپنے باپ کو اس بات کی خبر کر دوں؟

مشاطہ۔۔۔۔۔ ہاں! خبر کر دو، کوئی پرواہ نہیں ہے۔

بنت فرعون دوڑتی ہوئی اپنے باپ کے پاس گئی اور سارا ماجرا ملعون سے جڑ

دیا۔ فرعون نے مشاطہ کو طلب کیا اور کہا۔

فرعون۔ کیا تیرا رب میرے سوا کوئی اور ہے؟

مشاطہ۔۔۔۔۔ ہاں! میرا اور تیرا رب اللہ پاک ہی ہے (مشاطہ نے سر دانہ وار

جواب دیا)

مشاطہ رحمۃ اللہ علیہا کے شوہر اور دولڑکے تھے، فرعون نے جب دیکھا اس طرح یہ

گمراہ نہیں ہوگی تو سوچا کہ ان میاں بیوی کو مال و دولت کے ذریعے ورغلا نا چاہئے، تو

کہنے لگا۔

فرعون۔ (مال و دولت سونا چاندی وغیرہ پھیلا کر کہا)

جو اور جتنا ساز و سامان تمہیں پسند ہو وہ لے لو اور اپنے دین سے پھر جاؤ۔۔۔ اور میرا دین اختیار کر لو۔

دونوں میاں بیوی نے بڑی فراخ دلی اور بہادری کے ساتھ انکار کر دیا اور مال و دولت پر لات مار دی۔

فرعون کو غصہ آ گیا اور کہنے لگا کہ دیکھو! بادشاہوں کے سامنے بے حیائی نہیں کرنی چاہئے، جو میں کہہ رہا ہوں اسے مان لو۔ عیش و عشرت کے ساتھ زندگی گزارو گے ورنہ تم سب کو قتل کر ادوں گا۔ مشاطہ نے کہا کہ شوق سے ہمیں قتل کرادو اور یہ ہم پر احسان ہو گا کہ تو ہمیں قتل کرادے اور ایک ہی جگہ ہم سب کو دفن کرادے۔ مگر یہ ہرگز نہیں ہو سکتا کہ ہم تیرا باطل دھرم اختیار کر لیں اور اپنا سچا دین چھوڑ دیں۔ اور اس پر فرعون کا غصہ اور زیادہ ہو گیا اور اس نے اپنے جلا دول کو حکم دیا کہ انہیں اور ان کی اولاد کو گرم تنور میں ڈال کر جلا ڈالو۔ کارکنانِ فرعون نے بچے کو ماں کی گود سے چھیننا چاہا جس کی عمر سات ماہ کی تھی۔ ماں کی ممتا بچے کو گود سے جدا کرنا نہیں چاہتی تھی، اور یہ خیال بھی تھا کہ یہ لوگ بچے کو زبردستی میری گود سے چھین کر آگ میں ڈال دیں گے۔ بہر حال ملازمین فرعون نے بچے کو ماں کی گود سے چھین ہی لیا۔ ماں کی ممتا بھی عجیب چیز ہوتی ہے، جب دیکھا کہ یہ لوگ بچے کو آگ میں ڈال ہی دیں گے تو تڑپ گئی اور قریب تھا کہ مشاطہ فرعون کا دھرم اختیار کر لے۔ ادھر بچے کو ظالموں نے آگ میں ڈال ہی دیا، سات ماہ کا بچہ تنور میں پہنچتے ہی چلا اٹھا کہ اے ماں! تو بھی اپنے آپ کو اس آگ میں گرا دے اور میری وجہ سے دیر نہ کرو تو بھی آگ میں کود جا، تو حق پر ہے اور دین حق کی حفاظت، جان و مال، آل و اولاد کی حفاظت سے افضل ہے۔

اور اس طرح اللہ عزوجل نے اپنے پرستاروں کی (دین و ایمان کی حفاظت اور حمایت و نصرت فرمائی۔ (پیغام معراج، ص ۱۳۳ تا ۱۳۵)

حاصل کلام یہ ہے کہ اس دردناک و عبرت ناک واقعہ سے مسلمان سبق اور عبرت

حاصل کریں، اور دین حق یعنی مسلک اعلیٰ حضرت پر مضبوطی کے ساتھ قائم رہیں، اور اس سے منحرف اور ورغلائے والوں کے خلاف آواز حق بلند کرتے رہیں، اور ہر حال میں دین حق پر ثابت قدم رہیں، دونوں جہاں میں کامیاب و کامراں رہیں گے۔

مولیٰ تعالیٰ تمام فرمائے باطلہ اور کفار و مشرکین، یہود و نصاریٰ وغیرہ پر ہمیں فتح و نصرت اور سر بلندی عطا فرمائے نیز دین حق پر ثابت قدم رکھتے ہوئے اسلام و ایمان پر ہمارا خاتمہ بالآخر فرمائے، آمین۔

تیری الفت میں مرمتنا، شہادت اس کو کہتے ہیں
نکل بھاگتا تیرے کوچے کی جانب تیسرا دیوانہ
تجھی کو دیکھنا، تیری ہی سننا، تجھ میں گم ہونا
ریاضت نام ہے تیری گلی میں آنے جانے کا
ولایت امتحان دوست میں ثابت قدم رہنا
نظر جلوہ جو آیا معنی ملے و لیں کا
دکھا کر بارگاہ شاہ اقدس کو مدینے میں
بنایا مشرکوں کو عاشق تو حید اک دم میں
ادھر ایسا ہوا شہ کا دھڑکنے گئے عاصی
زہے طغیاں کے دریا سے نبی کے پیارے بچوں کو
سگ درگاہ جیلاں مجھ کو حق کر دے تو شاہوں سے

تیرا والد، تیرا منگتا، تیرا عاشق، تیرا شیدا

تیرا خادم، تیرا بندہ، ہدایت اس کو کہتے ہیں

(خلیفہ اعلیٰ حضرت، علامہ ہدایت رسول رامپوری علیہ الرحمہ)

صلح کلی کا چہرہ قدیم مسلک اعلیٰ حضرت کے آئینے میں!

صلح کلی کوئی مستقل مذہب نہیں ہے بلکہ ہر اس شخص کو کہتے ہیں جو بد مذہبوں بے دینوں (وہابی، دیوبندی، غیر مقلد (اہل حدیث)، رافضی (شیعہ)، تبلیغی، نیچسری وغیرہم خذلم) پر درود و پردے سے اپنی ناراضگی ظاہر کرے اور کہے کہ ”ہم اپنی قبر میں جائیں گے وہ اپنی قبر میں جائیگا ہمیں کیا ضرورت ہے کہ ہم خواہ مخواہ بد مذہبوں بے دینوں کا رد کر کے دنیا میں برے بنیں“ اور کہے ”جتنی دیر ہم ان کا رد کریں گے ان کو برا بھلا کہتے رہیں گے ان کو گالیاں دیتے رہیں گے اتنی دیر ہم درود شریف پڑھیں گے تو ثواب بھی ملے گا اور کوئی ہمیں بری نظر سے بھی نہیں دیکھے گا“۔ یہ خیالات اشد بد مذہبی بلکہ الحاد و ارتداد کی جڑ ہے اگر اسی کا نام اسلام یا خلق عظیم تھا تو اللہ تعالیٰ نے کافروں مرتدوں اور منافقوں پر شدت و غلظت کی تعلیم قرآن عظیم میں کیوں دی؟

سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنا یقیناً عبادت الہی ہے اور تلاوت قرآن مجید کے بعد تمام اوراد و وظائف سے افضل و اعلیٰ ہے لیکن اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ جس موقع پر شریعت نے درود شریف کے سوا کوئی اور کام واجب و ضروری قرار دیا ہے اس موقع پر بھی درود شریف ہی پڑھنے پر اکتفا کیا جائے بہت کے قراء کے نزدیک ابتدائے قرأت میں اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ واجب ہے، کیا اس پر کوئی صلح کلی کہے گا کہ جتنی دیر ہم ابلیس کو برا کہیں گے اس کو مردود و ملعون و رجیم کہہ کر اس سے پناہ مانگیں گے اتنی دیر اگر ہم درود شریف پڑھیں گے تو بہتر ہے۔ بہت زیادہ ثواب ہوگا۔ شریعت مطہرہ نے جس وقت جو کام واجب فرمایا ہے اس وقت اسی کام عمل میں لانے سے براءت ذمہ ہو سکتی ہے۔

اس ناپاک ترین فرقہ صالح کلبہ کے افراد ہر طبقے میں ہیں اور ہر طبقہ میں علیحدہ علیحدہ مختلف طریقوں سے اپنی صلاح کلیت ملعونہ کا پرچار کرتے ہیں عوام کے طبقے میں جو لوگ صالح کلی ہیں وہ یوں بکتے ہیں اگر ان سنی مولیوں کے فتوؤں پر ہم عمل کریں گے تو ہم دنیا میں کہاں رہیں گے مولوی تو کہتے ہیں کہ ہر مذہب ہر بے دین سے نفرت و عداوت رکھو پھر ہم دنیا کا روبرو اپنی تجارت اپنا بیوپاریوں کر چلائیں گے کسی کی نوکری کسی کے یہاں ملازمت کسی کے گھر مزدوری کیسے کریں گے؟

اس کا جواب یہ ہے کہ یہ ان بے ایمان صالح کلیوں کا ایک ملعون فاسق ہے حضرات علمائے اہلسنت کثر ہم اللہ تعالیٰ و نصر ہم یہ کب کہتے ہیں کہ دنیا میں مت رہو، مرجاؤ، کاروبار بیوپار مت کرو، مزدوری نوکری چھوڑ دو بلکہ ان کے فتاویٰ مبارکہ کا خلاصہ یہ ہے کہ تم دنیا میں اس طرح جیو جس طرح خدا و رسول جل جلالہ و ﷺ نے زندگی بسر کرنے کا حکم دیا ہے۔ کاروبار، بیوپار، مزدوری اور نوکری سب شریعت مطہرہ کے موافق کرو۔ جو جو لوگ اپنے عقائد کفریہ کے سبب حکم شریعت مطہرہ معاذ اللہ کافر بے دین ہیں ان سے دینی عداوت مذہبی نفرت رکھو کیا تم ایک کافر موچی کو دو پیسے دیکر اس سے اپنے پُرانے جوتے کی مرمت نہیں کراتے؟ کیا تم کافر بھنگی کو دو آنے پیسے دیکر اس سے اپنا پاخانہ نہیں اٹھواتے؟ پھر کیا یہ معاملات نہیں؟ ہیں اور ضرور ہیں پھر کیا ان معاملات کے سبب اس موچی اس بھنگی کی عظمت تم اپنے دلوں میں جماتے ہو؟ کیا ان معاملات کی بنا پر تم انہیں اپنا دینی بھائی بناتے ہو؟ کیا ان معاملات کے بعد آہستہ آہستہ تدریجاً اس موچی اس بھنگی کے ساتھ یا راندہ دوستانہ مناتے ہو؟ نہیں نہیں ہرگز نہیں تو معلوم ہوا کہ کفار و مشرکین کے ساتھ دنیوی کاروبار، بیوپار، مزدوری، نوکری کے سبب معاملات جاری رکھنے کے لئے یہ ہرگز لازم نہیں کہ ان کے کفر و شرک کے سبب مسلمانوں کو حکم شریعت جو ان سے مذہبی نفرت و دوری، دینی مجانبت و بیزاری ہے، اس میں کمی ہو جائے یا معاذ اللہ بالکل ہی جاتی رہے۔ کیا تم روزانہ بوقت حاجت بیت

الخلاۃ نہیں جاتے ہو؟ پھر کیا اس روزانہ کے آنے جانے سے بیت الخلا کے ساتھ تم کو محبت و دیکھبھی پیدا ہوگئی ہے؟ کیا بوقت حاجت روزانہ بیت الخلا جاتے جاتے اب اسے اپنی تفریح گاہ سمجھنے لگے ہو؟ کیا اب وہاں دل بہلانے، سیر کرنے کے لئے جاتے ہو؟ نہیں نہیں ہرگز نہیں۔ تو حضرات علمائے اہلسنت دامت برکاتہم بھی یہی فتویٰ دیتے ہیں کہ مرتدیں و مبتدعین کے ساتھ جہاں تک تم سے ہوسکے دنیوی تعلقات بھی نہ رکھو لیکن اگر ایسا کرنے کے لئے تمہیں ضروریات و مجبوری ہے تو تم اس بارے میں گنہگار نہیں البتہ ان دنیوی تعلقات کی بناء پر مرتدین و مبتدعین کے ساتھ موانست و محبت ہرگز جائز نہیں۔

بھولے بھالے سنی مسلمانو اپنے دشمنوں سے ہوشیار رہو اس سے پہلے کہ ہوشیار ہونا کچھ نفع نہ دے۔ (تلخیص از حجاب اہل السنۃ عن اہل الفتنۃ مصنفہ مناظر اہل سنت حضرت مولانا مفتی طیب دانا پوری علیہ الرحمہ)۔

ایک انٹرویو، ایک انکشاف

1968ء میں بالٹھا کرے بمبئی سے ایک انٹرویو میں پوچھا گیا کہ یہ جو ہندو مسلمان فسادات ہوتے ہیں، ان کے روکنے کا کوئی راستہ ہے؟ اس نے کہا کہ ہاں! راستے ہیں۔ اور پہلا راستہ یہ ہے کہ یہاں کے مسلمان "محمدی غیر مسلم بن جائیں" فساد نہیں ہوگا۔ (محمدی غیر مسلم بنائے جانے سے حفاظت ص 16 از: علامہ عاشق الرحمن الدہلوی علیہ الرحمہ)

اس انٹرویو سے یہ پتہ چلتا ہے کہ کفار و مشرکین و دشمنانِ دین کی یہی کوشش ہے کہ مسلمان صرف نام کے مسلمان رہ جائیں اور غیر مسلم بن جائیں۔ حاصل کلام یہ ہے کہ جو سچا مسلمان ہو گا وہ کبھی اپنے دین و ایمان کا سودا نہیں کرے گا۔

ایک ضروری اعلان

مقام رضا نگر ہشام پور، پوسٹ بنگھسری، پچپور، ضلع بہرام پور، یوپی میں عزیز گرامی مولانا عبید الرضا عرف محمد شاہ عالم صاحب نوری نے بفضلہ تعالیٰ مسجد بدر ملت تعمیر کروائی ہے۔ یہ مسجد خالص سنی صحیح العقیدہ مسلمانوں کی عبادت گاہ ہے، جو سرکار اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز کو اپنا دینی پیشوا مانتے ہیں۔ اس مسجد کی تعمیر میں کسی بے دین، بد مذہب، بد عقیدہ کا پیسہ لگانے سے سخت پرہیز کیا گیا ہے۔ دفع فساد و فتنہ کی خاطر سنیت کے مخالف افراد مثلاً وہابی، دیوبندی، مودودی، سبینگی، رافضی، ندوی وغیرہم کا داخلہ اس میں ممنوع قرار دیا گیا ہے۔

کچھ دنوں سے اس مسجد کا پلاسٹر اور رنگ و روغن کا کام جاری ہے۔ اخراجات کی شدید حاجت و ضرورت درپیش ہے، لہذا سنی مسلمانوں سے پر خلوص گزارش ہے کہ مولانا عبید الرضا صاحب کے اس موبائل نمبر 9198139649 پر رابطہ قائم کر کے دے، درمے، سچنے خانہ خدا کے لئے دل کھول کر حصہ لیں اور ثواب دارین حاصل کریں۔

تعمیر مسجد میں شرکت کرنے والوں کو کیا ثواب ملتا ہے اسے ذیل میں بغور ملاحظہ کریں۔

۱۲۰ سال قبل خلیفہ و تلمیذ اعلیٰ حضرت، ملک العلماء حضرت علامہ ظفر الدین بہاری علیہ الرحمہ نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔

”مسجد میں خرچہ دینا یعنی اس کی تعمیرات میں، فروش و حوض و حمام و دیگر مصارف میں مثل روشنی وغیرہ کا اتنا ثواب ہے کہ جس کو شمار میں نہیں لاسکتے، اس کا ثواب اتنا بے جوہ کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی کان نے سنا، نہ کسی دل پر اس کا خطرہ گزرا۔ رب العزت جل و علا قرآن میں فرماتا ہے کہ خدا کی مسجد میں وہی تعمیر کرتے ہیں جو اللہ اور پچھلے دن پر یقین رکھتے ہیں۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ بے شک مسلمانوں کے ان عملوں سے جن

کا ثواب بعد موت بھی ملتا رہتا ہے وہ مسجد ہے جس کی بنائیں اس نے شرکت کی۔
حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پھر فرماتے ہیں۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے
لئے مسجد بنائے، اللہ تعالیٰ اس کے بدلے جنت میں گھر بنائے گا۔
پھر یہ ثواب صرف اسی پر نہیں کہ ساری مسجد خود بنائے یا مالِ کثیر سے شرکت
کرے۔ بلکہ ہر شرکت کرنے والے کو۔ چاہے شرکت پیسوں سے ہو یا روپیوں سے یا
اشرفیوں سے، سب کو بے کم و کاست اتنا ہی ثواب ملے گا۔ (ملخصاً: فتاویٰ ملک العلماء ص 146)

فقیر عبدالصمد قادری

نگران اعلیٰ: مدرسہ اہلسنت گلشن بدر رضا

مقام رضا نگر ہشام پور، پوسٹ ہنگھسری ضلع بلرام پور، یوپی

۴ / ربیع الاول شریف ۱۴۴۴ھ بمطابق ۱ / اکتوبر ۲۰۲۲ء بروز شنبہ

موبائل نمبر: 9764135477

پردے کا شرعی حکم

برادرانِ اسلام! دورِ حاضر میں جس طرح کفر و شرک، بدعتیہ دینی، گمراہی اور بد مذہبی کا زور ہر طرف جس تیزی کے ساتھ بڑھتا جا رہا ہے اسی رفتار کے ساتھ بے حیائی اور بے پردگی کا سلسلہ بھی، سینما، ٹی وی، موبائل، مخلوط تعلیم گاہوں اور نوکریوں کے ذریعہ مسلمانوں میں زور پکڑتا جا رہا ہے۔ اس عالمگیر بے حیائی اور بے پردگی نے بالغ لڑکیوں اور عورتوں کو جانوروں اور چوپایوں کے قطاروں میں کھڑا کر دیا ہے۔ اور اہل اسلام کو مذہبی فرامین پر عمل کرنے سے کوسوں دور کر دیا ہے۔ ایسے ہی ناگفتہ بہ احوال کا نقشہ کھینچتے ہوئے بہت پہلے ڈاکٹر اقبال صاحب نے کہا تھا:

وضع میں تم ہونصاری تو تمدن میں ہنود یہ مسلمان ہیں جنہیں دیکھ کر شرماتے یہود

ایسے ناموافق حالات میں بہ نیت خیر خواہی مسلمین لڑکیوں اور عورتوں کو نوکری کرنے اور کروانے نیز اسکول و کالج میں تعلیم دلوانے سے متعلق حضور فقہ ملت علیہ الرحمہ کا شرعی فتویٰ پیش کر رہا ہوں۔ مولائے کریم ایمان والوں کو اس پر عمل کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین

سوال: عورت کو غیر محرم کے یہاں کسی نا محرم کے ساتھ گورنمنٹ کی ملازمت کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: غیر محرم کے یہاں نا محرم کے ساتھ عورت کو ملازمت کرنے کے لیے پانچ شرطیں ہیں۔ اول: کپڑے باریک نہ ہوں، جن سے سر کے بال یا کلائی وغیرہ ستر کا کوئی حصہ جھلکے۔ دوم: کپڑے تنگ اور چست نہ ہوں جو بدن کی بینات ظاہر کریں۔ سوم: بالوں، گلے، پیٹ، کلائی، پنڈلی کا کوئی حصہ ظاہر نہ ہوتا ہو۔ چہارم: کبھی نا محرم کے ساتھ تھوڑی دیر کے لیے بھی تنہائی نہ ہوتی ہو۔ پنجم: ملازمت کی جگہ پر رہنے یا باہر آنے جانے میں کسی فتنہ کا اندیشہ نہ ہو۔ اگر یہ پانچوں شرطیں پائی جائیں تو عورت کو ملازمت کرنے میں حرج نہیں اور اگر ان میں سے ایک شرط بھی نہ پائی جائے تو عورت کو ملازمت کرنا حرام ہے۔ جیسا کہ فتاویٰ رضویہ نویں جلد میں ہے: وهو تعالیٰ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب

کتبہ: جلال الدین احمد امجدی (منقول از فتاویٰ فیض الرسول ج ۲ ص ۷۷۶)

پیش کردہ: عبد الصمد قادری، رفیع گنج اورنگ آباد (بہار)

پردہ جنتی نعمت ہے

سوال: عورتوں کے لیے شرعی پردہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: مسلمان آزاد عورت کے لیے شرعی پردہ یہ ہے کہ اجنبی مردوں، فاحشہ اور بدکار عورتوں سے اپنے وجود کو چھپائے رکھیں، حتیٰ کہ اپنی آرائش و زیبائش اور اپنی آواز کو بھی ان سے پوشیدہ رکھیں اور بلا ضرورت شرعیہ خود بھی انہیں نہ دکھیں۔ اور اگر بضرورت گھر سے انہیں نکلتا بھی ہو تو اس طرح نکلیں کہ چہرہ اور ہتھیلیوں کے سوا پورا جسم اس طسرح چھپا ہوا ہو کہ بالوں کی سیاہی و سفیدی اور جسم کی ساخت بھی ظاہر نہ ہو اور نہ ہی کوئی ایسا زیور زیب تن ہو جس کی آواز دوسرے تک پہنچ سکے۔ جن عورتوں سے پردہ واجب ہے وہ لوگ ہیں جن سے فی الحال نکاح اگر چہ ناجائز ہے لیکن کسی وقت درست بھی جیسے بہسنوئی جب تک بہن زندہ ہے اور چچا زاد مامول زاد، خالہ اور چچوبھئی کے بیٹوں، جیٹھو دیور یعنی ان لوگوں سے بھی عورت کو پردہ کرنا واجب ہے۔

کتبہ: محمد قدرت اللہ رضوی

مفتی دارالعلوم فیض الرسول براؤں شریف ضلع سدھارت نگر یو پی
(منقول از ماہنامہ فیض الرسول ماہ نومبر ۱۹۹۰ء ص ۴۵)

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: حوریں ہیں خیموں میں پردہ نشیں، یعنی خیموں سے مراد جنتی گھر ہیں جو ایک موتی کی خیمہ کی طرح ہیں یعنی ہر مومن بیویاں، حوریں صرف اپنے خیموں میں رہتی ہیں کہیں باہر نہیں جاتیں۔ اس سے تین مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ جنت میں پردہ ہوگا۔ پردہ جنتی نعمت ہے، بے پردگی دوزخ کا عذاب ہے کہ وہاں عورت مرد مخلوط اور ننگے ہوں گے، تیسرے یہ کہ متقی پرہیزگار سے بھی پردہ لازم ہے۔ (تفسیر نور العرفان ص ۸۵۱، از حکیم الامت مفتی احمد یار خاں علیہ الرحمہ)

قرآن مجید کی تفسیر خزان العرفان کے ص ۱۳۴ پر سورہ آل عمران کے آیت کریمہ ۸۷ کی تفسیر بیان فرماتے ہوئے حضرت صدر الافاضل علیہ الرحمہ تحریر کرتے ہیں، علم دین کا چھپانا ممنوع ہے، حدیث شریف میں آیا کہ جس شخص سے دریافت کیا گیا، جس کو وہ جانتا تھا اور اس نے اس کو چھپایا، روز قیامت اس کے منہ میں آگ کی لگام لگائی جائے گی۔ مسئلہ: علما پر واجب ہے کہ اپنے علم سے فائدہ پہنچائیں اور حق ظاہر کریں اور کسی غیر فاسد کے لیے اس میں سے کچھ نہ چھپائیں۔ اس سے بھی معلوم ہوا کہ جس مسلمان کے گھر میں پردہ ہے وہ جنتی گھر ہے۔ پروردگار عالم مسلمانوں کو اپنے گھروں میں اسلامی پردہ رائج کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

پیش کردہ: فقیر قادری عفی عنہ

فقیر قادری کی اشاعتی سرگرمیاں

بفضلہ تعالیٰ و بعون سرکار مصطفیٰ علیہ التحیۃ و الثناء ۲۵، ۲۴ سال کے عرصے میں اس گدائے رضوی کے جدوجہد سے مندرجہ ذیل کتب طبع ہو کر ملک و بیرون ملک تک پہنچ چکی ہیں۔ اور محمد مبارک و تعالیٰ ہنوز یہ سلسلہ جاری ہے:

(۱) ازالۃ العار (۲) حقیقت نکاح (۳) مضامین بدرِ ملت (۴) مکتوبات بدرِ ملت (۵) رسائل بدرِ ملت (۶) نورانی گلدستہ (۷) اظہارِ حق مع تحقیقی جواب (۸) تذکرہ سرکارِ غوث و خواجہ (۹) ضمیمہ فتاویٰ مصطفویہ (۱۰) معارفِ بدرِ العلماء (۱۱) وہابیت اپنے منکر و فریب کے آئینے میں (۱۲) نوری یسر القرآن (۱۳) تعمیرِ ادب مکمل سیٹ مع تصحیح و اضافہ (۱۴) تعمیرِ قواعدِ اُصول، دوم (۱۵) مناظرہ بریلی (۱۶) لاؤڈ اسپیکر مع تحقیقاتِ اکابرِ اہلسنت (۱۷) تین اعتقادی رشتے (۱۸) ہدایۃ البرایہ (۱۹) حدائقِ بخشش (۲۰) ذوقِ نعت (۲۱) سامانِ بخشش (۲۲) نورِ ہدایت (۲۳) احکامِ شرعیہ بر عقائد و ہابیہ (۲۴) تقریرِ منیر (۲۵) مختصر تذکرہ میلاد النبی ﷺ (۲۶) اذان کی شرعی حیثیت (۲۷) تلمیحاتِ رضا (۲۸) شریعتِ سنت کا پیغام سنی مسلمانوں کے نام (۲۹) تحقیقی محاسبہ (۳۰) مسئلہ مرغوب (۳۱) فیضانِ دُعا (۳۲) تجانبِ اہلسنت (۳۳) ظاہرِ قادری کی حقیقت کیا ہے؟ (۳۴) امتیازِ اہلسنت (۳۵) ہندوستان کا قدیم مروجہ پردہ (۳۶) فتاویٰ بدرِ العلماء (۳۷) از بعینِ شدت (۳۸) لہو بولتا ہے (۳۹) الصوایم الہندیہ مع جدید تصدیقات (۴۰) بد مذہبوں سے میل جول (۴۱) قبائِلِ بخشش (۴۲) اقوامِ البیان بآئِ الحبیب لَا یَخْلُو مِنْهُ زَمَانٌ وَلَا مَکَانٌ (۴۳) مدارِ نجات (۴۴) بیکر شد و ہدایت حضور بدرِ ملت (۴۵) آئینہٴ صلاحِ کلیت (۴۶) فتاویٰ الحرمین (۴۷) عطیہ ربانی در مقالہ نورانی (۴۸) موجودہ حالات میں مسلمان کیا کریں؟ (۴۹) تذکرہ حضور بدرِ ملت مع حرمین شریفین (۵۰) فضیلتِ علم دین اور قرآن صحیح پڑھنے کا طریقہ (۵۱) تحریکِ دعوتِ اسلامی: مفید یا غیر مفید۔

اس کے علاوہ دورِ حاضر کے فرقہ باغی، دیوبندیہ، تبلیغیہ، مودودیہ وغیرہم کے رد میں ہزار ہا پوسٹر، پمفلٹ وغیرہ چھپوا کر دور دراز مقامات تک بٹوائے گئے۔ پروردگارِ عالم ان تمام دینی خدمات کو قبول فرمائے اور تاجینِ حیات اپنی اور اپنے محبوب کی رضا و خوشنودی کے کاموں میں منہمک رکھ کر خاتمہِ باخیر فرمائے، قبر و دوزخ کی منزل آسان فرمائے اور میدانِ محشر میں سرکار کی شفاعت نصیب کرے۔ آمین ثم آمین

فقیر عبد الصمد قادری اورنگ آبادی

قادری منزل، رضوی گلی محلہ بابو گنج، رفع گنج ضلع اورنگ آباد، بہار

رابطہ: 6203334358

PUBLISHED BY:

KUL HIND JAMAT-E-RAZA-E-MUSTAFA

13/5, Vijay Nagar, Kanpur (U.P.)

Mob: 97936478680, 9793288786